إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا (4:137)

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (مرتد کی سزا قتل کے بعد) پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (مرتد کی سزا قتل کے بعد) پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کو خدا نہ تو بخشے گا اور نہ سیدھا رستہ دکھائے گا(4:137)

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کو خدا نہ تو بخشے گا اور نہ سیدھا رستہ دکھائے گا (4:137)

Those who believe, then reject faith, then believe (again, after death penalty), and (again, after death penalty), reject faith and go on increasing in unbelief,- Allah will not forgive them nor guide them nor guide them on the way.(4:137)

Those who believe, then reject faith, then believe (again) and (again) reject faith, and go on increasing in unbelief,- Allah will not forgive them nor guide them nor guide them on the way.(4:137)

مرتد کی سزا اور قانونِ اتمامِ حجت

محمد عمار خان ناصر کی کتاب "حدود و تعزیرات: چند اہم مباحث" پر تبصرہ

مؤلف: محمد انور عباسی

Muhammad Anwar Abbasi

Death Penalty for Murtad? No ! مرتد کی سزا قتل؟ نہیں

Compiled by: Rana Ammar Mazhar

قرآن نے مرتد کی سزا نہیں رکھی

اول نزول آیت قرآن بعد منسوخی بذریعہ حدیث

First Revelation of Quran Verse, then Abrogation with Hadith

کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں کہ قرآن میں کم از کم چار مرتبہ ارتداد کا ذکر ہوا ہے لیکن کسی ایک جگہ پر بھی اشارۃً یا کنایۃً قتل تو دور کی بات، (دنیا میں) کسی بھی سزا کا ذکر نہیں کیا گیا۔

لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشۡدُ مِنَ ٱلۡغَيِّۚ فَمَن يَكۡفُرۡ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤۡمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسۡتَمۡسَكَ بِٱلۡعُرۡوَةِ ٱلۡوُثۡقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَاۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (2:256)

دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور خدا (سب کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے (2:256)

Let there be no compulsion in religion: Truth stands out clear from Error: whoever rejects evil and believes in Allah hath grasped the most trustworthy hand-hold, that never breaks. And Allah heareth and knoweth all things. (2:256)

إِلَّا ٱلَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوۡمِۭ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُم مِّيثَٰقٌ أَوۡ جَآءُوكُمۡ حَصِرَتۡ صُدُورُهُمۡ أَن يُقَٰتِلُوكُمۡ أَوۡ يُقَٰتِلُواْ قَوۡمَهُمۡۚ وَلَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ لَسَلَّطَهُمۡ عَلَيۡكُمۡ فَلَقَٰتَلُوكُمۡۚ فَإِنِ ٱعۡتَزَلُوكُمۡ فَلَمۡ يُقَٰتِلُوكُمۡ وَأَلۡقَوۡاْ إِلَيۡكُمُ ٱلسَّلَمَ فَمَا جَعَلَ ٱللَّهُ لَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سَبِيلٗا (4:90)

مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو یا اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے رک گئے ہوں تمہارے پاس آ جائیں (تو احتراز ضروری نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کردیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے پھر اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو خدا نے تمہارے لئے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی (4:90)

Except those who join a group between whom and you there is a treaty (of peace), or those who approach you with hearts restraining them from fighting you as well as fighting their own people. If Allah had pleased, He could have given them power over you, and they would have fought you: Therefore if they withdraw from you but fight you not, and (instead) send you (Guarantees of) peace, then Allah Hath opened no way for you (to war against them).(4:90)

Contents فہرست المحتویات

عنوان صفحہ شمار

مرتد کی سزا اور قانونِ اتمامِ حجت 10
محترم جاوید احمد غامدی صاحب اپنی کتاب قانونِ دعوت میں رقمطراز ہیں : 10
غلبہ رسول کے اس مفہوم کے متعلق مولانا مودودیؒ رقمطراز ہیں : 14
قرآن مجید کی ان تصریحات سے جو باتیں سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ ایمان کے بعد کفر یا ارتداد کی صورت میں ایسے لوگوں: 16
1۔ کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ 16
2۔ پر اللہ، فرشتوں اور لوگوں کو لعنت ہوگی۔ 16
3۔ کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ 16
4۔ کی مغفرت نہیں ہوگی۔ 16
5۔ کے لئے اللہ کا غضب اور عذاب عظیم ہوگا۔ 16
6۔ کی اللہ کو پرواہ نہیں، ان کی جگہ دوسرے لوگ آجائیں گے۔ 16
مگر یہی ایک بات نہیں بتائی کہ مرتد کو قتل بھی کیا جاسکتا ہے!! 16
اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا۔ 17
اگر قرآنی آیات کی تاویل ممکن نہ ہو تو آیت ہی کو منسوخ قرار دے دیا جائے۔ 17
اس ضمن میں مولانا امین احسن اصلاحیؒ رقمطراز ہیں : 17
اسی اصول کی تشریح توضیح، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اس طرح کرتے ہیں : 18
علم کا جیسا مستند اور معتبر ذریعہ قرآن مجید ہے، ویسا مستند اور معتبر ذریعہ حدیث نہیں ہے! 19

19 .... کیا کتاب الٰہی اپنے الفاظ کا مدعا ظاہر کرنے سے قاصر ہے؟
19 .... اسی ضمن میں محترم جاوید احمد غامدی صاحب لکھتے ہیں :
20 .... اسی مقالے میں دوٹوک انداز میں آپ نے لکھا ہے کہ :
21 .... A Letter from Mr. Anwar Abbasi
22 .... مرتد کی سزا ؟ اور آیات قرآن مجید
22 .... Quranic Verses in Favour of /or Against the Subject?
22 .... اول نزول آیت قرآن بعد منسوخی بذریعہ حدیث
24 .... خدا نے تمہارے لئے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی
27 .... حضرت عثمان اور عمار بن یاسر مرتد نہیں ہوے تھے پھر کیوں قتل کیا گیا؟
27 .... حضرت عثمان نے کہا : ”نہ ہی میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد ہوا۔“
27 .... حضرت عثمان اور عمار بن یاسر کے قاتل باغیوں اور غداروں کے گروہ کو کیا سزا ملی؟
27 .... حضرت عثمان نے باغیوں کو کیا غیر مسلم (یا مرتد) سمجھا یا باغی غیر مسلم (یا مرتد) تھے؟
27 .... باغیوں کو کہنا ”میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد نہیں ہوا “ کیا معنیٰ رکھتا ہے؟
29 .... عمار بن یاسر کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی
32 .... قاتلین عثمان کی وجہ سے علی و عائشہ اور امیر معاویہ کے درمیان معرکہ ہوا
33 .... جنگ جمل و صفین کن کن لوگوں کے درمیان ہوئی؟
35 .... A Very Important Philosophy of Islam
35 .... جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا۔
35 .... ان سے لڑتے رہو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص اللہ کا ہو جاوے۔
35 .... اسلام پھیل گیا اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی اب اس آیت والا فتنہ کہاں باقی ہے؟
39 .... تو ایسے شخص کو عامل بناتا ہے جو قاتلین عثمان میں سے ہے؟

حضرت زبیر جب میدان جمل میں کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ "آج یا تو ظالم کو قتل کیا جائے گا یا ایک مظلوم کو تہ تیغ کیا جائے گا" 40

جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کریں، تو قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخ میں ہیں 44

جنگ جمل کے دن میں (ابی بکرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں شریک تھا۔ 45

بھلا وہ قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جو اپنا کام ایک عورت کے حوالے کر دے۔ 45

جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ زنادقہ لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا 58

کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور اس کو آگ کے عذاب میں مبتلا کرنا ناجائز ہوا۔ 59

اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اوزاعی، احمد، اسحاق اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے۔ 59

اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عورت کو قید کیا جائے۔ 59

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ آگ سے تکلیف پہنچائے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے۔ 63

مرتد کی سزا Murtid Ki Saza 64

مرتد کی سزا قتل ہے 64

منسوخی آیت قرآن مجید بذریعہ حدیث 65

اول نزول آیت قرآن بعد منسوخی بذریعہ حدیث 65

قرآن مجید میں کچھ آیات منسوخ کیوں ہیں؟ 65

کیا مرتد کی سزا قتل ہے فیصلہ قران کا چلے گا ملاوں کا نہیں لوگو اللہ نے عقل دی ہے اس کا استعمال کرو۔ 66

پروردگار کی کتاب جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ 66

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں۔ 68

مرتد (عبداللہ بن سعد بن ابی سرح) کی سفارش (حضرت عثمان بن عفان) سے جان بخشی اور بیعت 71

اے اللہ کے نبی عبداللہ سے بیعت لے لیجئے 71

یہ آیت کریمہ منسوخ ہو گئی 76

عبداللہ ابن ابی سرح یا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح 78

جناب رسول اللہ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں 80

سرکش یہودی کعب بن اشرف کے قتل کے بیان میں 92

Chapter 9 : Command For Fighting Against The People So Long As They Do Not Profess That There Is No God But Allah And Muhammad Is His Messenger 98

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نصیحت کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں 100

مرتد کی سزا (http://www.al-mawrid.org 112

مرتد کی سزا (http://www.shahroudi.net 114

مرتد کی اسلامی سزا نافذ کئے بغیر قادیانیت کا فتنہ فرد نہیں ہوگا(http://www.haqforum.com ... 115

بے شک مرتد وگستاخ رسول کی سزا صرف موت ہے۔(http://urdustar.com) 116

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا اور اس کا انجام 118

حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم 118

یہودیہ عورت کا قتل: 119

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ام ولد کا قتل: 119

گستاخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گستاخ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حکم: 119

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فتویٰ: 119

عصماء بنت مروان کا قتل: 120

ابو عفک یہودی کا قتل: 121

انس بن زنیم الدیلمی کی گستاخی: 122

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت: 122

مشرک گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل: 122

کعب بن اشرف یہودی کا قتل: 122

مشرکین قرآن کو اس کو نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے 125

مرتد کی سزا قرآن و سنت اور اجماع کی روشنی میں (ماہنامہ بینات) 129

مرتد ہونے والی خاتون: 134

اول نزول آیت قرآن بعد منسوخی بذریعہ حدیث 153

First Revelation of Quran Verse, then Abrogation with Hadith 153

ذمی عورتوں اور نافرمان مسلمان عورتوں کے بال دیکھنے اور ان کے ننگا کرنے کی ضرورت پر مجبور ہو جانے والے شخص کا بیان 153

ہم نے اس کا اونٹ بٹھا کر اس کی تلاشی لی مگر کچھ نہ ملا 155

Hearing That, Abu Bakr Abused Him And Said 176

فقال له أبو بكر امصص بظر اللات 176

The Exact Translation Of These Words Is: 176

"Go and Suck the Clitoris of Laat" 176

(But the Translator Distorted the Translation) 176

On That She Raised Her Voice And Abused 190

کپڑے اتار کر تلاشی دینا 193

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دینا چاہتا ہوں تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہو چکا ہے 193

مرتد یا منافق کی پہچان 198

ورنہ اپنے کپڑے اتار 198

خط نکال ورنہ تجھے ننگا کر دوں گا 201

Strip Off Your Clothes 201

انہوں نے میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی 203

ان لوگوں نے قتل و غارت گری کی اور اللہ و رسول سے جنگ کی تھی اور ملک میں بدامنی پھیلائی تھی 209

میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ تو مرتد رہے۔ 211
یہ وہ مرتد ہیں جو عہد ابو بکر میں مرتد ہوئے اور ابو بکر نے ان سے جہاد کیا 213
Drink Camel Urine 231
اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔ 234
یہ (قتل مرتد) حدود کی آیات نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ 234
یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریع سے روایت کی ہو۔ 234
Drink The Camels' Urine And Milk (As A Medicine) 246
روایات کی کہانی روایات کی زبانی 248
مقدمہ مسلم: 248
حدیث معنعن سے حجت پکڑنا صحیح ہے جبکہ معنعن والوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں کوئی راوی مدلس نہ ہو۔ 248
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا اور کوئی کتاب نہیں۔ 268
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن اور اس صحیفہ کے علاوہ کچھ نہیں لکھا۔ 268
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا صحیفہ کہاں ہے؟ 268
My (the Compiler) Thesis Is Very Simple 277

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرتد کی سزا اور قانونِ اتمامِ حجت

تحریر : انور عباسی

برادارِ محترم محمد عمار خان ناصر صاحب کی گرانقدر کتاب ''حدود و تعزیرات: چند اہم مباحث'' پر تبصرہ کرتے وقت (الشریعہ میں) ہم نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ درج بالا موضوع چونکہ ایک اہم موضوع ہے اس لیے اس کو الگ سے زیرِ بحث لانے کی ضرورت ہے۔ کتاب ہذا میں تین زاویہ ہائے نگاہ کو سامنے لا کر بحث کی گئی ہے۔ پہلے زاویۂ نگاہ کے مطابق دین کے معاملے میں جبر و اکراہ فی نفسہ ایک جائز اخلاقی رویہ ہے لہذا ارتداد پر سزائے موت دینا بالکل جائز ہے۔ دوسرے کے مطابق ارتداد پر سزائے موت کی توجیہہ جبر و اکراہ کے بجائے اسلام کے تحفظ اور دفع فساد کے اصول پر کی جاتی ہے ان دونوں کو نہایت ہی جاندار اور زبردست دلائل سے مسترد کیا گیا ہے۔ تیسرا زاویۂ نگاہ جو مصنف کے بقول ''سب سے زیادہ قرین قیاس'' ہے وہ ان کے نزدیک ''اتمام حجت'' کے اصول پر مبنی ہے۔ اگرچہ مصنف محترم نے اسے امام شافعیؒ سے منسوب کیا ہے، مگر ہمارا خیال ہے کہ قانونِ اتمامِ حجت سے ارتداد کی سزا کا منطقی تعلق امام شافعیؒ سے زیادہ دورِ حاضر کے مایہ ناز مفسرِ قرآن مولانا امین احسن اصلاحیؒ اور ان کے شاگردِ خاص محترم جاوید احمد غامدی صاحب نے پیدا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام شافعیؒ مرتد کی سزا کو کسی خاص زمانے تک کے لیے مخصوص نہیں مانتے بلکہ اسے چوری اور زنا کی سزا کی طرح ہر دور کے لیے نافذ العمل اور شریعت کا ابدی حکم قرار دیتے ہیں جب کہ مولانا اصلاحیؒ اور محترم جاوید غامدی صاحب اسے نبی اکرم ﷺ کے عہد تک کے لیے ہی خاص مانتے ہیں اور علی الاطلاق اس کی تعمیم نہیں کرتے۔

ہماری یہ تحریر اسی وجہ سے، مذکورہ کتاب کے بجائے نفسِ موضوع سے بحث کرے گی۔ ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ اتمام حجت کے قانون کی توضیح و تشریح کے لیے قرآن نبی اور رسول میں کوئی فرق کرتا ہے؟ غلبہ رسول کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟ قرآنی احکام کو مشرکین بنی اسماعیل تک خاص کرنے کی بنیاد کیا ہے؟

محترم جاوید احمد غامدی صاحب اپنی کتاب قانونِ دعوت میں رقمطراز ہیں:

''اللہ تعالیٰ ان رسولوں کو اپنی دینونت کے ظہور کے لیے منتخب فرماتے اور پھر قیامت سے پہلے ایک قیامتِ صغریٰ ان کے ذریعے سے اسی دنیا میں برپا کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان رسولوں کو غلبہ عطا فرماتے اور ان کی دعوت کے منکرین پر اپنا عذاب نازل کر دیتے ہیں۔ نبیوں کا انذار و بشارت تو کسی وضاحت کا تقاضا نہیں کرتا، لیکن رسولوں کا معاملہ اس سے مختلف ہے'' (قانون دعوت، ص ۱۱)

ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

" وہ لوگ جن میں رسول کی بعثت ہوتی ہے اور جنہیں اس کے ذریعے سے براہ راست دعوت پہنچائی جاتی ہے، ان پر چونکہ آخری حد تک اتمام حجت ہو جاتا ہے، اس وجہ سے اس اتمام حجت کے بعد بھی وہ اگر ایمان نہ لائیں تو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قانون قرآن مجید میں پوری صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے کہ وہ پھر اس کی زمین پر زندہ رہنے کا حق کھو دیتے ہیں" (برہان، ص ۱۴۰)

ان کے بقول رسول کے مخاطبین پر چونکہ آخری حد تک اتمام حجت ہو جاتا ہے، اس لیے وہ ایمان نہ لانے کی صورت میں زندہ رہنے کا حق کھو دیتے ہیں ۔اسی قانون کا" یہ تقاضا لازمی تقاضا بھی بالبدایت واضح ہے کہ ان امیوں میں سے کوئی اگر ایمان لانے کے بعد پھر کفر اختیار کرتا تو اسے بھی لامحالہ اسی سزا کا مستحق قرار پانا چاہیے تھا۔(ایضاً، ص ۱۴۲)

محترم جاوید احمد غامدی صاحب اہلِ کتاب کے لیے مرتد کی سزا تسلیم نہیں کرتے۔اسی بات کو آپ نے اپنی کتاب" قانون جہاد" میں بیان فرمایا ہے ۔(ص ۳۴۔۳۵)

درج بالا اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ:

ا۔انبیاءؑ کا معاملہ رسولوں سے مختلف ہوتا ہے۔رسولوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی لازماً غلبہ عطا فرماتے ہیں۔

۲۔رسول اپنی قول پر آخری حد تک اتمام حجت کر جاتے ہیں۔جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ زندہ رہنے کا حق کھو دیتے ہیں۔

اس اصولی موقف سے درج ذیل لازمی منطقی نتائج برآمد ہوتے ہیں:

ا۔نبی عام ہوتا ہے اور رسول خاص۔یعنی ہر رسول نبی تو لازماً ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ رسول تو ہمیشہ غالب آکر رہتا ہے۔نبی کے لیے غلبہ ضروری نہیں۔

۲۔دنیا میں بے شمار انبیاءؑ آئے ہیں۔بلکہ ہر قوم میں نبی آئے ہیں جن میں کئی قتل بھی کیے گئے۔رسول کو چونکہ غالب ہونا ہوتا ہے، اس لیے اسے قتل نہیں کیا جاسکتا۔

اس ضمن میں مولانا امین احسن اصلاحیؒ اپنی شہرہ آفاق تفسیر، تدبر قرآن جلد دوم میں، سورۃ آل عمران کی آیت ۵۴ کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"اوپر ہم اشارہ کر آئے ہیں کہ انبیاءؑ میں جو رسول کے درجے پر فائز ہوتے ہیں وہ اپنی قوم کے لیے عدالت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے ذریعے سے لازماً قوم کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ (اس کا دوسرا مطلب یہی نکلتا ہے کہ انبیاءؑ جو رسول نہیں ہوتے ان کے ذریعے سے حق و باطل کا فیصلہ نہیں ہوتا۔۔۔انور) رسول اور اس کے ساتھیوں کو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور ان کے مخالفین شکست کھاتے ہیں قطع نظر اس کے یہ غلبہ رسول کی موجودگی میں حاصل ہو یا اس کے رخصت ہو چکنے کے بعد۔ سیدنا مسیحؑ کے متعلق قرآن کی تصریح کی روشنی میں اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ وہ ۔۔۔ صرف نبی ہی نہیں بلکہ ورسولا بنی اسرائیل، بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ان کے منصب کا یہ لازمی تقاضا تھا کہ ان کے متبعین کو ان کے مخالفین پر وہ غلبہ حاصل ہوتا جس کی اس آیت میں بشارت ہے۔ لاغلبن انا ورسلی والی آیت میں بھی اس سنت اللہ کا بیان آتا ہے۔

یہی وہ عدالت ہے جس کا ذکر انجیلوں میں بار بار آتا ہے۔ رسولوں کی اس امتیازی خصوصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو یہ مہلت نہیں دیتا کہ وہ ان کو قتل کر دیں، چنانچہ رسولوں میں سے کسی کا قتل ہونا ثابت نہیں" (تدبر قرآن ج ۲، ص ۱۰۶)

ہمیں فی الحال اس سے بحث نہیں کہ کون رسول اپنی زندگی میں غالب آیا یا دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس کے پیروکار غالب آئے۔ ہم اس بحث سے بھی صرفِ نظر کر دیتے ہیں کہ اس اصول کے مطابق رسول کو تو لازماً اپنی زندگی میں ہی غالب ہونا تھا، اس کی موت کا کیوں انتظار کیا گیا۔

سردست ہمیں مولانا محترم کے اس طویل اقتباس کے صرف آخری جملے سے غرض ہے جس سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نبی اور رسول میں فرق ہوتا ہے، اور فرق یہ ہوتا ہے کہ رسول کو قتل نہیں کیا جا سکتا تھا، وہ ہمیشہ غالب آ کر رہتا تھا۔ اس فرق کو واضح کرنے کے لیے مولانا محترم کا یہ جملہ قابل غور ہے کہ " چنانچہ رسولوں میں سے کسی کا قتل ہونا ثابت نہیں "۔

کیا قرآن سے بھی اس نظریے کی تائید ہوتی ہے؟ اس سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 183 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: قل قد جاء کم رسل من قبلی بالبینت وبالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صدقین۔ ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے تمھارے پاس رسول کھلی کھلی نشانیاں اور وہ چیز بھی لے کر آئے جس کے لیے تم کہہ رہے ہو تو تم نے ان کو قتل کیوں کیا اگر تم سچے ہو" دیکھیے یہاں قرآن اس بات کی تصریح کر رہا ہے کہ نبی ﷺ سے پہلے رسولوں کو بھی قتل کیا جاتا رہا ہے۔ قرآن کی اس آیت کی صراحت کی موجودگی میں رسولوں کے غلبے کا وہ مفہوم قطعاً نہیں لیا جا سکتا جس کو مولانا محترم ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ خود اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" یہ عذر یہود نے محض شرارت جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا، گھڑا تھا۔اس وجہ سے قرآن نے ان کے ذہن کو سامنے رکھ کر جواب دے دیا کہ ان سے کہہ دو کہ مجھ سے پہلے ایسے رسول آچکے ہیں جو نہایت واضح نشانیاں لے کر آئے اور وہ معجزہ بھی انہوں نے دکھایا جس کا تم نے ذکر کیا تو تم نے ان کو قتل کیوں کیا؟(تدبر قرآن ج ۲، ص ۲۲۰)

ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب مولانا محترم خود رسولوں کے قتل کیے جانے کے قائل ہیں تو محض رسول اور نبی میں فرق ثابت کرنے کے لیے یہ کس طرح لکھ دیا کہ " رسولوں میں سے کسی کا قتل ہونا ثابت نہیں" ؟ قرآن مجید میں ایک دوسری سورۃ المائدہ میں قتلِ رسول کا ذکر اس طرح بیان ہوا ہے: لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل وارسلنا الیھم رسلا کلما جاء ھم رسول بما لا تھوٰی انفسھم فریقاً کذبوا وفریقاً یقتلون۔(۵/۷۰) ہم نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا اور ان کی طرف سے بہت سے رسول بھیجے۔جب جب آیا ان کے پاس کوئی رسول ایسے بات لے کر جو ان کی خواہش کے خلاف ہوئی تو ایک گروہ کی انہوں نے تکذیب کی اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے، قرآن مجید کی یہ آیت بھی رسولوں کے ایک گروہ کے قتل کیے جانے کی تصریح کر رہی ہے۔خود مولانا اصلاحیؒ نے اس آیت کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے:

" اب یہ اس بات کی دلیل بیان ہو رہی ہے کہ کیوں ان اہلِ کتاب کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دینی حیثیت نہیں ہے۔فرمایا کہ ان سے جس کتاب و شریعت کی پابندی کا عہد لیا گیا تھا اور جس کی تجدید اور یاد دہانی کے لیے اللہ نے یکے بعد دیگرے بہت سے رسول اور نبی بھی بھیجے، اس عہد کو انہوں نے توڑ دیا اور جو رسول اس تجدید اور یاد دہانی کے لیے آئے ان کی باتوں کو اپنی خواہشات کے خلاف پا کر یا تو ان کی تکذیب کر دی یا ان کو قتل کر دیا" (تدبر قرآن: ج ۲، ص ۵۶۶)

قرآن مجید کی ان صریح آیات اور خود مولانا اصلاحیؒ کی اپنی تشریح سے رسولوں کا قتل کیا جانا ثابت ہو رہا ہے، جس سے یہ نظریہ غلط ثابت ہو جاتا ہے کہ رسول اور نبی میں یہ فرق ہوتا ہے کہ رسول ہمیشہ غالب آتے رہے اور وہ قتل نہیں کیے جا سکتے تھے قانونِ اتمام حجت کے لیے یہ قطعاً ضروری نہیں کہ یہ مفروضے بھی درست ہوں۔ہم سمجھتے ہیں کہ نبی اور رسول میں کوئی اصطلاحی فرق نہیں، اور یہ کہ نبی بھی اتمام حجت ہی کے لیے آیا کرتے تھے۔ایک دوسرے پہلو سے بھی اس نظریے کو دیکھیں تو یہ غلط ٹھہرتا ہے۔اس نظریے کا ایک لازمی منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چونکہ رسول خاص ہوتا ہے، جو اتمام حجت کرتا اور غالب ہوا کرتا ہے اس لیے وہ نبی جو رسول نہیں ہوتے تھے وہ تو ہر قوم اور ملت کی طرف آتے رہے لیکن رسول ہر قوم کی طرف نہیں آسکتے تھے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نبی ہر قوم اور قریہ کی طرف مبعوث کئے جاتے رہے ہوں اور رسول بھی ہر قوم و قریہ کی طرف تو پھر ان میں فرق کس طرح کریں گے؟ یہ تو ممکن نہیں کہ ایک قوم یا قریہ کی طرف رسول بھیجنے کے بعد نبی بھیجا جائے یا نبی بھیجنے کے بعد رسول۔ ایک قوم کی طرف اگر رسول آکر غالب رہا تو اس قوم کی طرف نبی بھیجنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔دیکھئے قرآن ہمیں کیا بتاتا ہے۔سورہ یونس میں ارشاد ربانی ہے: "ولکل امۃ رسول" (47/10) " اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے"۔سورہ النحل میں ارشاد ہوتا ہے " ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت" (36/16) " اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول اس دعوت کے ساتھ بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بچو"۔سیدھا سا سوال ہے کہ جب ہر قوم کی طرف رسول آیا ہے تو نبی کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ قرآن نے ایک ہی بات کو مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف انداز میں دہرایا ہے۔ کبھی کہا کہ " ہر قوم کی طرف ہدایت دینے والے(ھاد) آتے رہے"(الرعد 7/13)۔ کبھی فرمایا گیا کہ " ہر امت کی طرف ہوشیار کرنے والے(نذیر) بھیجے گئے" (فاطر: 24/35) ۔ کبھی ارشاد ہوا کہ " انبیاء بھیجے گئے جو خوشخبری دینے والے ڈرانے والے(ہوشیار کرنے والے) تھے" (البقرہ: 213/2) ۔ کبھی کہا گیا کہ " اللہ نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے اور ہوشیار کرنے والے بنا کر بھیجا گیا" (النساء: 165/4،الانعام: 48/6) ۔ کبھی ارشاد ہوتا ہے کہ " ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک کہ اس میں کوئی رسول نہ بھیج دیں" (بنی اسرائیل: 15/17،القصص: 59/28) ۔ کبھی رسول یا نبی کا ذکر کئے بغیر صرف یہ کہا گیا کہ " ہم کسی بھی بستی کو ہلاک نہیں کرتے جب تک کہ کوئی ہوشیار کرنے والا(نذیر) نہ بھیج دیں" ۔(الشعراء:(208/26)۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا یقیناً درست نہ ہوگا کہ ہر قوم کی طرف کبھی تو ہادی(نام یا صفت رکھنے والے افراد) بھیجے گئے اور پھر معاً بعد ان سے الگ کوئی دوسری مخلوق ہوشیار کرنے والی(نذیر) بھی بھیجی گئی۔اسی کی طرف نبی بھی آئے اور رسول بھی جو مختلف افراد ہوتے تھے۔ایسا لگتا ہے کہ ہادی، نذیر، بشیر، نبی اور رسول الگ الگ فریضہ انجام دینے کے لئے ہر قوم کی طرف آتے رہے۔یہ سمجھنا دشوار ہو رہا ہے کہ نبی اگر ہادی نہیں ہوتا تھا، یا رسول اگر نذیر یا بشیر نہیں ہوتا تھا تو وہ کیا کرتا تھا؟ نبی ہی اگر خدا کا پیغام بندوں تک نہ پہنچائے تو امت کے دوسرے صلحاء و علما کیا خاک یہ کام سرانجام دیں گے ؟رسول کہتے ہی اس کو ہیں جو بندوں تک اللہ کا پیغام پہنچائے، لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا تو گویا ہم یہ دعوی کر رہے ہوتے ہیں کہ ہر نبی اللہ کا پیغام بندوں تک نہیں پہنچاتا تھا۔درست بات یہ ہے کہ ہادی،بشیر،نذیر، نبی یا رسول ایک ہی فرد کے لئے بولا گیا ہے۔ان میں لغوی اعتبار سے تو فرق ضرور ہے لیکن اصلاحی مفہوم میں سرے سے کوئی فرق نہیں۔ایک فرد جب اللہ کی طرف سے علم حاصل کر رہا ہوتا ہے تو وہ نبی ہوتا،جب وہ علم بندوں تک منتقل کر رہا ہوتا ہے تو وہ رسول کہلاتا ہے۔جب اس پیغام میں خوشخبری کا پہلو ہوتا ہے تو وہ بشیر ہے،جب خطرناک انجام سے ہوشیاری کا پہلو نمایاں ہوتا ہے تو وہ نذیر ہوتا ہے۔جن اصحاب علم و دانش نے ان الفاظ سے یہ سمجھا ہے کہ ان میں فرق ہے اور اتنا بڑا فرق ہے کہ رسول اتمام حجت کرتا اور نبی سے اتمام حجت نہیں ہو پاتا، ہماری دانست میں ان سے سہو ہوا ہے۔

اس بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نہ یہ بات درست ہے کہ نبی اکرمؐ چونکہ رسول تھے اس لئے وہ اتمام حجت کرنے کے بعد قوم کو نیست و نابود کرنے پر مامور تھے اور نہ یہ بات درست ہے کہ مرتد کی سزا کا تعلق مشرکین بنی اسماعیل سے ہے جن پر نبیؐ کی طرف سے اتمام حجت کے بعد براہ راست اللہ تعالی کے حکم کے تحت موت کی سزا نافذ کی گئی تھی اور اسلام قبول کئے بغیر ان کے لئے زندہ رہنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی۔اسی طرح یہ بھی صحیح نہیں ہو سکتا کہ اس حکم کی توسیع اہل کتاب تک مانی جائے۔یہ دعوی یقیناً درست نہیں ہو سکتا کہ رسول اتمام حجت کرنے کے لئے آتا تھا اور نبی کسی دوسرے کام کے لئے یا یہ کہ نبی کو تو قتل کیا جا سکتا تھا اور رسول کو قتل نہیں کیا جا کیا جا سکتا تھا۔یا یہ کہ رسول تو ہمیشہ غالب ہو کر رہتا تھا مگر نبی نہیں۔

غلبہ رسول کے اس مفہوم کے متعلق مولانا مودودیؒ رقمطراز ہیں:

" اس امداد اور غلبہ کے معنی لازماً یہی نہیں ہیں کہ ہر زمانہ میں اللہ کے ہر نبی (مرسلین) اور اس کے پیروں کو سیاسی غلبہ ہی حاصل ہو بلکہ اس غلبے کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں سے سیاسی غلبہ بھی ہے۔ جہاں اس نوعیت کا استیلاء اللہ کے نبیوں کو حاصل نہیں ہوا ہے، وہاں بھی ان کا اخلاق تفوّق ثابت ہو کر رہا ہے" (تفہیم القرآن ج4 سورہ الصفٰت: حاشیہ نمبر 93)

قتل مرتد چونکہ اسی اصول ہی کی ایک فرع ہے اس لئے اس اصول کے عدم ثبوت کے بعد ارتداد کی سزا پر بحث کی چنداں ضروریات باقی نہیں رہ جاتی۔ ہم صرف چند پہلوؤں کی طرف توجہ دلانا چاہیں گے۔ قرآن مجید کا اسلوب یہ دکھائی دیتا ہے کہ جن جرائم پر وہ کوئی سزا تجویز کرنا چاہتا ہے وہ اس جرم کے بیان کے موقع پر بتا دیتا ہے۔ سورہ نور میں زنا کی سزا اور بہتان کی سزا، فوراً بیان کر دی گئی۔ ایسا نہیں ہوا کہ مجرد بہتان یا زنا کی سزا اصطلاحی تعریف پر اکتفا کر دیا گیا ہو۔ سورہ المائدہ میں چوری کی سزا بیان کر دی۔ کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں کہ قرآن میں کم از کم چار مرتبہ ارتداد کا ذکر ہوا ہے لیکن کسی ایک جگہ پر بھی اشارۃً یا کنایۃً قتل تو دور کی بات، کسی بھی سزا کا ذکر نہیں کیا گیا؟ سورہ آل عمران میں ارشاد ہوا کہ :

" اللہ ان لوگوں کو کس طرح بامراد کرے گا جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا۔۔۔ درآنحالیکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ رسول سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں بھی آچکی ہیں اور اللہ ظالموں کو بامراد نہیں کرے گا۔ ان لوگوں کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور سارے لوگوں کی لعنت ہو گی۔ اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ (آل عمران۔ 86-88 / 3) "

اسی سورہ کی اگلی ہی آیت میں ایمان کے بعد کفر کا پھر ذکر کیا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے: " بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اپنے ایمان کے بعد اور اپنے کفر میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہر گز قبول نہیں ہو گی، (آل عمران: 90/3)" سورہ النساء میں فرمایا گیا: " بے شک جو لوگ ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر کفر میں بڑھتے گئے، اللہ نہ ان کی مغفرت فرمانے والا ہے اور نہ ان کو راہ دکھانے والا ہے۔ (النساء: 137/4) "

سورہ النحل میں ارشاد ہوا کہ: " جو اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ کا کفر کرے گا بجز اس کے جس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو، لیکن جو کفر کے لئے سینہ کھول دے گا تو ان پر اللہ کا غضب اور ان کے لئے عذاب عظیم ہے" (النحل: 106/16) "

ان آیات کریمہ میں ایمان کے بعد کفر یا ایمان کے بعد کفر، پھر ایمان، پھر کفر، یا کفر میں آگے بڑھنے کا ذکر ہوا ہے۔ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو نفاذ سزا کے بعد کوئی فرد کفر میں آگے کس طرح بڑھتا جائے گا؟ نیز یہ کہ قتل کی سزا کے بعد دوبارہ کفر کے بعد ایمان کس طرح لائے گا ایمان کے بعد کفر، پھر کفر کے بعد ایمان، پھر ایمان کے بعد کفر کا مرحلہ تب ہی آسکتا ہے جب پہلے ہی مرحلے پر ایمان کے بعد کفر کی صورت میں مرتد کو قتل نہ کیا گیا ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے کسی گہرے غور و فکر کی ضرورت نہیں۔ سورہ المائدہ میں تو صریحاً ارتداد کا ذکر کیا گیا مگر قتل کی سزا پھر بھی نہ سنائی گئی! ارشاد باری تعالی ہے: " اے ایمان والو جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا (من یرتد منکم عن

دینہ) تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں“ (المائدۃ: 54/5)

قرآن مجید کی ان تصریحات سے جو باتیں سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ ایمان کے بعد کفر یا ارتداد کی صورت میں ایسے لوگوں:

1۔ کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔

2۔ پر اللہ، فرشتوں اور لوگوں کو لعنت ہو گی۔

3۔ کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

4۔ کی مغفرت نہیں ہو گی۔

5۔ کے لئے اللہ کا غضب اور عذاب عظیم ہو گا۔

6۔ کی اللہ کو پرواہ نہیں، ان کی جگہ دوسرے لوگ آجائیں گے۔

مگر یہی ایک بات نہیں بتائی کہ مرتد کو قتل بھی کیا جاسکتا ہے!!

اللہ تعالی نے یہ ساری باتیں تو تفصیل سے بتادیں کہ جو مرتد ہو گا اس کو یہ اور یہ سزا ملے گی مگر نہیں بتائی تو یہی ایک بات کہ مرتد کو قتل بھی کیا جاسکتا ہے‘ !! ۔

ہم نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالی سے (نعوذ باللہ) کوئی بھول چوک ہو گئی ہو گی۔ ارتداد کا ذکر ہو اور بار بار ہو اور سزا کا ذکر نہ ہو تو اس سے یہی ایک نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن نے مرتد کی سزا رکھی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زبردستی کے ایمان کا طریقہ سرے سے رکھا ہی نہیں، ورنہ یہ سلسلہ آزمائش بالکل بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ انسان بالکل آزاد پیدا کیا گیا ہے اور اس اختیار کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے کہ :

" وہ چاہے تو سیدھا راستہ اختیار کرے چاہے تو اس کا انکار کر دے" (الدھر : 3/76، الکھف 29/18)۔" جو ہدایت اختیار کرے گا اپنے لیے ہی کرے گا اور گمراہ ہو گا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا اور تم (اے محمد ﷺ) ان کے اوپر کوئی داروغہ نہیں مقرر کیے گئے"۔(الزمہ: 41/39) ۔خود نبی اکرم ﷺ کو بھی یہ اختیار حاصل نہ تھا کہ وہ زبردستی لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرتے۔ یہ کام اگر مطلوب ہوتا تو کیا خود اللہ تعالیٰ یہ کام نہ کر سکتا تھا۔ قرآن نے بالکل واضح کر دیا کہ : " اور اگر تیرا رب چاہتا تو روئے زمین پر جتنے لوگ بھی ہیں سب ایمان قبول کر لیتے۔ تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ مومن بن جائیں؟" (یونس: 99/10) ایک طرف یہ آیت ہے اور دوسری طرف نبی اکرم ﷺ سے منسوب ایک روایت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: " مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں سے جنگ کروں، یہاں تک کہ وہ لاالٰہ محمد رسول ﷺ کی شہادت دیں، نماز کا اہتمام کریں اور زکواۃ ادا کریں" (مسلم رقم ۲۲)

اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا۔

یعنی ایک طرف اللہ تعالیٰ تو واضح طور پر نبی ﷺ کو یہ پیغام دے کہ تیرا یہ کام ہے ہی نہیں کہ تو زبردستی لوگوں سے کلمہ پڑھوائے اور دوسری طرف اللہ کا نبی ﷺ یہ فرما رہا ہے کہ مجھے حکم ہی اسی کا دیا گیا ہے کہ میں کلمہ پڑھوانے کے لیے تلوار کا استعمال کروں! سبحان اللہ۔ اب اس روایت کی روشنی میں قرآن کی آیت کو کھینچ تان کر اگر نبی اکرم ﷺ کی قوم بنی اسماعیل ہی کے ساتھ خاص کر دیا جائے تب بھی یہ نتیجہ تو نکلتا ہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ کم از کم بنی اسماعیل کو تو لازماً تلوار کی نوک پر کلمہ پڑھوانے کا اہتمام کریں۔ اس کے ساتھ شاید ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اب غیر مسلموں کا یہ اعتراض لازماً رفع ہو جائے گا کہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا!! ہمیں معلوم نہیں کہ اس عقیدے کے ساتھ ساتھ تلوار کے زور پر اسلام کو نہ پھیلائے جانے کا الزام کس طرح رفع ہو جائے گا۔

اگر قرآنی آیات کی تاویل ممکن نہ ہو تو آیت ہی کو منسوخ قرار دے دیا جائے۔

اسلامی مفکرین میں دو طرح کے ذہن پائے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ روایات کی روشنی میں قرآنی آیات کی تاویل کی جائے، اور اگر تاویل ممکن نہ ہو تو آیت ہی کو منسوخ قرار دے دیا جائے۔ دوسرا ذہن یہ ہے کہ قرآنی آیات کی روشنی میں روایات کی تاویل کی جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو روایت کو مسترد کر دیا جائے گا۔ کیونکہ حدیث یا سنت کا یہ مقام ہی نہیں کہ قرآنی احکام کی تنسیخ یا اس میں کسی بھی قسم کا تغیر و تبدل کیا جا سکے تعارض اور تضاد کی صورت میں ترجیح بہر حال قرآن مجید کو ہی حاصل ہو گی۔

اس ضمن میں مولانا امین احسن اصلاحیؒ رقمطراز ہیں:

" اگر کوئی حدیث مجھے ایسی ملی ہے جو قرآن سے متصادم نظر آئی ہے تو میں نے اس پر ایک عرصے تک توقف کیا ہے اور ایسی صورت میں اس کو چھوڑا ہے جب مجھ پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی ہے کہ اس حدیث کو ماننے سے یا تو قرآن کی مخالفت لازم آتی ہے یا اس کی زد دین کے کسی اصول

پر پڑتی ہے۔۔۔اگر کہیں ایسی صورت پیش آتی ہے تو وہاں میں نے بہر حال قرآن مجید کو ترجیح دی ہے" (تدبر قرآن ج ا، مقدمہ ص ۳۰)

اسی اصول کی تشریح توضیح، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اس طرح کرتے ہیں :

ا۔" جن روایات کا سہارا لے کر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ لکھے پڑھے تھے، یا بعد میں آپ ﷺ نے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا وہ اول تو پہلی ہی نظر میں رد کر دینے کے لائق ہیں کیونکہ قرآن کے خلاف کوئی روایت بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی" (تفہیم القرآن ج ۳، العنکبوت حاشیہ ۹۱)

وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ (29:48)

اورتم اس سے پہلے (اور بعد میں؟) کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اُسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے ایسا ہوتا تو اہلِ باطل ضرور شک کرتے (29:48)

And thou wast not (able) to recite(**read**) a Book before this (**Not after this**) (Book came), nor art thou (able) to transcribe it with thy right hand: In that case, indeed, would the talkers of vanities have doubted.(29:48)

(O Prophet) you were never able to read a book before this (Qur´an), nor could you write anything with your own hand. Or else, those who try to disprove the truth might have some reason to doubt it. [2:23. Biyameenik = With your right hand = With your own hand]

وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (25:5)

اور کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جس کو اس نے لکھ رکھا ہے اور وہ صبح وشام اس کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (25:5)

And they say: "Tales of the ancients, which he has (**written or got written**) caused to be written: and they are dictated before him morning and evening." (25:5)

And they say, "Fables of ancient times which he has written down as they are dictated to him morning and evening."

۲۔" جہاں قرآن مجید کی صراحت موجود ہو وہاں اخبار آحاد کی بنا پر کوئی دوسری رائے نہیں قائم کی جاسکتی" (تفہیم القرآن ج ۴، سورۃ الدخان حاشیہ ۳)

علم کا جیسا مستند اور معتبر ذریعہ قرآن مجید ہے، ویسا مستند اور معتبر ذریعہ حدیث نہیں ہے!

۳۔'' یہ بات ناقابل انکار ہے کہ علم کا جیسا مستند اور معتبر ذریعہ قرآن مجید ہے، ویسا مستند اور معتبر ذریعہ حدیث نہیں ہے، اس لیے صحت کا اصلی معیار قرآن ہی ہونا چاہیے۔ جو چیز قرآن کے الفاظ یا اسپرٹ کے مخالف ہو گی اسے ہم یقیناً رد کر دیں گے اور اس کا مخالف قرآن ہونا ہی اس امر کا بین ثبوت ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ سے وہ چیز ہر گز ثابت نہیں ہے''۔(تفہیمات: حصہ اول:، ص ۳۷۴)

کیا کتاب الٰہی اپنے الفاظ کا مدعا ظاہر کرنے سے قاصر ہے؟

۴۔'' یہ بات کتاب الٰہی تو در کنار معمولی انسانوں کی تصنیفوں کے لیے بھی معیوب ہے کہ اس کے اپنے الفاظ اس کا مدعا ظاہر کرنے سے اسی وجہ سے قاصر ہوں کہ اگر ایک خاص روایت اس کی تشریح کرنے والی سامنے نہ ہو تو ناظر اس کا بالکل الٹا مطلب لے گا۔ روایت اگر اصل متن کے متبادل مفہوم کی مزید تشریح کرتی ہو تو اس کے مفید ہونے میں کلام نہیں لیکن اگر وہ متبادل مفہوم سے ہٹا کر بات کو کسی اور طرف پھیر لے جائے تو ایسی روایت کو شارح کے بجائے متمم کہنا پڑے گا، اور اس سے لازم آئے گا کہ اس متمم کے بغیر قرآن ناقص ہے'' (تفہیمات: حصہ دوم:، ص ۵۴۔۵۵)

اسی ضمن میں محترم جاوید احمد غامدی صاحب لکھتے ہیں:

ہمارے نزدیک یہ اصول کہ سنت قرآن مجید کے احکام میں کسی نوعیت کا تغیر و تبدل کر سکتی ہے، عقل و نقل، دونوں کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے'' (برہان، رجم کی سزا، ص ۳۷) اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: '' سنت کے یہ اوامر و نواہی دو قسم کے معاملات سے متعلق ہو سکتے ہیں: ایک وہ جن میں قرآن مجید بالکل خاموش ہے اور اس نے صراحۃً یا کنایۃً کوئی بات نہیں فرمائی ہے اور دوسرے وہ جن میں قرآن مجید نے نفیاً یا اثباتاً کوئی حکم دیا ہے یا کوئی اصول فرما دیا ہے۔ پہلی قسم کے معاملات میں اگر سنت کے ذریعے سے کوئی حکم باقاعدہ ہمیں پہنچے تو اس کے بارے میں باعتبار اصول کسی بحث و نزاع کا سوال نہیں ہے۔ اس طرح کے معاملات میں سنت بجائے خود مرجع و ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان معاملات میں ہمارا دائرہ عمل بس یہ ہے کہ ہم ان کا مفہوم و منشا متعین کریں اور اس کے بعد بغیر کسی تردد کے ان پر عمل پیرا ہوں۔

رہے دوسری قسم کے معاملات، یعنی وہ جن میں قرآن مجید نے کوئی حکم باقاعدہ بیان فرمایا ہے تو ان کے بارے میں یہ بات بالکل قطعی ہے کہ سنت نہ قرآن کے کسی حکم اور کسی قاعدے کو منسوخ کر سکتی ہے اور نہ اس میں کسی نوعیت کا کوئی تغیر و تبدل کر سکتی ہے۔ سنت کو یہ اختیار قرآن مجید نے نہیں دیا اور اب کسی امام و فقیہ کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ بطور خود سنت کے لیے یہ اختیار ثابت کرے'' (برہان، رجم کی سزا، ص ۳۸۔۳۹)

اسی مقالے میں دوٹوک انداز میں آپ نے لکھا ہے کہ :

’’ قرآن مجید کے خلاف کوئی بات، خواہ وہ پیغمبر ہی کی طرف منسوب کرکے کیوں نہ کہی جائے، کسی حال میں قبول نہیں کی جاسکتی(اس لیے کہ پیغمبر کی طرف اس کی نسبت کسی حال میں صحیح نہیں ہو سکتی‘‘ (ایضاً، ص ۵۶)

علمائے کرام کی تصریحات اور قرآن وحدیث کے تعلق کے متعلق اسی اصول کے تحت ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ اللہ تعالٰی نے سورۃ یونس میں بالصراحت یہ قاعدہ بیان کردیا ہے کہ نبی ﷺ کو بھی قطعاً اجازت نہیں کہ وہ کسی کو زبردستی مومن بنانے کی کوشش کرے اس لیے نبی اکرم ﷺ سے منسوب مسلم کی یہ روایت قبول نہیں کی جاسکتی کہ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اسی غرض کے لیے جنگ کرتے پھریں۔

روایات قرآن مجید کی دی ہوئی آزادی کی نفی کرتی ہیں لہذا نا قابل قبول ہیں۔

مسلم کی یہ روایت ہو یا بخاری کی روایت ’’من بدل دینہ فاقتلوہ‘‘ قرآن مجید کی دی ہوئی آزادی کی نفی کرتی ہیں لہذا نا قابل قبول ہیں۔ اس ضمن میں ، آخر میں ہم محترم محمد عمار خان ناصر صاحب کی کتاب حدود و تعزیرات کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں جو اس پوری بحث پر ہماری طرف سے تبصرہ ہو گا، (اگرچہ وہ اس کو محدود معنی میں ہی استعمال کرتے ہیں) کیونکہ ہم ارتداد کی سزا کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ارادہ اختیار کی اس آزادی کو دنیا میں رشد وہدایت کے باب میں اللہ تعالیٰ کی اسکیم کے بالکل خلاف سمجھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں :

’’ قرآن مجید میں یہ بات جگہ جگہ واضح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں امتحان اور آزمائش کے لیے بھیجا ہے اور اس مقصد کے لیے حق کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں پوری آزادی بخشی ہے۔ قرآن مجید کی رو سے ایمان کے معاملے میں اصل اعتبار انسان کے اپنے ارادہ و اختیار کا ہے۔ چنانچہ کسی انسان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس معاملے میں کسی دوسرے انسان کو جبر واکراہ کے ساتھ ایمان واسلام کی راہ پر لانے کی کوشش کرے اور نہ اس طرح کے ایمان کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی وقعت حاصل ہے(سورۃ یونس: ۱۰۰-۹۹/۱۰)ارادہ واختیار کی یہ آزادی دنیا میں رشد وہدایت کے باب میں اللہ تعالیٰ کی اسکیم کا بنیادی ضابطہ ہے اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دین کے معاملہ میں کسی قسم کے جبر واکراہ کا طریقہ اختیار نہیں۔(البقرۃ 256/2) ‘‘ (حدود وتعزیرات۔ ص 207)

A Letter from Mr. Anwar Abbasi

Assalam-o-alaikum Mazhar Sahib.

Enclosed please find an article in which I have critically studied the main theme of Javed Ahmad Gahmidi Sahib and Maulana Ameen Ahsan Islahi. The article was sent to Ishraq and Al-Sharia, but unfortunately could not find place or space in the Journal. You might find it interesting in some way.

Your brother: Anwar Abbasi.

Thanks for the mail, the compiler has added more references & uploaded on internet.

مرتد کی سزا ؟ اور آیات قرآن مجید

Quranic Verses in Favour of /or Against the Subject?

اول نزول آیت قرآن بعد منسوخی بذریعہ حدیث

اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (2:15)

ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت وسرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں (2:15)

Allah will throw back their mockery on them, and give them rope in their trespasses; so they will wander like blind ones (To and fro).(2:15)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (2:16)

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی، تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ وہ ہدایت یاب ہی ہوئے (2:16)

These are they who have bartered Guidance for error: But their traffic is profitless, and they have lost true direction,(2:16)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ (2:17)

ان کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس نے (شبِ تاریک میں) آگ جلائی۔ جب آگ نے اس کے اردگرد کی چیزیں روشن کیں تو خدا نے ان کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے (2:17)

Their similitude is that of a man who kindled a fire; when it lighted all around him, Allah took away their light and left them in utter darkness. So they could not see.(2:17)

وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (3:72)

اور اہلِ کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ (اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں (3:72)

A section of the People of the Book say: "Believe in the morning what is revealed to the believers, but reject it at the end of the day; perchance they may (themselves) Turn back;(3:72)

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (3:85)

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا (3:85)

If anyone desires a religion other than Islam (submission to Allah), never will it be accepted of him; and in the Hereafter He will be in the ranks of those who have lost (All spiritual good).(3:85)

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (3:86)

خدا ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور (پہلے) اس بات کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا (3:86)

How shall Allah Guide those who reject Faith after they accepted it and bore witness that the Messenger was true and that Clear Signs had come unto them? but Allah guides not a people unjust.(3:86)

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (3:87)

ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو (3:87)

Of such the reward is that on them (rests) the curse of Allah, of His angels, and of all mankind;-(3:87)

خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ (3:88)

ہمیشہ اس لعنت میں (گرفتار) رہیں گے ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دے جائے گی (3:88)

In that will they dwell; nor will their penalty be lightened, nor respite be (their lot);-(3:88)

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (3:89)

ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (3:89)

Except for those that repent (Even) after that, and make amends; for verily Allah is Oft-Forgiving, Most Merciful.(3:89)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ (3:90)

جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ایسوں کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور یہ لوگ گمراہ ہیں (3:90)

But those who reject Faith after they accepted it, and then go on adding to their defiance of Faith,- never will their repentance be accepted; for they are those who have (of set purpose) gone astray.(3:90)

خدانے تمہارے لئے ان پر(زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا (4:90)

مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو یا اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے رک گئے ہوں تمہارے پاس آجائیں (تو احتراز ضروری نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کردیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے پھر اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو خدا نے تمہارے لئے ان پر(زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی (4:90)

Except those who join a group between whom and you there is a treaty (of peace), or those who approach you with hearts restraining them from fighting you as well as fighting their own people. If Allah had pleased, He could have given them power over you, and they would have fought you: Therefore if they withdraw from you but fight you not, and (instead) send you (Guarantees of) peace, then Allah Hath opened no way for you (to war against them).(4:90)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (5:54)

اے ایمان والو اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں خدا کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈریں یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے (5:54)

O ye who believe! if any from among you turn back from his Faith, soon will Allah produce a people whom He will love as they will love Him,- lowly with the believers, mighty against the rejecters, fighting in the way of Allah, and never afraid of the reproaches of such as find fault. That is the grace of Allah, which He will bestow on whom He pleaseth. And Allah encompasseth all, and He knoweth all things.(5:54)

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (16:106)

جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کے ساتھ کفر کرے وہ نہیں جو (کفر پر زبردستی) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔ بلکہ وہ جو (دل سے اور) دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسوں پر الل ہ کا غضب ہے۔ اوران کو بڑا سخت عذاب ہوگا (16:106)

Any one who, after accepting faith in Allah, utters Unbelief,- except under compulsion, his heart remaining firm in Faith - but such as open their breast to Unbelief, on them is Wrath from Allah, and theirs will be a dreadful Penalty.(16:106)

ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (16:107)

یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں عزیز رکھا۔ اوراس لئے خدا کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (16:107)

This because they love the life of this world better than the Hereafter: and Allah will not guide those who reject Faith.(16:107)

فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا (18:74)

پھر دونوں چلے۔ یہاں تک کہ (رستے میں) ایک لڑکا ملا تو (خضر نے) اُسے مار ڈالا۔ (موسیٰ نے) کہا کہ آپ نے ایک بے گناہ شخص کو ناحق بغیر قصاص کے مار ڈالا۔ (یہ تو) آپ نے بری بات کی (18:74)

Then they proceeded: until, when they met a young man, he slew him. Moses said: "Hast thou slain an innocent person who had slain none? Truly a foul (unheard of) thing hast thou done!"(18:74)

وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا (18:80)

اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ دنوں مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ (وہ بڑا ہو کر بدکردار ہوتا کہیں) ان کو سرکشی اور کفر میں نہ پھنسا دے (18:80)

"As for the youth, his parents were people of Faith, and we feared that he would grieve them by obstinate rebellion and ingratitude (to Allah and man). (18:80)

And as for the lad, his parents were true believers whereas we had every reason to fear that he would bring bitter grief upon them by

rebellion and disbelief. (Shabbir Ahmed, M.D., Florida)

فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا (18:81)

تو ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار اس کی جگہ ان کو اور (بچّہ) عطا فرمائے جو پاک طینتی میں اور محبت میں اس سے بہتر ہو (18:81)

"So we desired that their Lord would give them in exchange (a son) better in purity (of conduct) and closer in affection.(18:81)

And so we desired that their Sustainer grant them, instead of him, a child better in purity of conduct and affection. (Shabbir Ahmed, M.D., Florida)

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (10:99)

اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ مومن ہوجائیں (10:99)

If it had been thy Lord's will, they would all have believed,- all who are on earth! wilt thou then compel mankind, against their will, to believe!(10:99)

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ (10:100)

حالانکہ کسی شخص کو قدرت نہیں ہے کہ خدا کے حکم کے بغیر ایمان لائے۔ اور جو لوگ بے عقل ہیں ان پر وہ (کفروذلت کی) نجاست ڈالتا ہے (10:100)

No soul can believe, except by the will of Allah, and He will place doubt (or obscurity) on those who will not understand.(10:100)

حضرت عثمان اور عمار بن یاسر مرتد نہیں ہوے تھے پھر کیوں قتل کیا گیا ؟

حضرت عثمان نے کہا : "نہ ہی میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد ہوا۔"

حضرت عثمان اور عمار بن یاسر کے قاتل باغیوں اور غداروں کے گروہ کو کیا سزا ملی؟

حضرت عثمان نے باغیوں کو کیا غیر مسلم (یا مرتد) سمجھا یا باغی غیر مسلم (یا مرتد) تھے ؟

باغیوں کو کہنا "میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد نہیں ہوا " کیا معنی رکھتا ہے؟

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 321 مکررات 5 ریکارڈ 1/5 ریکاڈ نمبر 1430321

ابراہیم بن یعقوب، محمد بن عیسی، حماد بن زید، یحیی بن سعید، ابوامامة بن سہل وعبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان کے ساتھ تھے جس وقت وہ کھڑے ہوئے تھے (یعنی جب ان کو غداروں اور باغیوں نے چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا) اور جس وقت ہم لوگ کسی جگہ سے اندر کی جانب گھستے تو ہم لوگ بلاط کے لوگوں کی باتیں سنتے۔ ایک دن حضرت عثمان غنی اندر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور فرمایا جو لوگ مجھ کو قتل کرنے کے واسطے کہتے ہیں ہم نے کہا ان کے لیے خداوند قدوس کافی ہے یعنی ان کو سزا دینے کے واسطے) حضرت عثمان نے پوچھا کس وجہ سے وہ لوگ مجھ کو قتل کرنے کے درپے ہیں؟ (پھر فرمایا کہ) میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں لیکن تین وجہ سے ایک تو جو شخص ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو جائے یا احصان کے بعد زنا کا مرتکب ہو یا کسی کی (ناحق) جان لے تو خداوند قدوس کی قسم کہ میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے تمنا کی کہ میں دین کو تبدیل کروں جس وقت سے خداوند قدوس نے مجھ کو ہدایت فرمائی پھر وہ لوگ مجھ کو کس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 359 مکررات 5 ریکارڈ 2/5 ریکاڈ نمبر 1430359

ابوالازہر احمد بن الازمر نیسابوری، اسحاق بن سلیمان رازی، مغیرة بن مسلم، مطروراق، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں ہے مگر تین وجوہات سے ایک تو وہ جو کہ زنا کا مرتکب ہو (یعنی محصن ہونے کے بعد اس کو زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے) دوسرے وہ جو کہ قصداً قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 360 مکررات 5 ریکارڈ 3/5 ریکاڈ نمبر 1430360

مؤمل بن ہاب، عبدالرزاق، ابن جریج، ابونضر، بسر بن سعید، عثمان بن عفان نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون درست نہیں ہے مگر تین وجہ سے یا تو وہ محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو جائے یا کسی شخص کو قتل کرے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کافر بن جائے (مرتد ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا)۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 30 مکررات 5 ریکارڈ 4/5 ریکارڈ نمبر 1520030

احمد بن عبدۃ ضبی، حماد بن زید، یحیی بن سعید، حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں اہل فتنہ کے ڈر سے گھر میں محبوس تھے کہ ایک دن چھت پر چڑھے اور فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین جرموں کے علاوہ بہانا حرام ہے اول یہ کہ شادی شدہ زنا کرے دوسرا یہ کہ کوئی اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے اور تیسرا یہ کہ کوئی شخص کسی کو ناحق قتل کرے اللہ کی قسم میں نے نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد پھر جس دن سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کے بعد مرتد نہیں ہوا اور نہ ہی میں نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا پس تم لوگ مجھے کس جرم میں قتل کرتے ہو اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے اس حدیث کو حماد بن سلمہ یحیی بن سعید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں پھر یحیی بن سعید قطان اور کئی راوی یحیی بن سعید سے یہی حدیث موقوفا نقل کرتے ہیں حضرت عثمان سے یہ حدیث کئی سندوں سے مرفوعا منقول ہے۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 690 مکررات 5 ریکارڈ 5/5 ریکارڈ نمبر 1620690

احمد بن عبدہ، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے باغیوں کی طرف جھانکا، سنا تو وہ آپ کے قتل کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں یہ مجھے کیوں قتل کر رہے ہیں حالانکہ میں نے اللہ کے رسول کو یہ فرماتے ہوئے سنا مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے کوئی مرد بحالت احصان زنا کرے تو اسے سنگسار کر دیا جائے یا کوئی مرد ناحق قتل کر دے یا کوئی مرد اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اللہ کی قسم میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ ہی میں نے کسی مسلمان کو قتل کیا اور نہ ہی میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد ہوا۔

عمار بن یاسر کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی

کتاب صحیح بخاری جلد 1 حدیث نمبر 432 مکررات 4 ریکارڈ 1/4 ریکاڈ نمبر 1110432

مسدد، عبدالعزیز بن مختار، خالد بن حذاء، عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے اور اپنے بیٹے علی سے کہا کہ ابو سعید (خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس چلو اور ان کی حدیث سنو، چنانچہ ہم چلے، تو وہ اپنے باغ میں کچھ اس کی درستی کر رہے تھے، جب ہم پہنچے، تو انہوں نے اپنی چادر اٹھائی اور اس کو اوڑھ کر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے، جب مسجد نبوی کی تعمیر کے بیان پر آئے، تو کہنے لگے کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے، اور عمار دو دو اٹھاتے تھے، تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا، پس آپ ان (کے جسم) سے مٹی جھاڑنے لگے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ عمار پر مصیبت آئے گی، انہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا، یہ ان کو جنت کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ ان کو دوزخ کی طرف بلائیں گے، ابو سعید کہتے ہیں کہ عمار کہا کرتے تھے أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 77 مکررات 4 ریکارڈ 2/4 ریکاڈ نمبر 1120077

ابراہیم بن موسی، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے ان سے اور علی بن عبداللہ سے کہا کہ تم دونوں ابوسعید خدری کے پاس جاؤ، اور ان سے ان کی حدیثیں سنو، چنانچہ ہم ان کے پاس گئے، اس وقت وہ اور ان کے بھائی اپنے ایک باغ میں تھے، اور پانی کھینچ رہے تھے، جب انہوں نے ہم کو دیکھا، تو آئے اور بصورت احتباء بیٹھ گئے، اور کہا کہ ہم تعمیر مسجد نبوی کے وقت ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے، اور عمار دو، دو اینٹیں اٹھاتے، پھر رسول اللہ ان کے پاس سے گزرے، اور ان کے سر سے غبار صاف کیا، فرمایا عمار کی بے کسی قابل افسوس ہے، ان کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی، وہ انکو خدا کی طرف بلاتے ہوں گے، اور وہ انکو دوزخ کی طرف بلاتے ہوں گے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 3 حدیث نمبر 2823 مکررات 4 ریکارڈ 3/4 ریکاڈ نمبر 1232823

محمد بن مثنی، ابن بشار ابن مثنی محمد بن جعفر، شعبہ، ابی مسلمہ ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی جو مجھ سے بہتر افضل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب وہ خندق کھودنے میں لگے ہوئے تھے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا اے ابن سمیہ تجھ پر کیسی آفت آئے گی جب تجھے ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 3 حدیث نمبر 2824 مکررات 4 ریکارڈ 4/4 ریکاڈ نمبر 1232824

محمد بن معاذ بن عباد عنبری مریم بن عبدالاعلی خالد بن حارث، اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور محمود بن غیلان محمد بن قدامہ نضر بن شمیل شعبہ، ابی مسلمہ ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ ایک سند میں ہے کہ مجھے مجھ سے بہتر آدمی ابو قتادہ نے خبر دی خالد بن حارث

کی روایت میں ہے کہ میں اسے ابو قتادہ خیال کرتا ہوں اور خالد کی حدیث میں ہے آپ نے فرمایا(وَیۡسَ یا وَیۡسَ ابۡنِ سُمَیَّۃَ)

---

55 - فتنوں کا بیان: (182)

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اس جگہ ہوتا۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2825 حدیث مرفوع مکررات 3 متفق علیہ 3

وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2825 حدیث مرفوع مکررات 3 متفق علیہ 3

محمد بن عمرو بن جبلہ محمد بن جعفر، عقبہ بن مکرم ابو بکر بن نافع عقبہ ابو بکر غندر شعبہ، خالد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2825 حدیث مرفوع مکررات 3 متفق علیہ 3

This hadith has been transmitted on the authority of Umm Salama that Allah's Messenger (may peace be upon him) said to 'Ammar: A group of rebels would kill you.

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2825 حدیث مرفوع مکررات 3 متفق علیہ 3

محمد بن عمرو بن جبلہ محمد بن جعفر، عقبہ بن مکرم ابو بکر بن نافع عقبہ ابو بکر غندر شعبہ، خالد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

-فتنوں کا بیان: (182)

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اس جگہ ہوتا۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2827 حدیث مرفوع مکررات 3 متفق علیہ 3

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2827 حدیث مرفوع مکررات 3 متفق علیہ 3

ابو بکر بن ابی شیبہ اسماعیل بن ابراہیم، ابن عون حسن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2827 حدیث مرفوع مکررات 3 متفق علیہ 3

Umm Salama reported that Allah's Messenger (may peace be upon .him) said: A band of rebels would kill 'Ammar

قاتلین عثمان کی وجہ سے علی وعائشہ اورامیر معاویہ کے درمیان معرکہ ہوا

7 - اقامت نماز اور اس کا طریقہ: (630)

سلام کا بیان

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 917 حدیث مرفوع مکررات 1

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ صَلَّى بِنَا عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلَاةً ذَكَّرَنَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَسِينَاهَا وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ تَرَكْنَاهَا فَسَلَّمَ عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 917 حدیث مرفوع مکررات 1

عبداللہ بن عامر بن زرارة، ابو بکر بن عیاش، ابواسحاق، یزید بن ابی مریم، حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضرت علی نے جمل کے دن (جس دن قاتلین عثمان کی وجہ سے علی وعائشہ اور امیر معاویہ کے درمیان معرکہ ہوا) ہمیں ایسے نماز پڑھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یاد دلادی یا ہم اس کو بھول چکے تھے یا ہم نے چھوڑ دی تھی تو آپ نے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

1 - سنت کی پیروی کا بیان: (266)

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کے بارے میں۔

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 112 حدیث مرفوع مکررات 2

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُثْمَانُ إِنْ وَلَّاكَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصَكَ الَّذِي قَمَّصَكَ اللَّهُ فَلَا تَخْلَعْهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَنَعَكِ أَنْ تُعْلِمِي النَّاسَ بِهَذَا قَالَتْ أُنْسِيتُهُ

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 112 حدیث مرفوع مکررات 2

علی بن محمد، ابو معاویہ، فرح بن فضالہ، ربیعہ بن یزید دمشقی، نعمان بن بشیر، حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان اگر اللہ تمہیں اس امر (خلافت) کا والی بنادے تو منافقین چاہیں گے کہ تم قمیص اتار دو (یعنی خلافت) جو اللہ نے تمہیں پہنائی ہو گی تم اس کو نہ اتارنا آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے یہ بات لوگوں کو بتانے سے روک دیا، انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بھلادی گئی۔

جنگ جمل وصفین کن کن لوگوں کے درمیان ہوئی؟

44 - غزوات کا بیان: (463)

جنگ خندق کا بیان اسے احزاب بھی کہتے ہیں موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں یہ لڑائی شوال ھ میں واقع ہوئی تھی۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1282 حدیث موقوف مکررات 1

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1282 حدیث موقوف مکررات 1

ابراہیم بن موسی، ہشام، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے کہا تم دیکھتی ہو کہ لوگوں نے یہ کیا کیا ہے؟ مجھے تو حکومت سے کوئی چیز نہیں ملی وہ فرمانے لگیں۔ تم جاؤ لوگوں سے ملاقات کرو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تم جاؤ اور ان میں اختلاف پیدا ہو جائے، غرض ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہنے سے وہ چلے گئے آخر میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا اور کہا اگر کوئی خلافت کے معاملہ میں کچھ کہنا چاہتا ہے تو سامنے آئے۔ ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ مستحق ہیں، حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب کیوں نہیں دیا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جواب میں کہوں **کہ اس معاملہ میں تم سے اور تمہارے باپ سے زیادہ مستحق وہ ہے جو اسلام کی خاطر تم سے جنگ کر چکا ہو مگر میں خون ریزی کے خوف سے خاموش ہو کر جنت کے ثواب پر قناعت کر گیا** حبیب نے کہا آپ نے خود کو فساد سے بچا لیا اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا ہے اس میں نسواتھا کی جگہ نوساتھا ہے۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1282 حدیث موقوف مکررات 1

Narrated Ikrima bin Khalid :

Ibn 'Umar said, "I went to Hafsa while water was dribbling from her twined braids. I said, 'The condition of the people is as you see, and no authority has been given to me.' Hafsa said, (to me), 'Go to them, and as they (i.e. the people) are waiting for you, and I am afraid your absence from them will produce division amongst them.' " So Hafsa did not leave Ibn 'Umar till we went to them. When the people differed. Muawiya

addressed the people saying, "'If anybody wants to say anything in this matter of the Caliphate, he should show up and not conceal himself, for we are more rightful to be a Caliph than he and his father." On that, Habib bin Masalama said (to Ibn 'Umar), "Why don't you reply to him (i.e. Muawiya)?" 'Abdullah bin 'Umar said, "I untied my garment that was going round my back and legs while I was sitting and was about to say, **'He who fought against you and against your father for the sake of Islam, is more rightful to be a Caliph**,' but I was afraid that my statement might produce differences amongst the people and cause bloodshed, and my statement might be interpreted not as I intended. (So I kept quiet) remembering what Allah has prepared in the Gardens of Paradise (for those who are patient and prefer the Hereafter to this worldly life)." Habib said, "You did what kept you safe and secure (i.e. you were wise in doing so)".

A Very Important Philosophy of Islam

جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا۔

ان سے لڑتے رہو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص اللہ کا ہو جاوے۔

اسلام پھیل گیا اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی اب اس آیت والا فتنہ کہاں باقی ہے؟

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (2:190)

اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (2:190)

Fight in the cause of Allah those who fight you, but do not transgress limits; for Allah loveth not transgressors.(2:190)

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ (2:191)

اور ان کو جہاں پاؤ قتل کردو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) وہاں سے تم بھی ان کو نکال دو۔ اور (دین سے گمراہ کرنے کا) فساد قتل وخونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے اور جب تک وہ تم سے مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں ان سے نہ لڑنا۔ ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کرڈالو۔ کافروں کی یہی سزا ہے (2:191)

And slay them wherever ye catch them, and turn them out from where they have Turned you out; for tumult and oppression are worse than slaughter; but fight them not at the Sacred Mosque, unless they (first) fight you there; but if they fight you, slay them. Such is the reward of those who suppress faith.(2:191)

فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (2:192)

اور اگر وہ باز آجائیں تو خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے (2:192)

But if they cease, Allah is Oft-forgiving, Most Merciful.(2:192)

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ (2:193)

اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہوجائے اور (ملک میں) خدا ہی کا دین ہوجائے اور اگر وہ (فساد سے) باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں (کرنی چاہیئے) (2:193)

And fight them on until there is no more Tumult or oppression, and there prevail justice and faith in Allah; but if they cease, Let there be no hostility except to those who practise oppression.(2:193)

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا (4:93)

اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے (4:93)

If a man kills a believer intentionally, his recompense is Hell, to abide therein (For ever): And the wrath and the curse of Allah are upon him, and a dreadful penalty is prepared for him.(4:93)

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (49:9)

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو وہ دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو۔ کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (49:9)

If two parties among the Believers fall into a quarrel, make ye peace between them: but if one of them transgresses beyond bounds against the other, then fight ye (all) against the one that transgresses until it complies with the command of Allah; but if it complies, then make peace between them with justice, and be fair: for Allah loves those who are fair (and just).(49:9)

---

45 -تفاسیر کا بیان: (500)

اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان سے لڑتے رہو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص اللہ کا ہو جاوے۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1766 حدیث موقوف مکررات 10

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُونَهُ وَإِمَّا يُوثِقُونَهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ

فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهَذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1766 حدیث موقوف مکررات 10

حسن بن عبدالعزیز، عبداللہ بن یحیی، حیوۃ، بکر بن عمر، بکیر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ **دیکھو اس وقت مسلمانوں کے دو گروہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑ رہے ہیں** کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جب مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو اور اگر وہ نہ مانیں تو لڑ کر انہیں درست کر دو تو پھر آپ کو کون چیز مانع ہے جو آپ خاموش ہیں؟ میں نے کہا کہ اے بھائی کے بیٹے! اگر میں اس حکم کی تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑوں تو یہ مجھ کو اچھا لگتا ہے اس بات سے کہ میں (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا) 4۔النساء: 193) کی تاویل کروں تو پھر اس نے کہا کہ اچھا آپ اس آیت کو کیا کریں گے کہ **(وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ۔الخ) 2۔البقرۃ: 193) میں نے کہا واہ یہ جنگ تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کر چکے ہیں اور جو شخص فتنہ اٹھاتا تھا ہم اسے مار ڈالتے تھے یا قید کر دیتے تھے یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی اب اس آیت والا فتنہ کہاں باقی ہے؟ جب اس آدمی نے میری رائے کو اپنے موافق میں نہیں پایا تو حضرت علی و حضرت عثمان کے متعلق کہنے لگا کہ یہ تو احد سے بھاگ گئے تھے** ان کے متعلق آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ میں نے کہا حضرت عثمان کو اللہ تعالیٰ نے معافی دے دی مگر تم ان کے معاف کئے جانے کو برا سمجھتے ہو رہ گئے حضرت علی تو وہ داماد رسول اور آپ کے چچازاد بھائی ہیں راوی کا بیان ہے کہ اتنا کہہ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو ان کا تو یہ مکان سامنے موجود ہے۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1766 حدیث موقوف مکررات 10

Narrated Ibn 'Umar :

That a man came to him (while two groups of Muslims were fighting) and said, "O Abu 'Abdur Rahman! Don't you hear what Allah has mentioned in His Book :

'And if two groups of believers fight against each other...' (49.9)

So what prevents you from fighting as Allah has mentioned in His Book?"' Ibn 'Umar said, "O son of my brother! I would rather be blamed for not fighting because of this Verse than to be blamed because of another Verse where Allah says :

'And whoever kills a believer intentionally..." (4.93) Then that man said, "Allah says:-- **'And fight them until there is no more afflictions (worshipping other besides Allah) and the religion (i.e. worship) will be all for Allah (Alone)" (8.39)** Ibn 'Umar said, **"We did this during the lifetime of Allah's Apostle when the number of Muslims was small, and a man was put to trial because of his religion, the pagans would either kill or chain him; but when the Muslims increased (and Islam spread), there was no persecution."** When that man saw that

Ibn 'Umar did not agree to his proposal, he said, "What is your opinion regarding 'Ali and 'Uthman?" Ibn 'Umar said, "What is my opinion regarding Ali and 'Uthman? As for 'Uthman, Allah forgave him and you disliked to forgive him, and Ali is the cousin and son-in-law of Allah's Apostle ." Then he pointed out with his hand and said, "And that is his daughter's (house) which you can see".

تو ایسے **شخص کو عامل بناتا ہے جو قاتلین عثمان میں سے ہے؟**

12 - جہاد کا بیان : (309)

قیدی کو پکڑ کر مار ڈالنا

سنن ابوداؤد : جلد دوم : حدیث نمبر 913 حدیث مرفوع مکررات 1

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الضَّحَّاکُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَکَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيکَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ فَقَدْ رَضِيتُ لَکَ مَا رَضِيَ لَکَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنن ابوداؤد : جلد دوم : حدیث نمبر 913 حدیث مرفوع مکررات 1

علی بن حسین، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم، ضحاک بن قیس، حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ **ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانا چاہا تو عمارہ بن عقبہ نے اس سے کہا کیا تو ایسے شخص کو عامل بناتا ہے جو قاتلین عثمان میں سے ہے؟** مسروق نے اس سے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی اور وہ ہم میں ثقہ ترین آدمی تھے کہ جب آپ نے تیرے باپ عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ بولا میرے بچوں کی کون خبر گیری کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس میں تیرے لیے اس چیز سے راضی ہوں جس کے لئے تیرے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوئے۔

سنن ابوداؤد : جلد دوم : حدیث نمبر 913 حدیث مرفوع مکررات 1

Narrated Abdullah ibn Mas'ud :

Ibrahim said: Ad-Dahhak ibn Qays intended to appoint Masruq as governor. Thereupon Umarah ibn Uqbah said to him: **Are you appointing a man from the remnants of the murderers of Uthman?** Masruq said to him: Ibn Mas'ud narrated to us, and he was trustworthy in respect of traditions, that when the Prophet (peace_be_upon_him) intended to kill your father, he said: Who will look after my children? He replied: Fire. I also like for you what the Apostle of Allah (peace_be_upon_him) liked for you.

حضرت زبیر جب میدان جمل میں کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ "آج یا تو ظالم کو قتل کیا جائے گا یا ایک مظلوم کو تہ تیغ کیا جائے گا"

41 - جہاد اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: (375)

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء کرام کے ہمراہ رہ کر جہاد کرنے والے کے مال میں بحالت زیست و مرگ برکت ہونے کا بیان

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 372 حدیث موقوف مکررات 1

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيِّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيِّ بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِي وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يَعْنِي بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ يَا بُنَيِّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَةِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنْ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنْ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللَّهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتْ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ سَهْمٌ وَنِصْفٌ قَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَرَفَعَ الثُّلُثَ فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 372 حدیث موقوف مکررات 1

اسحاق ابواسامہ ہشام عروہ عبدالرحمن بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ والد ماجد حضرت زبیر جب میدان جمل میں کھڑے ہوئے تو مجھے طلب

فرمایا میں آکر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ اے بیٹے! آج یا تو ظالم کو قتل کیا جائے گا یا ایک مظلوم کو تہ تیغ کیا جائے گا اور مجھے نظر آرہا ہے کہ میں مظلوم کی حیثیت سے مارا جاؤں گا اور مجھے سب سے بڑی فکر اپنے قرضہ کی لگی ہوئی ہے (میں مقروض ہوں) میرا قرض ادا کر کے کیا میری دولت باقی بچ سکتی ہے؟ اور اے میرے بیٹے! اب تم میرا مال فروخت کر کے میرا قرض ادا کر دو اور انہوں نے تہائی کے مال کی میرے لئے وصیت کی تھی اور میری اسی تہائی میں سے میری اولاد کے لیے وصیت کی انہوں نے کہا کہ اس تہائی مال کے تین حصہ کر دینا عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ تہائی میں سے ایک تہائی کی تقسیم کو کہا تھا اس لئے کہ ادائے قرض کے بعد ہمارے مال میں سے جو کچھ فاضل بچ جائے تو اس کا تیسرا حصہ تمہاری اولاد کے لئے ہے ہشام کا بیان ہے کہ عبداللہ کے بعض لڑکے حضرت زبیر کے بعض بیٹوں کے ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عبادہ اور ان کے نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں عبداللہ کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے مجھے اپنے اوپر کے قرض کو جلد ادا کرنے کی وصیت کی اور کہا اے بیٹے! اگر تم کسی امر میں عاجز ہو جاؤ تو اس میں میرے مولا سے امداد حاصل کرنا عبداللہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھا کہ اس جملہ سے ان کی کیا مراد تھی لہذا میں نے پوچھا ابا جان! آپ کا مولا کون ہے جواب دیا اللہ تعالی عبداللہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھ پر ان کا قرض ادا کرنے میں جب کوئی مصیبت پڑی تو میں نے کہا اے مولائے زبیر تو ہی ان کا قرض ادا کرے تو اللہ تعالی نے ان کے ذمہ کا قرض ادا کر دیا حضرت زبیر شہید ہو گئے اور کوئی دینا یا درہم نہیں چھوڑا البتہ زمینیں ورثہ میں چھوڑیں ایک کا نام غابہ ہے علاوہ ازیں مدینہ منورہ میں گیارہ مکانات بصرہ میں دو کوفہ اور مصر میں ایک ایک مکان چھوڑا عبداللہ کا بیان ہے کہ ان کے ذمہ قرض کی حالت یہ تھی کہ کوئی شخص ان کے پاس اپنا مال امانت کے طور پر رکھنا چاہتا تو وہ اس کو جواب دیتے کہ میں اس مال کو بطور امانت نہیں رکھتا البتہ بطور قرض کے لے لیتا ہوں کیونکہ مجھے اس کے گم ہو جانے کا ڈر لگا ہوا ہے اور انہوں نے کبھی حاکم اعلیٰ ہونا خراج حاصل کرنا اور کسی چیز کا تول کرنا پسند نہیں کیا ان کا محبوب مشغلہ یہ تھا کہ وہ سرور عالم یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ میدان جہاد میں جایا کرتے تھے عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب میں نے ان کے ذمہ قرض کا حساب کیا تو وہ دو کروڑ اور دو لاکھ تھا پھر حکیم بن حزام مجھ (عبداللہ بن زبیر) سے ملے اور انہوں نے کہا اے بھتیجے! بتاؤ میرے بھائی کے ذمہ کتنا قرض ہے تو میں نے اصل رقم کو ظاہر نہ کر کے کہا ایک لاکھ جس پر حکیم بن حزان نے کہا بخدا میں جانتا ہوں کہ تم میں اس کی ادائیگی کی قدرت نہیں تو میں نے ان سے کہا آپ پر اگر میں ظاہر کر دوں کہ ان کے ذمہ قرض کی رقم کی مقدار دو کروڑ اور دو لاکھ ہے تو حکیم بن حزام نے جواب دیا کہ تم میں اسکی ادائیگی کی سکت ہی نہیں ہے اور اگر تم اسکی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے مدد لے لینا حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے غابہ کی زمین کو ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدا تھا جس کو میں (عبداللہ) نے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا اور لوگوں سے کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے ذمہ جس کسی کا کوئی حق ہو تو وہ ہمارے پاس غابہ میں آئے چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے آکر کہا کہ میرے چار لاکھ کے زبیر مقروض تھے اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ رقم تمہارے لئے چھوڑے دیتا ہوں تو میں نے جواب دیا جی نہیں میں رقم معاف کرانا نہیں چاہتا تو عبداللہ بن جعفر نے کہا تو اچھا ایسا کرو کہ سب سے آخر میں میرے قرضہ کو رکھو جس پر میں نے جواب دیا جی یہ بھی نہیں ہو سکتا تو پھر عبداللہ بن جعفر نے کہا اس زمین کا ایک قطعہ یہ مجھے دے دو تو میں (عبداللہ) نے کہا یہاں سے وہاں تک دیا جاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ وہ قطعہ انہوں نے ان کے ہاتھ بیچ ڈالا اور ان کا قرض ادا کرنے کے بعد بھی اس زمین کے ساڑھے چار حصے باقی رہے اس کے بعد عبداللہ بن زبیر نے معاویہ کے پاس جا کر ملاقات کی جہاں عمرو بن عثمان نذر بن زبیر ابن زمعہ بیٹھے ہوئے تھے تو معاویہ نے پوچھا غابہ کی زمین کی کتنی قیمت لگی ہے تو عبداللہ بن زبیر نے کہا ہر حصہ کی قیمت ایک لاکھ تک آتی ہے اس پر امیر معاویہ نے پوچھا اب کتنے حصے باقی ہیں جواب دیا ساڑھے چار حصے منذر بن زبیر نے کہا ایک حصہ تو میں ایک لاکھ میں خرید لیتا ہوں عمرو بن عثمان نے کہا ایک لاکھ کا ایک حصہ میں لے رہا ہوں ابن زمعہ نے کہا ایک لاکھ کا حصہ میرا ہے پھر امیر معاویہ نے پوچھا اب کتنے حصے باقی رہے میں نے جواب دیا ڈیڑھ حصہ تو انہوں نے کہا اس کو میں ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیتا ہوں راوی کا بیان ہے کہ پھر عبداللہ بن جعفر نے اپنا خریدا ہوا حصہ

امیر معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ میں فروخت کیا اس کے بعد جب ابن زبیر اپنے والد کا قرضہ ادا کرنے سے فارغ ہو گئے تو ان کے دوسرے بھائیوں نے کہا ہماری میراث ہم میں بانٹ دیجئے جس پر عبداللہ بن زبیر نے کہا میں تمہارے حصے تم کو اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک مسلسل چار سال تک زمانہ حج میں یہ اعلان نہ کرلوں کہ جس کا کوئی قرض زبیر پر ہو وہ ہمارے پاس آئے تاکہ وہ قرض اس کا ادا کردیں۔ راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے پھر چار سال تک حج کے زمانہ میں اپنے والد کے قرضہ کی ادائیگی کے لیے لوگوں میں اعلان کیا اور چار سال کے بعد اپنے بھائیوں میں ترکہ کی تقسیم کردی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار بیویاں تھیں عبداللہ بن زبیر نے مال کی ایک تہائی اٹھار کھی تھی چنانچہ ہر بیوی کو دو لاکھ اور دس دس ہزار کی رقم ملی الحاصل زبیر کا تمام مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ کا ہوا۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 372　　حدیث موقوف　　مکررات 1

Narrated 'Abdullah bin Az-Zubair :

When Az-Zubair got up during the battle of Al-Jamal, he called me and I stood up beside him, and he said to me, "O my son! Today one will be killed either as an oppressor or as an oppressed one. I see that I will be killed as an oppressed one. My biggest worry is my debts. Do you think, if we pay the debts, there will be something left for us from our money?" Az-Zubair added, "O my son! Sell our property and pay my debts." Az-Zubair then willed one-third of his property and willed one-third of that portion to his sons; namely, 'Abdullah's sons. He said, "One-third of the one third. If any property is left after the payment of the debts, one-third (of the one-third of what is left) is to be given to your sons." (Hisham, a sub-narrator added, "Some of the sons of 'Abdullah were equal in age to the sons of Az-Zubair e.g. Khubaib and 'Abbas. 'Abdullah had nine sons and nine daughters at that time." (The narrator 'Abdullah added:) My father (Az-Zubair) went on drawing my attention to his debts saying, "If you should fail to pay part of the debts, appeal to my Master to help you." By Allah! I could not understand what he meant till I asked, "O father! Who is your Master?" He replied, "Allah (is my Master)." By Allah, whenever I had any difficulty regarding his debts, I would say, "Master of Az-Zubair! Pay his debts on his behalf ." and Allah would (help me to) pay it. Az-Zubair was martyred leaving no Dinar or Dirham but two pieces of land, one of which was (called) Al-Ghaba, and eleven houses in Medina, two in Basra, one in Kufa and one in Egypt. In fact, the source of the debt which he owed was, that if somebody brought some money to deposit with him. Az Zubair would say, "No, (i won't keep it as a trust), but I take it as a debt, for I am afraid it might be lost." Az-Zubair was never appointed governor or collector of the tax of Kharaj or any other similar thing, but he collected his wealth (from the war booty he gained) during the holy battles he took part in, in the company of the Prophet, Abu Bakr, 'Umar, and 'Uthman. ('Abdullah bin Az-Zubair added:) When I counted his debt, it turned to be two million and two

hundred thousand. (The sub-narrator added:) Hakim bin Hizam met Abdullah bin Zubair and asked, "O my nephew! How much is the debt of my brother?" 'Abdullah kept it as a secret and said, "One hundred thousand," Hakim said, "By Allah! I don't think your property will cover it." On that 'Abdullah said to him, "What if it is two million and two hundred thousand?" Hakim said, "I don't think you can pay it; so if you are unable to pay all of it, I will help you." Az-Zubair had already bought Al-Ghaba for one hundred and seventy thousand. 'Abdullah sold it for one million and six hundred thousand. Then he called the people saying, "Any person who has any money claim on Az-Zubair should come to us in Al-Ghaba." There came to him 'Abdullah bin Ja'far whom Az-Zubair owed four hundred thousand. He said to 'Abdullah bin Az-Zubair, "If you wish I will forgive you the debt." 'Abdullah (bin Az-Zubair) said, "No." Then Ibn Ja'far said, "If you wish you can defer the payment if you should defer the payment of any debt." Ibn Az-Zubair said, "No." 'Abdullah bin Ja'far said, "Give me a piece of the land." 'Abdullah bin AzZubair said (to him), "Yours is the land extending from this place to this place." So, 'Abdullah bin Az-Zubair sold some of the property (including the houses) and paid his debt perfectly, retaining four and a half shares from the land (i.e. Al-Ghaba). He then went to Mu'awlya while 'Amr bin 'Uthman, Al-Mundhir bin Az-Zubair and Ibn Zam'a were sitting with him. Mu'awiya asked, "At what price have you appraised Al-Ghaba?" He said, "One hundred thousand for each share," Muawiya asked, "How many shares have been left?" 'Abdullah replied, "Four and a half shares." Al-Mundhir bin Az-Zubair said, "I would like to buy one share for one hundred thousand." 'Amr bin 'Uthman said, "I would like to buy one share for one hundred thousand." Ibn Zam'a said, "I would like to buy one share for one hundred thousand." Muawiya said, "How much is left now?" 'Abdullah replied, "One share and a half." Muawiya said, "I would like to buy it for one hundred and fifty thousand." 'Abdullah also sold his part to Muawiya six hundred thousand. When Ibn AzZubair had paid all the debts. Az-Zubair's sons said to him, "Distribute our inheritance among us." He said, "No, by Allah, I will not distribute it among you till I announce in four successive Hajj seasons, 'Would those who have money claims on Az-Zubair come so that we may pay them their debt." So, he started to announce that in public in every Hajj season, and when four years had elapsed, he distributed the inheritance among the inheritors. Az-Zubair had four wives, and after the one-third of his property was excluded (according to the will), each of his wives received one million and two hundred thousand. So the total amount of his property was fifty million and two hundred thousand.

جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کریں، تو قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخ میں ہیں

2 - ایمان کا بیان: (51)

گناہ جاہلیت کے کام ہیں، لیکن ان کے مرتکب کو اس وقت تک کافر نہیں کہا جائے گا جب تک وہ شرک نہ کرے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ (اے شخص) تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کی باتیں پائی جاتی ہیں، اور اللہ تعالی کا فرمان کہ اللہ تعالی شرک کو معاف فرمائیں گے اس کے علاوہ جس کو چاہیں گے معاف فرمادیں گے، اور اگر مو

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 29　　حدیث مرفوع　　مکررات 21 متفق علیہ 7 بدون مکرر

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 29　　حدیث مرفوع　　مکررات 21 متفق علیہ 7 بدون مکرر

عبدالرحمن بن مبارک، حماد بن زید، ایوب ویونس، حسن، احنف بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ (جنگ جمل کے وقت) میں اس مرد (علی المرتضی) کی مدد کرنے چلا تو (راستے میں) مجھے ابو بکر مل گئے، انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں (جانے کا) ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا اس مرد (علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی مدد کروں گا وہ بولے کہ لوٹ جاؤ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کریں، تو قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخ میں ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قاتل (کی نسبت جو آپ نے فرمایا اس کی وجہ تو ظاہر) ہے مگر مقتول کا کیا سبب (وہ کیوں دوزخ میں جائے گا) ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اس وجہ سے کہ) وہ اپنے حریف کے قتل کا شائق تھا، حالانکہ وہ حریف مسلمان تھا۔

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 29　　حدیث مرفوع　　مکررات 21 متفق علیہ 7 بدون مکرر

Narrated Al-Ma'rur: At Ar-Rabadha I met Abu Dhar who was wearing a cloak, and his slave, too, was wearing a similar one. I asked about the reason for it. He replied, "I abused a person by calling his mother with bad names." The Prophet said to me, 'O Abu Dhar! Did you abuse him by calling his mother with bad names? You still have some characteristics of ignorance. Your slaves are your brothers and Allah has put them under your command. So whoever has a brother under his command should feed him of what he eats and dress him of what he wears. Do not ask them (slaves) to do things beyond their capacity (power) and if you do so, then help them'.

جنگ جمل کے دن میں (ابی بکرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں شریک تھا۔

بھلاوہ قوم کس طرح کامیاب ہوسکتی ہے جواپنا کام ایک عورت کے حوالے کردے۔

44 - غزوات کا بیان: (463)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان خطوط کا ذکر جو کسریٰ اور قیصر کو لکھے گئے

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1556 حدیث مرفوع مکررات 4

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1556 حدیث مرفوع مکررات 4

عثمان بن ہیثم عوف حسن ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا یعنی جنگ جمل کے دن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں شریک تھا قریب تھا کہ میں مسلمانوں سے لڑتا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آگیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کی بیٹی کے تخت نشین ہونے کی خبر سن کر فرمایا تھا کہ بھلاوہ قوم کس طرح کامیاب ہوسکتی ہے جواپنا کام ایک عورت کے حوالے کردے۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1556 حدیث مرفوع مکررات 4

Narrated Abu Bakra :

During the days (of the battle) of Al-Jamal, Allah benefited me with a word I had heard from Allah's Apostle after I had been about to join the Companions of Al-Jamal (i.e. the camel) and fight along with them. When Allah's Apostle was informed that the Persians had crowned the daughter of Khosrau as their ruler, he said, "Such people as ruled by a lady will never be successful".

72 - فتنوں کا بیان: (77)

یہ بات ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1975 حدیث مرفوع مکررات 4

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى

قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً

صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1975 حدیث مرفوع مکررات 4

عثمان بن ہیثم، عوف، حسن، ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ کو جنگ جمل کے زمانہ میں اس کلمہ کے ذریعے اللہ نے نفع پہنچایا، وہ یہ کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی کہ فارس کے لوگوں نے کسی کی بیٹی کو بادشاہ بنالیا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے حکومت عورت کے سپرد کی۔

صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1975 حدیث مرفوع مکررات 4

Narrated Abu Bakra :

During the battle of Al-Jamal, Allah benefited me with a Word (I heard from the Prophet). When the Prophet heard the news that the people of the Persia had made the daughter of Khosrau their Queen (ruler), he said, "Never will succeed such a nation as makes a woman their ruler".

32 - فتنوں کا بیان: (38)

قتل ہونے میں کیا امید کی جائے

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 873 حدیث مرفوع مکررات 1

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمْ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 873 حدیث مرفوع مکررات 1

مسدد، ابواحوص، سلام بن سلیم، منصور، ہلال بن یساف، حضرت سعید رضی اللہ تعالی عنہ بن زید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ تو آپ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کے بڑے عظیم اور سخت ہونے کا ذکر کیا ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ نے کہا اگر یہ فتنہ ہم پالے تو ہمیں تو مار ڈالے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تمہیں قتل ہونا ہی کافی ہے۔ سعید بن زید کہتے ہیں کہ پس میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ (جنگ جمل و صفین) میں قتل ہو گئے۔

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 873 حدیث مرفوع مکررات 1

Narrated Sa'id ibn Zayd :

We were with the Prophet (peace_be_upon_him). He mentioned civil strife (fitnah) and expressed its gravity. We or the people said: Apostle of Allah, if this happens to us it will destroy us. The Apostle of Allah

(peace_be_upon_him) said; No. It is enough for you that you would be killed. Sa'id said: I saw that my brethren were killed.

45 - مناقب کا بیان: (352)

باب

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1677 حدیث مرفوع مکررات 5

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ صَبِيحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّي عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى ذَاكَ إِلَى فَرْجِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1677 حدیث مرفوع مکررات 5

قتیبہ، حماد بن زید، صخر بن جویریہ، حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روای ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر زبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا کوئی عضو ایسا نہیں کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو۔ یہاں تک کہ میری شرم گاہ تک زخمی ہوگئی تھی۔ یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

41 - جہاد اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: (375)

عبدان نے ابوحمزہ سے روایت کیا کہ اعمش نے ابووائل سے پوچھا کیا تم جنگ صفین میں شریک تھے تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں اور میں نے سہل بن حنیف کو کہتے ہوئے سنا **تم لوگ اپنی رائے کو تہمت لگاؤ** میں نے تو اپنے آپ کو ابوجندل والے دن یہ دیکھا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو اگر میں ٹالنا چاہتا تو آسانی سے گریز کر سکتا تھا اور جب ہم نے اپنی تلواریں ایک ہولناک کام کے لئے اپنے کاندھوں پر رکھ لیں تو جو کام چاہتے تھے وہ آسان ہوگیا البتہ یہ کام مشکل ہی رہا۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 419 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 419 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

عبداللہ یحیی یزید حبیب بن ابوثابت ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ صفین میں شریک و موجود تھے کہ سہل بن حنیف نے کھڑے ہو کر کہا لوگو! تم اپنی رائے کا قصور سمجھو ہم لوگ تو جنگ حدیبیہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے اگر جنگ کی ضرورت دیکھتے تو ضرور لڑتے جہاں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرور عالم سے کہا تھا یارسول اللہ! کیا ہم حق پر اور یہ لوگ باطل پر نہیں ہیں ارشاد ہوا ہاں! اس کے بعد انہوں نے کہا کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مرے ہوئے لوگ دوزخ میں نہیں ہیں ارشاد ہوا کہ ہاں! تو اس کے بعد انہوں نے پھر پوچھا بتایئے تو پھر ہم اپنے مذہب کے بارے میں ان لوگوں سے کمزوریوں کو قبول کیوں کریں اور دین میں ان سے کیوں دبیں اور قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا فیصلہ کرے کیا ہم واپس ہو جائیں تو سرور عالم نے فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی رسوا و ذلیل نہیں کرے گا۔ اس کے بعد فاروق اعظم نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر وہی سب کچھ کہا جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سرور عالم بیشک اللہ کے رسول ہیں جن کو اللہ کبھی بھی رسوا اور برباد نہیں کرے گا اور جب سورت فتح نازل ہوئی تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رسالت مآب نے پوری کی پوری پڑھی جس کو سن کر فاروق اعظم نے کہا یارسول اللہ (یہ صلح حدیبیہ) کیا فتح ہے؟ ارشاد عالی ہوا ہاں (صلح حدیبیہ بیشک فتح مندی ہے)۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 419 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

Narrated Abu Wail :

We were in Siffin and Sahl bin Hunaif got up and said, "O people! Blame yourselves! We were with the Prophet on the day of Hudaibiya, and if we had been called to fight, we would have fought. But 'Umar bin Al Khatab came and said, 'O Allah's Apostle! Aren't we in the right and our opponents in the wrongs' Allah's Apostle said, 'Yes.' 'Umar said, 'Aren't our killed persons in Paradise and their's in Hell?' He said, 'Yes.' 'Umar said, 'Then why should we accept hard terms in matters concerning our religion? Shall we return before Allah judges between us and them?' Allah's Apostle said, 'O Ibn Al-Khattab! I am the Apostle of Allah and Allah will never degrade me. Then 'Umar went to Abu Bakr and told him the same as he had told the Prophet .

On that Abu Bakr said (to 'Umar). 'He is the Apostle of Allah and Allah will never degrade him.' Then Surat-al-Fath (i.e. Victory) was revealed and Allah's Apostle recited it to the end in front of 'Umar. On that 'Umar asked, 'O Allah's Apostle! Was it (i.e. the Hudaibiya Treaty) a victory?' Allah's Apostle said, "Yes"

44 - غزوات کا بیان: (463)

جنگ حدیبیہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1350   حدیث مرفوع   مکررات 8 متفق علیہ 8

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1350   حدیث مرفوع   مکررات 8 متفق علیہ 8

حسن بن اسحاق، محمد بن سابق، مالک بن مغول، ابو حصین، ابو وائل، شفیق بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب سہل بن حنیف جنگ صفین سے واپس آئے تو ہم ان کی واپسی کا سبب معلوم کرنے گئے تو انہوں نے کہا کہ بھائی اپنی رائے پر نازمت کرو ایک وہ بھی دن تھا کہ میں اتنا مستعد تھا کہ ابو جندل کی واپسی پر کبھی راضی نہ ہوتا اور اگر قدرت رکھتا تو حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانتا اور اچھی طرح لڑتا یہ بات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب جانتے ہیں کہ ہم نے جب کبھی کسی مہم پر تلوار اٹھائی تو وہ کام آسان ہو گیا غرض اس جنگ سے پہلے جب بھی تلوار اٹھائی تو ہم اسے اپنے لئے اچھا ہی جانتے تھے (مگر اس جنگ صفین) کا عجیب حال ہے کہ ہم ایک کام کو سنبھالتے ہیں تو دوسرا بگڑ جاتا ہے ہم حیران ہیں کہ اس کے انسداد کی کیا تدبیر کریں۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1350   حدیث مرفوع   مکررات 8 متفق علیہ 8

Narrated Abu Wail :

When Sahl bin Hunaif returned from (the battle of) Siffin, we went to ask him (as to why he had come back). He replied, "(You should not consider me a coward) but blame your opinions. I saw myself on the day of Abu Jandal (inclined to fight), and if I had the power of refusing the order of Allah's Apostle then, I would have refused it (and fought the infidels bravely). Allah and His Apostle know (what is convenient) better. Whenever we put our swords on our shoulders for any matter that terrified us, our swords led us to an easy agreeable solution before the present situation (of disagreement and dispute between the Muslims). When we mend the breach in one side, it opened in another, and we do not know what to do about it".

45 -تفاسیر کا بیان: (500)

تفسیر سورۃ الفتح اور مجاہد نے کہا کہ سیماھم فی وجوھھم میں سیما سے مراد چہرے کی نرمی اور ہیئت اور منصور نے بواسطہ مجاہد نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے شطأہ اپنی سوئی اپنی کلی فاستغلظ موٹا ہوا۔ سوق ساق کی جمع یعنی شاخ جو درختوں کو اٹھانے والی ہو اور دائرۃ السوء رجل السوء کی طرح ہے یعنی بری گردش دائر السوء سے مراد عذاب ہے تعزروہ تم اس کی مدد کرو شطہ بالی کا پٹھا کہ ایک دانہ سے دس آٹھ یا سات بالیاں اگتی ہیں چنانچہ ایک

دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول سے یہی مراد ہے کہ فازرہ یعنی اس کو تقویت پہنچائی اور اگر وہ ایک ہوئی تو شاخ پر قائم نہ رہ سکتی یہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مثال کے طور پر بیان فرمایا ہے اس لئے کہ آپ تنہا نکلے پھر آپ کے اصحاب کے ذریعہ آپ کو قوت پہنچائی جس طرح ایک دانہ کو اس کے ذریعہ قوت بہم پہنچاتا ہے۔ جو اس سے اگتی ہے۔(آیت) بے شک ہم نے فتح دی آپ کو ظاہر فتح۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1959 حدیث مرفوع، موقوف مکررات 8 متفق علیہ 8

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَکَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ کُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَی الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَی کِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوا أَنْفُسَکُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي کَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِکِينَ وَلَوْ نَرَی قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَائَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَهُمْ عَلَی الْبَاطِلِ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَی قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْکُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّی جَائَ أَبَا بَکْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَکْرٍ أَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَهُمْ عَلَی الْبَاطِلِ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1959 حدیث مرفوع، موقوف مکررات 8 متفق علیہ 8

محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، خالد، ابو قلابہ، ثابت بن ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والوں میں سے تھے (دوسری سند)

احمد بن اسحاق سلمی، یعلی، عبدالعزیز بن سیاہ، حبیب بن ثابت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابو وائل کے پاس (کچھ) پوچھنے کے لئے آیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم جنگ صفین میں شریک تھے تو ایک شخص نے کہا کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تو حضرت علی نے فرمایا ہاں! سہل بن حنیف نے کہا تم اپنے آپ کو متہم کرو (یعنی جنگ کی رائے مناسب نہیں) ہم نے یوم حدیبیہ یعنی حدیبیہ کے دن دیکھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ اگر ہم لوگ یہ لڑائی دیکھتے تو ضرور لڑتے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عرض کیا، کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول دوزخ میں نہیں جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ پھر کیوں ہم اپنے دین میں ذلت کو آنے دیں اور آئے ہوئے مسلمانوں کو واپس کر دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان (اس قسم کی صلح) کا حکم نہیں فرمایا آپ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہ کرے گا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ کی حالت میں واپس ہوئے اور انہیں صبر نہ ہوا۔ حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا اے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا ہم حق پر اور (مشرکین) باطل پر نہیں ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ! وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ ان کو کبھی ضائع نہ کرے گا چنانچہ سورہ فاتح نازل ہوئی۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1959 حدیث مرفوع، موقوف مکررات 8 متفق علیہ 8

Narrated Thabit bin Ad-Dahhak :

who was one of the companions of the tree (those who swore allegiance to the Prophet beneath the tree at Al-Hudaibiya:(

49 - خرچ کرنے کا بیان : (22)

عورت کے لئے خادم رکھنے کا بیان

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 330 حدیث مرفوع مکررات 12 متفق علیہ 7

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 330 حدیث مرفوع مکررات 12 متفق علیہ 7

حمیدی، سفیان، عبید اللہ بن ابی یزید، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلی، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاطمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خادم لینے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں وہ چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو (جو تم مانگتی ہو) اپنے سوتے وقت 33 بار سبحان اللہ کہو 33 بار الحمدللہ کہو اور 34 بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، پھر سفیان نے کہا ان میں سے کسی کو چونتیس بار پڑھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں چھوڑا، کسی نے پوچھا کیا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑا؟ کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑا۔

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 330 حدیث مرفوع مکررات 12 متفق علیہ 7

Narrated 'Ali bin Abi Talib :

Fatima came to the Prophet asking for a servant. He said, "May I inform you of something better than that? When you go to bed, recite "Subhan Allah' thirty three times, 'Alhamdulillah' thirty three times, and 'Allahu Akbar' thirty four times. 'All added, 'I have never failed to recite it ever since." Somebody asked, "Even on the night of the battle of Siffin?" He said, "No, even on the night of the battle of Siffin".

75 - کتاب اور سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان : (96)

رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کی کراہت کا بیان۔

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 2167 حدیث موقوف مکررات 8 متفق علیہ 8

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 2167　　حدیث موقوف　　مکررات 8 متفق علیہ 8

عبدان، ابوحمزہ، اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کہ تم صفین میں موجود تھے، انہوں نے کہا کہ ہاں، پھر سہل بن حنیف کو کہتے ہوئے سنا (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، ابوعوانہ، اعمش، ابووائل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف نے کہا اے لوگو۔ **اپنی رائے کو اپنے دین کے مقابلہ میں تہمت لگاؤ، (حقیر سمجھو)** میں نے اپنے آپ کو ابوجندل (حدیبیہ کے دن دیکھا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرتابی کر سکتا، تو ضرور کرتا، اور ہم نے اپنے کاندھے پر تلوار اس لئے نہیں رکھی ہے کہ ہمیں خوف میں ڈالیں، بلکہ اس لیے کہ ہم کسی ایسے کام میں سہولت پہنچائیں جسے ہم جانتے ہوں نہ کہ اس کام کی طرف جس میں اس وقت ہم ہیں، **ابووائل کا بیان ہے کہ میں صفین میں شریک تھا، اور صفین کی جنگ بہت بری تھی**

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 2167　　حدیث موقوف　　مکررات 8 متفق علیہ 8

Narrated Al-A'mash :

I asked Abu Wail, "Did you witness the battle of Siffin between 'Ali and Muawiya?" He said, "Yes," and added, "Then I heard Sahl bin Hunaif saying, 'O people! Blame your personal opinions in your religion. No doubt, I remember myself on the day of Abi Jandal; if I had the power to refuse the order of Allah's Apostle, I would have refused it .

We have never put our swords on our shoulders to get involved in a situation that might have been horrible for us, but those swords brought us to victory and peace, except this present situation.' " Abu Wail said, "I witnessed the battle of Siffin, and how nasty Siffin was"!

1 - مقدمہ مسلم: (95)

اسناد حدیث کی ضرورت کے بیان میں اور راویوں پر تنقید کی اہمیت کے بارے میں کہ وہ غیبت محرمہ نہیں ہے۔

صحیح مسلم:جلد اول:حدیث نمبر 84　　مکررات 75 متفق علیہ 75

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ وَذَكَرَ الْمُعَلَّى بْنَ عُرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصِفِّينَ فَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ أَتُرَاهُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ

صحیح مسلم:جلد اول:حدیث نمبر 84　　مکررات 75 متفق علیہ 75

عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، حضرت ابونعیم نے معلی بن عرفان کا ذکر کیا تو کہا کہ ہم سے معلی نے ابووائل سے نقل کیا ہے کہ **ہمارے سامنے عبداللہ بن مسعود جنگ صفین سے آئے تھے ابونعیم نے کہا کہ کیا تونے ان کو دیکھا ہے مرنے کے بعد زندہ ہونے پر**۔

34 - جہاد کا بیان: (182)

صلح حدیبیہ کے بیان میں

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 136 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 136 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، عبدالعزیز بن سیاہ، حبیب بن ابی ثابت **حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ صفین کے دن حضرت سہل بن حنیف کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اپنے آپ کو غلط تصور کرو** تحقیق ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو ضرور کرتے اور یہ اس صلح کا واقعہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کیا ہمارے شہداء جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں عمر رضی اللہ نے عرض کیا پھر ہم اپنے دین میں جھکاؤ اور ذلت کیوں قبول کریں اور حالانکہ اللہ تعالی نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کا حکم نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب میں اللہ کا رسول ہوں اللہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں فرمائے گا حضرت عمر سے صبر نہ ہو سکا اور غصہ ہی کی حالت میں حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ کہنے لگے کیا ہمارے شہداء جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، عمر کہنے لگے پھر ہم کس وجہ سے اپنے دین میں کمزوری قبول کریں حالانکہ اللہ تعالی نے ہمارا اور ان کے درمیان فیصلہ کا حکم نہیں دیا ابوبکر نے کہا اے ابن خطاب! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اللہ انہیں کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ فتح نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو بلوایا اور انہیں سے وہ آیات پڑھوائیں تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ فتح ہے آپ نے فرمایا جی ہاں حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلی طور پر خوش ہو کر لوٹ گئے۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 136 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

It has been narrated on the authority of Abu Wa'il who said: Sahal b. Hunaif stood up on the Day of Siffin and said: **O ye people, blame yourselves (for want of discretion)**; we were with the Messenger of Allah (may peace be upon him) on the Day of Hudaibiya. If we had thought it fit to fight, we could fight. This was in the truce between the Messenger of Allah (may peace be upon him) and the polytheists. Umar b. Khattab came, approached the Messenger of Allah (may peace be upon him) and said: Messenger of Allah, aren't we fighting for truth and they for falsehood? He replied: By all means. He asked: Are not those killed from our side in Paradise and those killed from their side in the Fire? He replied: Yes. He said: Then why should we put a blot upon our religion and return, while Allah has not decided the issue between them and ourselves? He said: Son of Khattab, I am the Messenger of Allah. Allah will never ruin me. (The narrator said): Umar went away, but he could not contain himself with rage. So he approached Abu Bakr and said: 'Abu Bakr, aren't we fighting for truth and they for falsehood? He replied: Yes. He asked: Aren't those killed from our side in Paradise and those killed from their side in the Fire? He replied: Why not? He (then) said: Why should we then disgrace our religion and return while God has not yet decided the issue between them and ourselves? Abu Bakr said: Son of Khattab, verily, he is the Messenger of Allah, and Allah will never ruin him. (The narrator continued): At this (a Sura of) the Qur'an (giving glad tidings of the victory) was revealed to the Messenger of Allah (may peace be upon him). He sent for Umar and made him read it. He asked: Is (this truce) a victory? He (the Messenger of Allah) replied: Yes. At this Umar was pleased, and returned.

34 - جہاد کا بیان: (182)

صلح حدیبیہ کے بیان میں

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 137 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُا بِصِفِّينَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا

أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْرٍ قَطُّ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 137 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

ابو کریب، محمد بن علاء، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے **حضرت سہل بن حنیف سے جنگ صفین میں سنا انہوں نے کہا اے لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو** اللہ کی قسم ابو جندل کے دن کا واقعہ میرے سامنے ہے اگر مجھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر سے لوٹا دینے کی طاقت ہوتی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوٹا دیتا اللہ کی قسم ہم نے اپنی تلواریں کسی کام کے لئے اپنے کندھوں پر کبھی نہیں رکھیں مگر یہ کہ ان تلواروں نے ہمارے کام کو ہمارے لئے آسان بنا دیا البتہ یہ معاملہ (آسان) نہیں ہوتا۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 137 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 8

It has been narrated on the authority of Shaqiq who said: I heard Sahl b. Hunaif say at Siffin: **O ye people, find fault with your (own) discretion.** By Allah, on the Day of Abu Jandal (i. e. the day of Hudaibiya), I thought to myself that, if I could, I would reverse the order of the Messenger of Allah (may peace be upon him) (the terms of the truce being unpalatable). By Allah, we have never hung our swords on our shoulders in any situation whatsoever except when they made easy for us to realise the goal envisaged by us, but this battle of yours (seems to be an exception). Ibn Numair (in his version) did not mention the words: "In any situation whatsoever."

50 -ذکر دعا و استغفار کا بیان: (132)

صبح اور سوتے وقت کی تسبیح کرنے کے بیان میں

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2420 حدیث مرفوع مکررات 12 متفق علیہ 7

وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2420 حدیث مرفوع مکررات 12 متفق علیہ 7

زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبیداللہ بن ابی یزید علی بن ابی طالب محمد بن عبداللہ ابن نمیر، عبیداللہ بن یعیش عبدالملک عطاء، بن ابی رباح مجاہد ابن ابی لیلی ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں نے جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے

ان کلمات کو نہیں چھوڑا آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے صفین کی رات میں بھی انہیں نہیں چھوڑا فرمایا صفین کی رات میں بھی نہ چھوڑا ابن ابی لیلی نے کہا میں نے آپ سے کہا صفین کی رات کو بھی نہیں؟

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2420 حدیث مرفوع مکررات 12 متفق علیہ 7

This hadith has been transmitted on the authority of Ibn Abi Laili but with this addition: "Ali said: Ever since I heard this (supplication) from Allah's Apostle (may peace be upon him), I never abandoned it. It was said to him, Not even in the night of Siffin (battle of Siffin)? He sad: Yes, not even in the night of Siffin",

32 - فتنوں کا بیان: (38)

قتل ہونے میں کیا امید کی جائے

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 873 حدیث مرفوع مکررات 1

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمْ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 873 حدیث مرفوع مکررات 1

مسدد، ابواحوص، سلام بن سلیم، منصور، ہلال بن یساف، حضرت سعید رضی اللہ تعالی عنہ بن زید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ تو آپ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کے بڑے عظیم اور سخت ہونے کا ذکر کیا ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ نے کہا اگر یہ فتنہ ہم پالے تو ہمیں تو مار ڈالے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تمہیں قتل ہونا ہی کافی ہے۔ **سعید بن زید کہتے ہیں کہ پس میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ (جنگ جمل و صفین) میں قتل ہو گئے۔**

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 873 حدیث مرفوع مکررات 1

Narrated Sa'id ibn Zayd :

We were with the Prophet (peace_be_upon_him). He mentioned civil strife (fitnah) and expressed its gravity. We or the people said: Apostle of Allah, if this happens to us it will destroy us. The Apostle of Allah (peace_be_upon_him) said; No. It is enough for you that you would be killed. Sa'id said: **I saw that my brethren were killed.**

38 -ادب کا بیان: (487)

سوتے وقت سبحان اللہ کی فضیلت

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 1627 حدیث مرفوع مکررات 12

حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعُنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 1627 حدیث مرفوع مکررات 12

عباس عنبری، عبدالملک، بن عمر، عبد لعزیز بن محمد، یزید بن ہاد، محمد بن کعب قراظہ، شبث بن ربیع، علی، اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے اس میں یہ فرق ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب سے میں نے ان کلمات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے میں انہیں پڑھنا نہیں چھوڑتا سوائے جنگ صفین کی رات کے۔ مجھے آخر رات میں یاد آیا تو پڑھ لیں۔

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 1627 حدیث مرفوع مکررات 12

Narrated Ali ibn AbuTalib :

The tradition (No 5045, about Tasbih Fatimah) has been transmitted by Ali to the same effect through a different chain of narrators .

This version adds: Ali said: I did not leave them (Tasbih Fatimah) since I heard them from the Apostle of Allah (peace_be_upon_him) except on the night of Siffin, for I remembered them towards the end of the night and then I uttered them.

جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ زنادقہ لوگوں کو آگ میں جلادیا تھا

68 - مرتدوں اور دشمنوں سے توبہ کرانا: (20)

مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم اور ان سے توبہ کرانے کا بیان

صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1813 حدیث مرفوع مکررات 13

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1813 حدیث مرفوع مکررات 13

ابوالنعمان محمد بن فضل، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں **حضرت علی کے پاس زنادقہ لائے گئے تو ان کو حضرت علی نے جلادیا،** حضرت ابن عباس کو جب یہ خبر ملی تو کہا کہ اگر میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا بلکہ میں ان لوگوں کو قتل کر دیتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنا دین بدل ڈالا اسے قتل کردو۔

صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1813 حدیث مرفوع مکررات 13

Narrated 'Ikrima :

Some Zanadiqa (atheists) were brought to 'Ali and **he burnt them.** The news of this event, reached Ibn 'Abbas who said, "If I had been in his place, I would not have burnt them, as Allah's Apostle forbade it, saying, 'Do not punish anybody with Allah's punishment (fire).' I would have killed them according to the statement of Allah's Apostle, 'Whoever changed his Islamic religion, then kill him'".

کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور اس کو آگ کے عذاب میں مبتلا کرنا ناجائز ہوا۔

اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اوزاعی، احمد، اسحاق اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے۔

اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عورت کو قید کیا جائے۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 2　حدیث نمبر 270　مکررات 12　ریکارڈ 1/13　ریکاڈ نمبر 1120270

علی سفیان ایوب عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلادیا تھا جب ابن عباس کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے کہا کہ میں اگر ان کی جگہ پر ہوتا تو ہر گز نہ جلاتا کیونکہ رحمۃ اللعالمین نے فرمایا ہے کہ عذاب الٰہی سے کسی کو سزا نہ دینا اور میں تو ان کو قتل کر دیتا جیسا کہ رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کر دے تو اس کو جان سے مار ڈالو۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 3　حدیث نمبر 1813　مکررات 12　ریکارڈ 2/13　ریکاڈ نمبر 1131813

ابوالنعمان محمد بن فضل، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں ح ضرت علی کے پاس زنادقہ لائے گئے تو ان کو حضرت علی نے جلادیا، حضرت ابن عباس کو جب یہ خبر ملی تو کہا کہ اگر میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا بلکہ میں ان لوگوں کو قتل کر دیتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنا دین بدل ڈالا اسے قتل کر دو۔

کتاب سنن ابوداؤد　جلد 3　حدیث نمبر 945　مکررات 12　ریکارڈ 3/13　ریکاڈ نمبر 1330945

احمد بن محمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بن ابی جہل) فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام سے پھر جانے والے چند لوگوں کو جلوا دیا تھا جب اس کی اطلاع حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو فرمایا کہ میں انہیں آگ میں نہیں جلاتا (کیونکہ) بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ دو اور میں تو انہیں قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مطابق کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا دین تبدیل کرے تو اسے قتل کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کی اطلاع جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو فرمایا کہ ویح ابن عباس (ان کی تعریف فرمائی) ویح کا لفظ کبھی ترحم اور ہمدردی کے لیے بولا جاتا ہے اور کبھی اظہار تاسف ولاعلمی کے لیے بولا جاتا ہے اور کبھی تعریف کے لیے بولا جاتا ہے۔

کتاب سنن نسائی　جلد 3　حدیث نمبر 361　مکررات 12　ریکارڈ 4/13　ریکاڈ نمبر 1430361

عمران بن موسی، عبدالوارث، ایوب، عکرمۃ، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 362 مکررات 12 ریکارڈ 5/13 ریکاڈ نمبر 1430362

محمد بن عبداللہ بن مبارک، ابوہشام، وہیب، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ **بعض لوگ اسلام سے منحرف ہوگئے تو حضرت علی نے ان کو آگ میں جلوایا۔** تو حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو کبھی میں ان کو آگ میں نہ جلواتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی کو تم لوگ عذاب خداوندی میں (یعنی آگ کے عذاب میں) مبتلا نہ کرو۔ البتہ میں ان کو قتل کر دیتا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 363 مکررات 12 ریکارڈ 6/13 ریکاڈ نمبر 1430363

محمود بن غیلان، محمد بن بکر، ابن جریج، اسماعیل، معمر، ایوب، عکرۃ، ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 364 مکررات 12 ریکارڈ 7/13 ریکاڈ نمبر 1430364

ہلال بن العلاء، اسماعیل بن عبداللہ بن زرارۃ، عباد بن عوام، سعید، قتادۃ، عکرۃ، ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 365 مکررات 12 ریکارڈ 8/13 ریکاڈ نمبر 1430365

موسی بن عبدالرحمن، محمد بن بشر، سعید، قتادۃ، حسن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ (**معلوم ہوا کہ کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور وغیرہ اس کو کسی بھی صورت میں آگ کے عذاب میں مبتلا کرنا ناجائز ہوا**)۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 366 مکررات 12 ریکارڈ 9/13 ریکاڈ نمبر 1430366

ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 367 مکررات 12 ریکارڈ 10/13 ریکاڈ نمبر 1430367

محمد بن مثنی، عبدالصمد، ہشام، قتادۃ، انس، ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی کے پاس بعض لوگ زط (نامی پہاڑ) پر لائے گئے جو کہ بت

پرستی میں مبتلا تھے تو **حضرت علی نے ان کو آگ میں جلوادیا**۔ابن عباس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 368 مکررات 1 ریکارڈ 11/13 ریکاڈ نمبر 1430368

محمد بن بشار و حماد بن مسعدة، قرة بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردة بن ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو (حکام بنا کر) ملک یمن کی طرف روانہ فرمایا پھر حضرت معاذ کو بھیجا اس کے بعد جب وہ ملک یمن پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد اور سفیر ہوں یہ سن کر حضرت ابوموسی اشعری نے ان کے واسطے (ان کے آرام کرنے کے لیے) تکیہ لگایا کہ اس دوران ایک آدمی پیش کیا گیا جو کہ پہلے یہودی تھا پھر وہ شخص مسلمان بن گیا تھا پھر وہ کافر ہوگیا۔حضرت معاذ نے فرمایا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا کہ جس وقت تک یہ آدمی قتل نہ کر دیا جائے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق۔(کیونکہ یہ شخص **مرتد** ہو چکا تھا اس لیے اس کا قتل کیا جانا ضروری تھا بہر حال) جس وقت وہ شخص قتل کر دیا گیا تب وہ بیٹھے۔

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 1487 مکررات 12 ریکارڈ 12/13 ریکاڈ نمبر 1511487

احمد بن عبدہ، عبدالوہاب، ایوب، حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ **حضرت علی نے ایک جماعت کو اسلام سے پھر چکی تھی جلادیا** یہ خبر حضرت ابن عباس کو پہنچی تو فرمایا کہ اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔پس میں انہیں نہ جلاتا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے خاص عذاب کی طرح عذاب نہ دو۔جب یہ خبر حضرت علی کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس نے سچ کہا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مرتد کو قتل کیا جائے **لیکن اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اوزاعی، احمد، اسحاق اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عورت کو قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے۔**

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 692 مکررات 12 ریکارڈ 13/13 ریکاڈ نمبر 1620692

محمد بن صباح، سفیان بن عیینہ، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا جو (مسلمان) اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔

---

22 - حدود کا بیان: (82)

جو شخص اپنے دین سے پھر جائے

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 692 حدیث مرفوع مکررات 13

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 692 حدیث مرفوع مکررات 13

محمد بن صباح، سفیان بن عیینہ، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا جو (مسلمان) اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ آگ سے تکلیف پہنچائے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے۔

12 - جہاد کا بیان: (309)

دشمن کو جلا کر مارنا

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 902 حدیث مرفوع مکررات 1

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتْ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 902 حدیث مرفوع مکررات 1

ابو صالح، محبوب بن موسی، ابواسحاق، ابن سعد، ابو صالح، حسن بن سعد، عبدالرحمن بن عبداللہ، حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے ہم نے ان کے بچوں کو پکڑ لیا تو چڑیا زمین پر گر کر پر بچھانے لگی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اس کا بچہ پکڑ کر کس نے اس کو بے قرار کیا؟ اس کا بچہ اس کو دیدو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا جس کو ہم نے جلا دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس نے جلایا؟ ہم نے کہا ہم نے جلایا ہے۔ **آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ آگ سے تکلیف پہنچائے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے۔**

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 902 حدیث مرفوع مکررات 1

Narrated Abdullah ibn Mas'ud :

We were with the Apostle of Allah (peace_be_upon_him) during a journey. He went to ease himself. We saw a bird with her two young ones and we captured her young ones. The bird came and began to spread its wings. The Apostle of Allah (peace_be_upon_him) came and said: Who grieved this for its young ones? Return its young ones to it. He also saw an ant village that we had burnt. He asked: Who has burnt this? We replied: We. He said: **It is not proper to punish with fire except the Lord of fire.**

مـــرتد کی ســزا Murtid Ki Saza

مرتد کی سزا قتل ہے

١١١ ۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

١١١۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجہاد، ١/٤٢٣

الجامع للترمذی،، الحدود، ١/١٧٦

السنن لابن ماجہ، ٢/١٨٥

الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٢٠

السنن لابی داؤد، الحدود ٢/٥٩٨

المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٣١

السنن للنسائی، المحاربۃ ٢/١٥١

المستدرک للحاکم، ٣/٥٣٨

السنن الکبری للبیہقی، ٨/١٩٥

المعجم الکبیر للطبرانی، ١٠/٣٣٠

السنن للدار قطنی، ٣/١١٣

بدائع المنن للساعاتی، ٤/١٥٨٠

نصب الرایۃ للزیلعی، ٣/٤٠٧

المصنف لابن ابی شیبۃ، ١٠/١٣٩

مجمع الزوائد للہیثمی،، ٦/٢٦١

المصنف لعبد الرزاق، ٩٤١٣، ٥/٢١٣

شرح السنۃ للبغوی، ١٠/ ٢٣٨

تلخیص الحبیر لابن حجر، ٣/١٨٣

منسوخی آیت قرآن مجید بذریعہ حدیث

اول نزول آیت قرآن بعد منسوخی بذریعہ حدیث

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا (4:137)

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (مرتد کی سزا قتل کے بعد) پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (مرتد کی سزا قتل کے بعد) پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کو خدا نہ تو بخشے گا اور نہ سیدھا رستہ دکھائے گا (4:137)

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کو خدا نہ تو بخشے گا اور نہ سیدھا رستہ دکھائے گا (4:137)

Those who believe, then reject faith (after death penalty, again), then believe and reject faith (after death penalty, again), and go on increasing in unbelief,- Allah will not forgive them nor guide them nor guide them on the way.(4:137)

Those who believe, then reject faith, then believe (again) and (again) reject faith, and go on increasing in unbelief,- Allah will not forgive them nor guide them nor guide them on the way.(4:137)

قرآن مجید میں کچھ آیات منسوخ کیوں ہیں؟

قرآن میں کچھ آیات منسوخ ہو گئی ہیں۔ جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کہتا ہے: "لا تبدیل لکلمۃ اللہ"۔ کیا آپ اس پر کچھ روشنی ڈال سکتے ہیں؟

شاہ ولی اللہ کی تحقیق کے مطابق قرآن مجید کی صرف چار آیات ہی منسوخ ہیں اور یہ ناسخ و منسوخ آیات ایک ہی جگہ پر اکٹھی ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ اس موضوع پر آپ امین احسن اصلاحی صاحب کی "مبادی تدبر قرآن" کا مطالعہ کر لیجیے۔

سورہ یونس جس آیت کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہاں ایک بالکل ہی مختلف بات زیر بحث ہے۔ پورا سیاق و سباق یہ ہے:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (62) الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (63) لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (64)

"یاد رکھو کہ اللہ کے دوستوں کے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور متقی رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ وہی بڑی کامیابی ہے۔"

ان آیات میں قرآن مجید کی عمومی آیات کی بات نہیں ہے بلکہ اس بات کا ذکر ہے جو اللہ کے نیک بندوں کے انجام سے متعلق ہے۔ اس معاملے میں واقعی اللہ کے طے شدہ فیصلے میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔ (غلط Wrong)

http://www.mubashirnazir.org

کیا مرتد کی سزا قتل ہے فیصلہ قران کا چلے گا ملاوں کا نہیں لوگو اللہ نے عقل دی ہے اس کا استعمال کرو۔

http://www.youtube.com/user/IneeMaakaYaMasroor

پروردگار کی کتاب جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا (18:27)

اور اپنے پروردگار کی کتاب جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور اس کے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ بھی نہیں پاؤ گے (18:27)

And recite (and teach) what has been revealed to thee of the Book of thy Lord: none can change His Words, and none wilt thou find as a refuge other than Him. (18:27)

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (6:115)

اور تمہارے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف میں پوری ہیں اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا جانتا ہے (6:115)

The word of thy Lord doth find its fulfilment in truth and in justice: None can change His words: for He is the one who heareth and knoweth all.(6:115)

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ (6:34)

اور تم سے پہلے کبھی پیغمبر جھٹلائے جاتے رہے تو وہ تکذیب اور ایذا پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد پہنچتی رہی اور خدا کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔ اور تم کو پیغمبروں (کے احوال) کی خبریں پہنچ چکی ہیں (تو تم بھی صبر سے کام لو) (6:34)

Rejected were the messengers before thee: with patience and constancy they bore their rejection and their wrongs, until Our aid did reach them: there is none that can alter the words (and decrees) of Allah. Already hast thou received some account of those messengers.(6:34)

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا (33:62)

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے۔ اور تم خدا کی عادت میں تغیر وتبدل نہ پاؤ گے (33:62)

)Such was) the practice (approved) of Allah among those who lived aforetime: No change wilt thou find in the practice (approved) of Allah.(33:62)

سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا (48:23)

(یہی) خدا کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور تم خدا کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے (48:23)

Such has been) the practice (approved) of Allah already in the past: no change) (48:23) wilt thou find in the practice (approved) of Allah.

اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا (35:43)

یعنی (انہوں نے) ملک میں غرور کرنا اور بری چال چلنا (اختیار کیا) اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ یہ اگلے لوگوں کی روش کے سوا اور کسی چیز کے منتظر نہیں۔ سو تم خدا کی عادت میں ہرگز تبدل نہ پاؤ گے۔ اور خدا کے طریقے میں کبھی تغیر نہ دیکھو گے (35:43)

On account of their arrogance in the land and their plotting of Evil, but the plotting of Evil will hem in only the authors thereof. Now are they but looking for the way the ancients were dealt with? But no change wilt thou find in Allah's way (of dealing): no turning off wilt thou find in Allah's way (of dealing). (35:43)

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (30:30)

تو تم ایک طرف کے ہوکر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (30:30)

So set thou thy face steadily and truly to the Faith: (establish) Allah's handiwork according to the pattern on which He has made mankind: no change (let there be) in the work (wrought) by Allah: that is the standard Religion: but most among mankind understand not.(30:30)

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں۔

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا (4:46)

اور یہ جو یہودی ہیں ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور نہیں مانا اور سنیئے نہ سنوائے جاؤ اور زبان کو مروڑ کر اور دین میں طعن کی راہ سے (تم سے گفتگو) کے وقت راعنا کہتے ہیں اور اگر (یوں) کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور (صرف) اسمع اور (راعنا کی جگہ) انظرنا (کہتے) تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور بات بھی بہت درست ہوتی لیکن خدا نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے تو یہ کچھ تھوڑے ہی ایمان لاتے ہیں (4:46)

Of the Jews there are those who displace words from their (right) places, and say: "We hear and we disobey"; and "Hear what is not Heard"; and "Ra'ina"; with a twist of their tongues and a slander to Faith. If only they had said: "What hear and we obey"; and "Do hear"; and "Do look at us"; it would have been better for them, and more proper; but Allah hath cursed them for their Unbelief; and but few of them will believe.(4:46)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (5:13)

تو ان لوگوں کے عہد توڑ دینے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا یہ لوگ کلمات (کتاب) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی ان کا بھی ایک حصہ فراموش کر بیٹھے اور تھوڑے آدمیوں کے سوا ہمیشہ تم ان کی (ایک نہ ایک) خیانت کی خبر پاتے رہتے ہو تو ان کی خطائیں معاف کردو اور (ان سے) درگزر کرو کہ خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (5:13)

But because of their breach of their covenant, We cursed them, and made their hearts grow hard; they change the words from their (right) places and forget a good part of the message that was sent them, nor wilt thou cease to find them- barring a few - ever bent on (new) deceits: but forgive them, and overlook (their misdeeds): for Allah loveth those who are kind.(5:13)

سلطنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
در
مملکتِ کبریا جل وعلا
حکیم الامت شیخ التفسیر مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور

یعنی مجھ کو دنیا کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام وہ کنجیاں چتکبرے گھوڑے پر میرے پاس لائے۔

ابو نعیم نے بہ روایت ابن عباس حضرت آمنہ خاتون سے روایت کی۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب حضور علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ نے سجدہ فرمایا پھر ایک سفید ابر نے حضور کو مجھ سے لیکر غائب کر دیا پھر کچھ دیر بعد آپ ظاہر ہوئے تو دیکھتی ہوں کہ حضور کے مبارک ہاتھ میں کنجیاں ہیں اور کوئی کہہ رہا ہے کہ نعمتمندی اور نبوت کی کنجیوں پر حضور نے قبضہ فرمالیا پھر دوسرا بادل آیا اور اس نے بھی حضور کو مجھ سے غائب کر دیا۔ پھر جو ظاہر ہوئے تو کوئی کہنے والا بولا بخ بخ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا لَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِنْ اَهْلِهَا اِلَّا دَخَلَ فِىْ قَبْضَتِهٖ یعنی خوب خوب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا پر قبضہ فرمالیا دنیا کی کوئی مخلوق ایسی نہ بچی جو حضور کے قبضے میں نہ آ گئی ہو۔

اس روایت کی تردید بخاری کی اس روایت سے ہوتی ہے جو ہم بحوالہ مشکوٰۃ اس فصل کے شروع میں بیان کر چکے۔ نیز آیت اِنَّا فَتَحْنَا بھی اس کی تائید کر رہی ہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ ساری خلقت الٰہی میں حضور کی بادشاہی ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن ایمان والوں کے لئے اتنی ہی کافی ہے۔

ان احادیث میں تو حضور علیہ السلام کی سلطنت دنیا کی چیزوں پہ ہوئی اب وہ احادیث سُنیئے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ اللہ علیہ وسلم احکام کے مالک ہیں جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمائیں حرام اور جس کے لئے جو چاہیں قرآنی احکام کو بدل دیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۴) مشکوٰۃ شریف کتاب الحج کے شروع میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ اے لوگو تم پر حج کرنا فرض ہے لہٰذا حج کیا کرو۔ کسی نے دریافت کیا۔ رسول اللہ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ فرمایا کہ اگر ہم ابھی "ہاں" فرما دیتے تو ہر

مرتد (عبداللہ بن سعد بن ابی سرح) کی سفارش (حضرت عثمان بن عفان)سے جان بخشی اور بیعت

اے اللہ کے نبی عبداللہ سے بیعت لے لیجئے

35 - سزاؤں کا بیان: (135)

مرتدین کا حکم

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 953 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَأَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَائَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِکَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا کَانَ فِيکُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي کَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِکَ أَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِکَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَکُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 953 حدیث مرفوع مکررات 3

عثمان بن ابوشیبہ، احمد بن فضل، اسباط بن نصر، زعم سدی، حضرت مصعب رضی اللہ تعالی عنہ بن سعد اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، حضرت عثمان بن عفان کے پاس چھپ کر بیٹھ گئے وہ انہیں لے کر آئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑا کر دیا اور فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ کو بیعت کر لیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ان کی طرف تین مرتبہ دیکھا اور ہر مرتبہ انکار کیا پھر تین مرتبہ کے بعد ان کو بیعت کر لیا پھر اپنے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم میں کوئی رجل رشید نہیں تھا کہ جو اس کی طرف کھڑا ہو کر اسے قتل کر دیتا۔ جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو بیعت کرنے سے ہاتھ روک لیا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نہیں معلوم تھا کہ آپ کے دل میں کیا ہے آپ نے اپنی آنکھ سے ہماری طرف اشارہ کیوں نہیں فرمایا؟ فرمایا کہ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ آنکھوں کی خیانت کرے۔

Prescribed Punishments (Kitab Al-Hudud)

Dawud :: Book 38 : Hadith 4346

Narrated Sa'd ibn AbuWaqqas:

On the day of the conquest of Mecca, Abdullah ibn Sa'd ibn AbuSarh hid himself with Uthman ibn Affan.

He brought him and made him stand before the Prophet (peace_be_upon_him), and said: Accept the allegiance of Abdullah, Apostle of Allah! He raised his head and looked at him three times, refusing him each time, but accepted his allegiance after the third time.

Then turning to his companions, he said: Was not there a wise man among you who would stand up to him when he saw that I had withheld my hand from accepting his allegiance, and kill him?

They said: We did not know what you had in your heart, Apostle of Allah! Why did you not give us a signal with your eye?

He said: It is not advisable for a Prophet to play deceptive tricks with the eyes.

12 - جہاد کا بیان: (309)

قیدیوں کو اسلام پیش کیے بغیر قتل کر ڈالنا

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 910 حدیث مرفوع مکررات 4

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ اللَّهِ أَخَا عُثْمَانَ مِنْ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَخَا عُثْمَانَ لِأُمِّهِ وَضَرَبَهُ عُثْمَانُ الْحَدَّ إِذْ شَرِبَ الْخَمْرَ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 910 حدیث مرفوع مکررات 4

عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن مفضل، اسباط بن نصر، سدی، مصعب بن سعد، حضرت سعد سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیا مگر چار مردوں اور عورتوں کو اس سے مستثنی رکھا۔ راوی نے ان کے نام ذکر کیے جن میں ابن سرح کا نام بھی تھا پس ابن سرح تو عثمان بن عفان کے پاس چھپ رہے (یہ حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے) جب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت

کے لئے بلایا تو حضرت عثمان نے بن سرح کو آپ کے سامنے لا کھڑا کیا اور بولے اے اللہ کے نبی عبداللہ سے بیعت لے لیجئے آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور بیعت نہ کی اور تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا تین مرتبہ انکار کرنے کے بعد آپ نے بیعت لی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں کوئی بھی اتنا سمجھدار نہ تھا کہ جب میں نے اس کی بیعت لینے سے ہاتھ کھینچ لیا اور بیعت نہ کی تو اس کو قتل کر ڈالتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نہیں سمجھ پائے کہ آپ کے دل میں کیا ہے اگر آپ آنکھ سے بھی اشارہ کر دیتے تو ہم اس کو قتل کر ڈالتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کے لئے آنکھوں کی خیانت جائز نہیں (یعنی نبی کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ چپکے چپکے آنکھوں سے اشارے کنائے کرے)

ابوداد کہتے ہیں کہ ابن سرح حضرت عثمان کا رضاعی بھائی تھا اور ولید بن عقبہ ان کا اخیافی بھائی تھا اس نے شراب پی تو حضرت عثمان نے اس پر حد جاری فرمائی۔

Jihad (Kitab Al-Jihad)

Dawud :: Book 14 : Hadith 2677

Narrated Sa'd:

On the day when Mecca was conquered, the Apostle of Allah (peace_be_upon_him) gave protection to the People except four men and two women and he named them. Ibn AbuSarh was one of them.

He then narrated the tradition. He said: Ibn AbuSarh hid himself with Uthman ibn Affan. When the Apostle of Allah (peace_be_upon_him) called the people to take the oath of allegiance, he brought him and made him stand before the Apostle of Allah (peace_be_upon_him). He said: Apostle of Allah, receive the oath of allegiance from him. He raised his head and looked at him thrice, denying him every time. After the third time he received his oath. He then turned to his Companions and said: Is not there any intelligent man among you who would stand to this (man) when he saw me desisting from receiving the oath of allegiance, and kill him? They replied: We do not know, Apostle of Allah, what lies in your heart; did you not give us an hint with your eye? He said: It is not proper for a Prophet to have a treacherous eye.

12 - جہاد کا بیان: (309)

قیدیوں کو اسلام پیش کیے بغیر قتل کر ڈالنا

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 911 حدیث مرفوع مکررات 4

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَمَّاهُمْ قَالَ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمَقِيسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأُفْلِتَتْ الْأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أَفْهَمْ إِسْنَادَهُ مِنْ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا أُحِبُّ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 911　　حدیث مرفوع　　مکررات 4

محمد بن علاء، زید بن خباب، عمرو بن عثمان بن عبدالرحمن، حضرت سعید بن یربوع مخزومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تین ایسے شخص ہیں جن کو میں امان نہیں دیتا نہ حل میں اور نہ حرم میں اس کے بعد آپ نے ان تینوں افراد کے نام لئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان تین میں مقیس بن ضباعی کی دو باندیاں بھی تھیں (یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلام پڑھا کرتی تھیں) ان میں سے ایک قتل کی گئی اور ایک بھاگ گئی اور بعد میں مسلمان ہو گئی۔ ابوداد کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں ابن العلاء سے اچھی طرح نہیں سمجھ سکا۔

Jihad (Kitab Al-Jihad)

Dawud :: Book 14 : Hadith 2678

Narrated Sa'id ibn Yarbu' al-Makhzumi:

The Prophet (peace_be_upon_him) said: on the day of the conquest of Mecca: There are four persons whom I shall not give protection in the sacred and non-sacred territory. He then named them. There were two singing girls of al-Maqis; one of them was killed and the other escaped and embraced Islam.

37 - جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ: (167)

مرتد سے متعلق احادیث

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 369　　حدیث مرفوع　　مکررات 3

أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَأَمَّا مَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ أَخْلِصُوا فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِي مِنْ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ لَا يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا فَجَاءَ فَأَسْلَمَ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 369　　حدیث مرفوع　　مکررات 3

قاسم بن زکریا بن دینار، احمد بن مفضل، اسباط، زعم سدی، مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیا (یعنی پناہ دی) لیکن چار مردوں اور عورتوں سے متعلق فرمایا یہ لوگ جس جگہ ملے ان کو قتل کر دیا جائے اگر یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہوں (مراد یہ ہے کہ چاہے جیسی بھی عبادت میں مشغول ہوں) وہ چار لوگ یہ تھے عکرمہ بن ابو جہل عبداللہ بن خطل مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔ تو عبداللہ بن خطل خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ملا تو اس کو قتل کرنے کے واسطے دو شخص آگے بڑھے ایک تو حضرت سعد بن حریث اور دوسرے حضرت عمار بن یاسر لیکن حضرت سعد حضرت عمار سے زیادہ جوان تھے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا آگے بڑھ کر اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا تو اس کو لوگوں نے وہاں پر ہی قتل کر دیا اور ابو جہل کا لڑکا عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا تو وہاں پر طوفان آ گیا اور وہ اس طوفان میں گھر گیا تو کشتی والوں نے اس سے کہا کہ اب تم سب صرف خداوند قدوس کو پکارو اس لیے کہ تم لوگوں کے معبود اس جگہ کچھ نہیں کر سکتے (یعنی سب بے بس اور مجبور محض ہیں) اس پر عکرمہ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر دریا میں اس کے علاوہ کوئی مجھ کو نہیں بچا سکتا۔ اے میرے پروردگار میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس مصیبت سے کہ میں جس میں پھنس گیا ہوں تو مجھ کو بچا لے گا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ رکھوں گا (یعنی جا کر ان سے بیعت ہو جاؤں گا) اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر بخشش کرنے والا مہربان پاؤں گا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان کے پاس جا کر چھپ گیا اور جس وقت اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلایا بیعت فرمانے کے لیے تو حضرت عثمان نے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لا کھڑا کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت کر لیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کی جانب تین مرتبہ دیکھا تو گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک مرتبہ اس کو بیعت فرمانے سے انکار فرما دیا تین مرتبہ کے بعد پھر آخر کار اس کو بیعت کر لیا اس کے بعد حضرات صحابہ کرام کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے میں سے کوئی ایک شخص بھی سمجھ دار نہیں تھا کہ جو اٹھ کھڑا ہو تو اس کی جانب جس وقت مجھ کو دیکھتا کہ میں اس کو بیعت کرنے سے ہاتھ روک رہا ہوں تو اسی وقت عبداللہ کو قتل کر ڈالتا۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک کی بات کا کس طریقہ سے علم ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھ سے کس وجہ سے اشارہ نہیں فرمایا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نبی کی یہ شان نہیں ہے (یعنی نبی کے واسطے یہ مناسب نہیں ہے) کہ وہ آنکھ مچولی کرے۔

یہ آیت کریمہ منسوخ ہو گئی

37 - جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ : (167)

مرتد کی توبہ اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے سے متعلق

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 371 حدیث مرفوع مکررات 2

أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي سُورَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ إِلَى قَوْلِهِ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الَّذِي كَانَ عَلَى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 371 حدیث مرفوع مکررات 2

زکریا بن یحیی، اسحاق بن ابراہیم، علی بن حسین بن واقد، وہ اپنے والد سے، یزید نحوی، عکرمة، ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی سورہ نحل میں جو آیت کریمہ ہے (مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ إِلَى قَوْلِهِ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ) یعنی جس کسی نے ایمان قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا تو اس پر خداوند قدوس کا غصہ ہے اور اس کے واسطے بڑا عذاب ہے **یہ آیت کریمہ منسوخ ہو گئی** اور اس آیت کریمہ کے حکم سے کچھ لوگ مستثنی کر لیے گئے جن کو کہ بعد والی آیت کریمہ (إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ) میں بیان فرمایا گیا یعنی پھر جو لوگ ہجرت کر کے آئے فتنہ میں مبتلا ہونے کے بعد اور ان لوگوں نے جہاد کیا اور صبر اختیار کیا تو تمہارا پروردگار بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے یہ آیت کریمہ عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ ملک مصر میں تھا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب تھا پھر اس کو شیطان نے ورغلایا اور وہ مشرکین میں شامل ہو گیا جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا (اس کے مرتد ہونے کی وجہ سے) پھر حضرت عثمان نے اس کے واسطے پناہ کی درخواست فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پناہ دیدی۔

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (16:106)

جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کے ساتھ کفر کرے وہ نہیں جو (کفر پر زبردستی) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔ بلکہ وہ جو (دل سے اور) دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہے۔ اور ان کو بڑا سخت عذاب ہوگا (16:106)

Any one who, after accepting faith in Allah, utters Unbelief,- except

under compulsion, his heart remaining firm in Faith - but such as open their breast to Unbelief, on them is Wrath from Allah, and theirs will be a dreadful Penalty.(16:106)

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنۢ بَعۡدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوٓا إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعۡدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (16:110)

پھر جن لوگوں نے ایذائیں اٹھانے کے بعد ترک وطن کیا۔ پھر جہاد کئے اور ثابت قدم رہے تمہارا پروردگار ان کو بےشک ان (آزمائشوں) کے بعد بخشنے والا (اوران پر) رحمت کرنے والا ہے (16:110)

But verily thy Lord,- to those who leave their homes after trials and persecutions,- and who thereafter strive and fight for the faith and patiently persevere,- Thy Lord, after all this is oft-forgiving, Most Merciful.(16:110)

عبداللہ ابن ابی سرح یا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح

190 - حضرت عثمان کے مناقب کا بیان: (13)

" خلافت کی پیشین گوئی اور منصب خلافت سے دستبردار ہونے کی ہدایت:

مشکوۃ شریف: جلد پنجم: حدیث نمبر 656 مکررات 0

وعن عائشة أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: " یا عثمان إنه لعل اللہ یقمصک قمیصا فإن أرادوک علی خلعه فلا تخلعه لھم " . رواہ الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي في الحدیث قصة طویلة

مشکوۃ شریف: جلد پنجم: حدیث نمبر 656 مکررات 0

اور ام المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عثمان سے) فرمایا کہ اے عثمان ! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ تمہیں ایک کرتہ (یعنی خلعت خلافت) پہنادے۔ پس اگر تمہارے لوگ اس کرتہ کو اتروانا چاہیں اور تمہیں اس پر مجبور کریں تو ان کی وجہ سے اس کرتہ کو (ہر گز) نہ اتارنا، اس روایت کو ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے اس حدیث کے ضمن میں ایک طویل (دردناک) داستان ہے۔"

تشریح:

اگر لوگ" اس حدیث کا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگ تمہاری خلافت وحکومت کے تئیں باغیانہ اور معاندانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے تم سے مطالبہ کریں کہ منصب خلافت چھوڑ دو تو ان لوگوں کے کہنے میں ہر گز نہ آنا اور محض ان کے مفسدانہ مطالبہ پر خلافت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ سے نہ جانے دینا کیونکہ وہ لوگ باطل پر ہوں گے، اور تم حق وراستی پر ہو گے، ان کا مقصد تمہاری خلافت کا خاتمہ کر کے ملت اسلامیہ میں افتراق وانتشار پھیلانا ہو گا، جب کہ تمہاری خلافت حق وصداقت کی سربلندی اور ملت کی شیرازہ بندی کی علامت ہو گی پس یہی وہ حدیث تھی جس نے حضرت عثمان کو خلافت کے باغیوں اور مفسدوں کے آگے گھٹنے ٹیکنے سے باز رکھا۔ انہوں نے ان ظالموں کے محاصرہ میں جام شہادت نوش کرنے کو ترجیح دی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہزار اصرار اور ہزار مطالبوں کے باوجود منصب خلافت سے دستبرداری اختیار نہیں کی۔'

" ایک طویل داستان ہے" ان الفاظ کے ذریعہ ترمذی نے ان پر فتن حادثات وواقعات کی طرف اشارہ کیا ہے جو حضرت عثمان کی خلافت کے آخری زمانے میں پیش آئے تھے اور جن سے اسلام کی شوکت اور مسلمانوں کا شیرازہ بندی کو بڑا نقصان پہنچا، مصر میں حضرت عثمان کے مقرر کردہ گورنر (عبداللہ ابن ابی سرح) کے خلاف مصریوں کا شکایت لے کر حضرت عثمان کے پاس آنا، مصریوں کی شکایت اور...... صحابہ کے مشورہ پر حضرت عثمان کا عبداللہ ابن سرح کو معزول کر دینا اور محمد ابن ابی بکر کو نیا گورنر مقرر کر کے مصر روانہ کرنا، مروان کی سازش اور جعلسازی کے نتیجہ میں محمد ابن ابی بکر کا مصر نہ پہنچنا اور اثناء راہ سے واپس آجانا، اس کے نتیجہ میں مصریوں اور ان کے ہمنواؤں کا مشتعل ہو کر حضرت عثمان کے مکان کا محاصرہ کرنا اور پھر ان کے ہاتھوں حضرت عثمان کا مظلومانہ طور پر شہید ہو جانا، وہ المناک اور لرزہ خیز واقعات ہیں جن پر وہ " درد" ناک طویل داستان" مشتمل ہے اور جو دراصل اسلام اور ملت اسلامیہ کی تاریخ میں فتنہ وفساد کی ابتداء مانے جاتے ہیں ان کی تفصیل تاریخ کی کتابوں میں دیکھی

جا سکتی ہے۔

جناب رسول اللہ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں

کتاب حدیث سنن ابوداؤد

کتاب جہاد کا بیان

باب مشرکین سے کس بات پر جنگ کی جائے؟

حدیث نمبر 2620

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

مسدد، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پس جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مالوں کو بچا لیا مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔

کتاب حدیث صحیح مسلم

کتاب ایمان کا بیان

باب ایسے لوگوں سے قتال کا حکم یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں

حدیث نمبر 32

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنْ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، عتبہ بن مسعود، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وفات پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور اہل عرب میں سے جنہیں کافر ہونا تھا وہ کافر ہو گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف اعلان جنگ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جنگ کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم اس وقت تک ہوا ہے کہ وہ لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کے قائل ہو جائیں پس جو شخص لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کا قائل ہو جائے گا وہ مجھ سے اپنا جان ومال بچالے گا ہاں حق پر ضرور اس کے جان ومال سے تعرض کیا جائے گا باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں ضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوۃ کی فرضیت میں فرق جانتا ہے کیونکہ جس طرح نماز جسم کا حق ہے اسی طرح زکوۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر وہ لوگ ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دیا کرتے تھے اور مجھے نہ دیں گے تو میں ضرور ان سے جنگ کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ مرتدوں سے جنگ کرنے کے لئے کشادہ کر دیا ہے تو میں بھی سمجھ گیا کہ یہی بات حق ہے۔

The Book of Faith (Kitab Al-Iman)

Muslim :: Book 1 : Hadith 29

It is narrated on the authority of Abu Huraira that when the Messenger of Allah (may peace be upon him) breathed his last and Abu Bakr was appointed as his successor (Caliph), those amongst the Arabs who wanted to become apostates became apostates. 'Umar b. Khattab said to Abu Bakr: Why would you fight against the people, when the Messenger of Allah declared: I have been directed to fight against people so long as they do not say: There is no god but Allah, and he who professed it was granted full protection of his property and life on my behalf except for a right? His (other) affairs rest with Allah. Upon this Abu Bakr said: By Allah, I would definitely fight against him who severed prayer from Zakat, for it is the obligation upon the rich. By Allah, I would fight against them even to secure the cord (used for hobbling the feet of a camel) which they used to give to the Messenger of Allah (as zakat) but now they have withheld it. Umar b. Khattab remarked: By Allah, I found nothing but the fact that Allah had opened the heart of Abu Bakr for (perceiving the justification of) fighting (against those who refused to pay Zakat) and I fully recognized that the (stand of Abu Bakr) was right.

کتاب صحیح بخاری جلد 1 حدیث نمبر 1316 مکررات 35 ریکارڈ 1/36 ریکاڈ نمبر 1111316

ابوالیمان حکم بن نافع، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے بعض قبیلہ کافر ہوگئے، تو عمر نے کہا کہ آپ لوگوں سے کس طرح جنگ کریں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کہیں جس نے لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنا جان ومال بچالیا مگر کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے، ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ میں اس شخص سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق ڈالی زکوۃ تو مال کا حق ہے بخدا اگر انہوں نے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتے تھے تو اس کے نہ دینے سے میں ان سے جنگ کروں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 1 حدیث نمبر 1370 مکررات 35 ریکارڈ 2/36 ریکاڈ نمبر 1111370

ابوالیمان، شعیب، زہری، لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ اگر انہوں نے بکری کا بچہ بھی روکا، جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان کے روکنے پر جہاد کروں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے خیال میں اس ارادہ کی جنگ کی وجہ اس کے سوا کوئی بات نہ تھی کہ اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جنگ کے لئے کھول دیا تھا تو میں سمجھا کہ حق یہی ہے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 204 مکررات 35 ریکارڈ 3/36 ریکاڈ نمبر 1120204

ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں لوگوں سے جہاد کروں، یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہدیں۔ پس جو شخص لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے گا، اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جائے گا۔ حق کے بدلے اور اس کا حساب و کتاب خدا کے ذمہ ہے، اس مضمون کو حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1815 مکررات 35 ریکارڈ 4/36 ریکاڈ نمبر 1131815

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابو بکر آپ کس طرح لوگوں سے جہاد کریں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں جس نے یہ کہا اس نے مجھ سے اپنی جان ومال کو بچا لیا، مگر اس کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بخدا میں اس سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا، کہ زکوۃ مال کا حق ہے، بخدا اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں انسے اس نہ دینے پر جہاد کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ ابو بکر جو کہہ رہے ہیں وہ صرف اس وجہ سے کہ اللہ نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ جہاد کیلئے کھول دیا ہے، چنانچہ میں نے جان لیا کہ وہ حق پر تھے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 2144 مکررات 35 ریکارڈ 5/36 ریکاڈ نمبر 1132144

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور عرب کے چند لوگوں کو کافر ہونا تھا، ہوگئے، تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ لوگ جہاد کس طرح کریں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جنگ کروں، یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنے مال اور اپنی جان کو بجز اس کے حق کے بچا لیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں جنگ کروں گا اس شخص سے جس نے نماز اور زکوۃ میں تفریق کی اسلئے کہ زکوۃ کا مال کا حق ہے، خدا کی قسم اگر ان لوگوں نے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دیا کرتے تھے، تو میں اس کے نہ دینے والوں سے جنگ کروں گا، حضرت عمر کا بیان ہے کہ میں نے یہی خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ جنگ کے لئے کھول دیا میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے، ابن بکیر اور عبداللہ نے لیث، (عقال کی بجائے) عناق کا لفظ روایت کیا ہے، اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

کتاب صحیح مسلم   جلد 1   حدیث نمبر 127   مکررات 35   ریکارڈ 6/36   ریکاڈ نمبر 1210127

قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، عتبہ بن مسعود، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وفات پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور اہل عرب میں سے جنہیں کافر ہونا تھا وہ کافر ہوگئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف اعلان جنگ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جنگ کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم اس وقت تک ہوا ہے کہ وہ لَاإِلٰہَ إِلَّا اللہ کے قائل ہو جائیں پس جو شخص لَاإِلٰہَ إِلَّا اللہ کا قائل ہو جائے گا وہ مجھ سے اپنا جان و مال بچا لے گا ہاں حق پر ضرور اس کے جان و مال سے تعرض کیا جائے گا باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں ضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوۃ کی فرضیت میں فرق جانتا ہے کیونکہ جس طرح نماز جسم کا حق ہے اسی طرح زکوۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر وہ لوگ ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دیا کرتے تھے اور مجھے نہ دیں گے تو میں ضرور ان سے جنگ کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ مرتدوں سے جنگ کرنے کے لئے کشادہ کر دیا ہے تو میں بھی سمجھ گیا کہ یہی بات حق ہے۔

کتاب صحیح مسلم   جلد 1   حدیث نمبر 128   مکررات 35   ریکارڈ 7/36   ریکاڈ نمبر 1210128

ابوطاہر، حرملہ بن یحیی، احمد بن عیسی، احمد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے یہاں تک کہ لَاإِلٰہَ إِلَّا اللہ کے قائل ہو جائیں جو شخص لَاإِلٰہَ إِلَّا اللہ کا قائل ہو جائے وہ مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کرے گا لیکن حق پر اس کے جان و مال سے تعرض کیا جائے گا باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

کتاب صحیح مسلم   جلد 1   حدیث نمبر 129   مکررات 35   ریکارڈ 8/36   ریکاڈ نمبر 1210129

احمد بن عبدہ الضبی، عبدالعزیز(دراوردی) علاء، ح، امیہ بن بسطام یزید بن زریع، روح، علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب، اپنے والد سے، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم اس وقت تک ہے کہ وہ لَاالٰہ اِلَّا اللہ کی گواہی دینے لگیں اور میرے ان تمام احکام پر ایمان لے آئیں جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لایا ہوں اگر وہ ایسا کرلیں تو مجھ سے اپنی جان ومال محفوظ کرلیں گے ہاں حق پر ان کی جان ومال سے تعرض کیا جائے گا باقی ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 130 مکررات 35 ریکارڈ 9/36 ریکاڈ نمبر 1210130

ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابی سفیان، جابر، ابوصالح، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں باقی حدیث اسی طرح ہے جو گزر چکی ہے صرف الفاظ کا فرق ہے باقی مفہوم یہی ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 131 مکررات 35 ریکارڈ 10/36 ریکاڈ نمبر 1210131

ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ح، محمد بن مثنی، عبدالرحمن یعنی ابن مہدی، سفیان، ابی الزبیر، جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم ہے کہ وہ لَاالٰہ اِلَّا اللہ کے قائل ہوجائیں اگر وہ لَاالٰہ اِلَّا اللہ کے قائل ہوجائیں گے تو ان کی جان کا مال مجھ سے بچ جائے گا ہاں حق پر جان ومال سے تعرض کیا جائے گا باقی ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نصیحت کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 1 حدیث نمبر 1543 مکررات 35 ریکارڈ 11/36 ریکاڈ نمبر 1311543

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور عرب کے کچھ لوگوں نے اسلام سے روگردانی کی تو (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کرتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک وہ یہ شہادت نہ دیدیں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں جس نے یہ شہادت دیدی اس نے مجھ سے اپنے جان ومال کو بچالیا الا یہ کہ اسلام کا حق اسکا خون چاہتا ہو اور اسکا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہوگا (یہ سن کر) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور جنگ کروں گا جنہوں نے نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق کردی، حالانکہ زکوۃ مال کا حق ہے بخدا اگر ان لوگوں نے مجھ سے اونٹ کی ایک رسی بھی جسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے روکی تو میں ان سے جنگ کروں گا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد جلد ہی مجھے محسوس ہوا کہ اللہ نے جنگ کے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ وہ (اپنے فیصلہ میں) حق بجانب ہیں ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ معمر المثنی نے کہا ہے کہ عقال ایک سال کا صدقہ ہے اور عقالان دو سال کا صدقہ۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسکو رباح بن زید نے بطریق معمر، زہری سے اسکی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اسمیں عقالاً ہے اور اسکو ابن وہب نے یونس سے روایت کرتے ہوئے عناقاً کہا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ شعیب بن ابی حمزہ، معمر اور زبیدی نے زہری سے

اس حدیث میں کہا ہے کہ اگر بکری کا ایک بچہ بھی نہ دیں گے (تب بھی میں ان سے جنگ کروں گا) اور عنبہ نے بواسطہ یونس زہری سے اس حدیث میں لفظ عناقاً ذکر کیا ہے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 1 حدیث نمبر 1544 مکررات 35 ریکارڈ 12/36 ریکاڈ نمبر 1311544

ابن سرح، سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام کا حق زکوۃ ہے اور لفظ عقلاً استعمال کیا

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 868 مکررات 35 ریکارڈ 13/36 ریکاڈ نمبر 1320868

مسدد، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پس جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مالوں کو بچالیا مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 354 مکررات 35 ریکارڈ 14/36 ریکاڈ نمبر 1420354

قتیبہ، لیث، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر فرمائے گئے تو **حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے یعنی ان لوگوں سے کس طرح جہاد کرو گے جو زکوۃ ادا نہیں کرتے حالانکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ کہیں کہ خداوند قدوس کے علاوہ کوئی سچا پروردگار نہیں ہے تو جس شخص نے اس بات کا اقرار کیا تو اس شخص نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کرلیا لیکن کسی کے حق کے عوض** (مراد یہ ہے کہ اگر کسی پر زیادتی کی ہوگی تو اس کے ساتھ تو ویسا ہی سلوک ہوگا) یا اگر کسی کی دولت وغیرہ غصب کی ہوگی تو اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ ہوگا) اس کا حساب خداوند قدوس پر ہے **حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس شخص سے جنگ کروں گا جو کہ نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق کرے گا (یعنی نماز تو پڑھے لیکن زکوۃ ادا نہ کرے اس لئے کہ زکوۃ دراصل دولت میں ایک حق ہے جس طرح سے نماز خداوند قدوس کی طرف سے ایک حق ہے اور فرض ہے اس طرح سے زکوۃ بھی) اور خدا کی قسم اگر ایک بکری کا بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور مجھ کو نہیں دیں گے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا اس کے ادا نہ کرنے پر**۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خداوند قدوس کی قسم ہے کچھ نہیں تھا لیکن مجھ کو اس کا علم ہے کہ خداوند قدوس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے جہاد کے واسطے پھر میں نے یہ جان لیا کہ یہی حق ہے۔

کتاب سنن نسائی　جلد 2　حدیث نمبر 1001　مکررات 35　ریکارڈ 15/36　ریکاڈ نمبر 1421001

یونس بن عبدالاعلی وحارث بن مسکین، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو اس بات کا حکم فرمایا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جس وقت تک وہ لَاإِلَہَ إِلَّا اللہ (کلمہ توحید) نہ کہہ لیں اور جس کسی نے لَاإِلَہَ إِلَّا اللہ کہہ لیا تو اس نے مجھ سے اپنا مال وجان محفوظ کر لیا مگر یہ کہ وہ شخص کسی دوسرے کی حق تلفی کرے اور اس کا حق چھین لے اور اس کے عوض اس سے اس کا مال وجان لیا جائے اور اس شخص کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

کتاب سنن نسائی　جلد 2　حدیث نمبر 1002　مکررات 35　ریکارڈ 16/36　ریکاڈ نمبر 1421002

کثیر بن عبید، محمد بن حرب زبیدی، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا اور اہل عرب میں بعض لوگ مرتد اور دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کس طریقہ سے لڑائی کریں گے؟ **حالانکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لَاإِلَہَ إِلَّا اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان ومال محفوظ کر لیں گے** لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان ومال لی جاسکتی ہے اور اس کا حساب خداوند قدوس کے ذمہ ہے **حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا** اس لیے کہ زکوۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ خداوند قدوس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو جہاد کے واسطے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہو گیا کہ حق یہی ہے۔

کتاب سنن نسائی　جلد 2　حدیث نمبر 1003　مکررات 35　ریکارڈ 17/36　ریکاڈ نمبر 1421003

احمد بن سلیمان، مومل بن فضل، ولید، شعیب بن ابوحمزۃ وسفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کرنے کا پختہ عزم کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ کس طریقہ سے ان لوگوں سے لڑیں گے اس کے بعد گزشتہ حدیث شریف کے مضمون جیسی حدیث نقل کی گئی ہے۔

کتاب سنن نسائی　جلد 2　حدیث نمبر 1004　مکررات 35　ریکارڈ 18/36　ریکاڈ نمبر 1421004

محمد بن بشار، عمرو بن عاصم، عمران ابوعوام قطان، معمر، زہری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور عرب کے لوگ دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ عرب

سے کس طریقہ سے لڑائی کریں گے اور کہنے لگے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی جاری رکھوں جس وقت تک کہ وہ اس بات کی شہادت نہ دیں کہ خداوند قدوس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ کہ میں خداوند قدوس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں پر نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں خداوند قدوس کی قسم اگر ان لوگوں نے مجھ کو ایک بکری کا بچہ بھی دینے سے انکار کر دیا جو کہ یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت میں نے دیکھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے گرامی خداوند قدوس کی جانب سے ہے تو مجھ کو بھی اس بات کا علم ہو گیا کہ یہی حق ہے حضرت امام نسائی نے فرمایا کہ راوی حضرت عمران القطان قویٰ راوی نہیں ہیں اور یہ حدیث خطاء ہے جب کہ پہلی حدیث شریف صحیح حدیث ہے (جس کا نمبر 3095 ہے) اور جس کو حضرت زہری نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 1005 مکررات 35 ریکارڈ 19/36 ریکاڈ نمبر 1421005

ہارون بن سعید، خالد بن نزار، قاسم بن مبرور، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بھی بالکل حدیث 3095 جیسی منقول ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 1006 مکررات 35 ریکارڈ 20/36 ریکاڈ نمبر 1421006

احمد بن محمد بن مغیرہ، عثمان بن سعید، شعیب، زہری، عبید اللہ، کثیر بن عبید، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 1007 مکررات 35 ریکارڈ 21/36 ریکاڈ نمبر 1421007

احمد بن محمد بن مغیرۃ، عثمان، شعیب، زہری، عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر، وہ اپنے والد سے، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں اس وقت تک جہاد لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لوگ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نہ کہہ دیں اور جو شخص یہ کلمہ کہے گا وہ مجھ سے اپنا مال و جان کو محفوظ کرے گا مگر یہ کہ کسی دوسرے کی حق تلفی کی وجہ سے اور اس کا حساب خداند قدوس کے ذمہ ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 271 مکررات 35 ریکارڈ 22/36 ریکاڈ نمبر 1430271

محمد بن بشار، عمرو بن عاصم، عمران، ابو عوام، معمر، زہری، انس بن مالک سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی تو عرب کے بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا اے ابو بکر تم اہل عرب سے کس طریقہ سے جہاد کرو گے؟ (حالانکہ

وہ لوگ کلمہ توحید کے ماننے والے ہیں) حضرت ابو بکر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا جس وقت تک کہ وہ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ خداوند قدوس کے اور میں خداوند قدوس کے بھیجا ہوا ہوں اور نماز ادا کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ **خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ (زکوۃ میں) دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔** یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا جس وقت میں نے حضرت ابو بکر کی (مذکورہ) رائے صاف ستھری (یعنی مضبوط) دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ حق یہی ہے (یعنی اس قدر صفائی اور استقلال حق بات میں ہی ہو سکتا ہے)

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 272 مکررات 35 ریکارڈ 23/36 ریکاڈ نمبر 1430272

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے فرمایا تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا۔ جس وقت تک کہ وہ لَاالٰہَ اِلَّااللہ نہ کہہ لیں پھر میں نے کلمہ توحید لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا (اس کلمے کے کہنے کی وجہ سے) اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے جس طریقہ سے کہ حد یا قصاص میں) **اور اس کا حساب خداوند قدوس کے ذمہ لازم ہے کہ وہ سچے دل سے کہتا ہے یا صرف (زبان سے) حضرت ابو بکر نے فرمایا خدا کی قسم میں تو اس شخص سے جہاد کروں گا کہ جو نماز اور زکوۃ کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کرے** (مثلا نماز ادا کرے اور زکوۃ دے اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے فرائض میں سے کسی ایک فرض کا اگر منکر ہو تو وہ شخص کافر ہے) کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر رسی وہ لوگ (زکوۃ میں) نہیں دیں گے جو کہ وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا رسی جہاد میں نہ دینے کی وجہ سے۔ یہ بات سن کر حضرت عمر نے فرمایا خدا کی قسم کچھ نہیں تھا لیکن خدا تعالی نے حضرت ابو بکر کا سینہ کھول دیا جہاد کرنے کے واسطے پس اس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہی (فیصلہ) حق ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 273 مکررات 35 ریکارڈ 24/36 ریکاڈ نمبر 1430273

زیاد بن ایوب، محمد بن یزید، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کہیں پھر جس وقت یہ کہا تو مجھ سے اپنی جانوں کو اور اپنی دولت کو محفوظ کر لیا کہ کسی حق کی وجہ سے اور حساب ان کا خداوند قدوس کے پاس ہو گا جس وقت اہل عرب دین سے منحرف ہو گئے یعنی مرتد بن گئے تو **حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے فرمایا کیا تم ان لوگوں سے لڑتے ہو اور میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طریقہ سے سنا ہے** وہ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! **میں نماز اور زکوۃ میں کسی قسم کا فرق نہیں کروں گا اور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جو کہ ان دونوں کے درمیان فرق کریں گے۔** پھر حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے یہی فیصلہ اور معاملہ درست پایا تو گویا کہ اس پر اجماع صحابہ ہو گیا۔ حضرت امام نسائی (مصنف کتاب) نے فرمایا یہ روایت قوی نہیں ہے اس لیے اس کو حضرت زہری سے حضرت سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے اور وہ قوی (راوی) نہیں ہیں۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 274 مکررات 35 ریکارڈ 25/36 ریکاڈ نمبر 1430274

حارث بن مسکین، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کلمہ توحید لَااِلٰہَ اِلَّااللہ کا اقرار کر لیں پھر جس شخص نے لَااِلٰہَ اِلَّااللہ کہہ لیا تو اس نے مال وجان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب خداوند قدوس کے پر ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 275 مکررات 35 ریکارڈ 26/36 ریکاڈ نمبر 1430275

احمد بن محمد بن مغیرۃ، عثمان، شعیب، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 276 مکررات 35 ریکارڈ 27/36 ریکاڈ نمبر 1430276

احمد بن محمد بن مغیرۃ، عثمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 277 مکررات 35 ریکارڈ 28/36 ریکاڈ نمبر 1430277

احمد بن سلیمان، مؤمل بن فضل، ولید، شعیب بن ابی حمزہ، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 278 مکررات 35 ریکارڈ 29/36 ریکاڈ نمبر 1430278

محمد بن عبداللہ بن مبارک، ابومعاویہ، احمد بن حرب، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 279 مکررات 35 ریکارڈ 30/36 ریکاڈ نمبر 1430279

اسحاق بن ابراہیم، یعلی بن عبید، اعمش، ابوسفیان، جابر، ابوصالح، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں

لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 280 مکررات 35 ریکارڈ 31/36 ریکاڈ نمبر 1430280

قاسم بن زکریا بن دینار، عبیداللہ بن موسی، شیبان، عاصم، زیاد بن قیس، ابوہریرہ ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں نے جہاد کریں گے یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کہہ لیں۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 500 مکررات 35 ریکارڈ 32/36 ریکاڈ نمبر 1520500

قتیبہ، لیث، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر خلیفہ ہوئے تو عرب میں سے کچھ لوگوں نے دین کا انکار کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا **آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا جب تک یہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نہ کہیں۔ اور جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا ان کی جان ومال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہے۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جو ان کی ان چیزوں کو حلال کر دے۔ پھر ان کا حساب اللہ پر ہے۔** حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق کرے گا۔ بے شک زکوۃ مال کا وظیفہ ہے۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے ایک رسی (مراد اونٹ کی رسی) بھی بطور زکوۃ دینے سے انکار کر دیں گے جو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے۔ تو میں ان سے اس کی عدم ادائیگی پر ان سے جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعیب بن ابی حمزہ اسے زہری سے اسی طرح نقل کرتے ہیں وہ عبیداللہ بن عبداللہ اور وہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن قطان بھی یہ حدیث معمر وہ زہری وہ انس بن مالک اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند سے خطا ہے اس لیے کہ عمران کا معمر سے روایت کرنے میں اختلاف ہے۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث نمبر 71 مکررات 35 ریکارڈ 33/36 ریکاڈ نمبر 1610071

احمد بن الازہر، ابوالنصر، ابوجعفر، یونس، حسن، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث نمبر 72 مکررات 1 ریکارڈ 34/36 ریکاڈ نمبر 1610072

احمد بن ازہر، محمد بن یوسف، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، عبدالرحمن بن غنم، حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور

نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث نمبر 808 مکررات 35 ریکارڈ 35/36 ریکاڈ نمبر 1630808

ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابی صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں جب لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لئے الا یہ کہ کسی کے بدلہ میں ہو (مثلا حد یا قصاص) اوران کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث نمبر 809 مکررات 35 ریکارڈ 36/36 ریکاڈ نمبر 1630809

سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش، ابی سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں جب لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے قائل ہو جائیں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرا لیں گے الا یہ کہ کسی شخص حق کے عوض ہو اوران کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے

سرکش یہودی کعب بن اشرف کے قتل کے بیان میں

34 - جہاد کا بیان: (182)

سرکش یہودی کعب بن اشرف کے قتل کے بیان میں

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 167 حدیث مرفوع مکررات 6 متفق علیہ 5

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ائْذَنْ لِي فَلْأَقُلْ قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 167 حدیث مرفوع مکررات 6 متفق علیہ 5

اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن مسور، زہری، ابن عیینہ، زہری، سفیان، عمر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں کہ میں جو کہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ لے وہ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا اور اپنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک فرضی بیان کیا اور کہا یہ آدمی ہم سے صدقہ وصول کرتا ہے اور ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے جب کعب نے سنا تو اس نے کہا اللہ کی قسم ابھی اور لوگ بھی اس سے تنگ ہوں گے ابن مسلمہ نے کہا اب تو ہم ان کی اتباع کر چکے ہیں اور ہم اسے اس کے معاملہ کا انجام دیکھے بغیر چھوڑنا پسند نہیں کرتے مزید کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ تو مجھے کچھ دے دے کعب نے کہا تم میرے پاس رہن کیا چیز رکھو گے ابن مسلمہ نے کہا جو تم چاہو گے کعب نے کہا تم اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو ابن مسلمہ نے کہا تو تو عرب کا خوبصورت آدمی ہے کیا ہم تیرے پاس اپنی عورتیں رہن رکھیں کعب نے کہا اچھا تم اپنی اولاد گروی رکھ دو ابن مسلمہ نے کہا ہمارے بیٹوں کو گالی دی جائے گی تو کہا جائے گا وہ دو وسق کھجور کے بدلے گروی رکھا گیا ہے البتہ ہم اسلحہ تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں اس نے کہا ٹھیک ہے ابن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس حارث ابی عبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے آئے گا پس یہ لوگ اس کے پاس گئے اور رات کے وقت اسے

بلایا وہ ان کی طرف آنے لگا تو اسے اس کی بیوی نے کہا میں آواز سنتی ہوں گویا کہ وہ خون کی آواز ہے کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاعی بھائی اور ابونائلہ ہے اور معزز آدمی کو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کی طرف بلایا جائے تو اسے بھی قبول کر لیتا ہے محمد رضی اللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ جب وہ آئے گا میں اس کے سر کی طرف اپنے ہاتھ کو بڑھاؤں گا جب میں اسے قبضہ میں لے لوں تو تم حملہ کر دینا پس جب نیچے اترا تو اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی ان حضرات نے کہا ہم آپ سے خوشبو کی مہک محسوس کر رہے ہیں اس نے کہا ہاں میری بیوی فلاں ہے جو عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبو کو پسند کرنے والی ہے ابن مسلمہ نے کہا کیا تو مجھے خوشبو سونگھنے کی اجازت دے گا اس نے کہا سونگھو پھر دوبارہ کہا کیا تو مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت دے گا اس مرتبہ انہوں نے اسکے سر کو قابو میں لیا اور کہا حملہ کر دو پس انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 167 حدیث مرفوع مکررات 6 متفق علیہ 5

It has been narrated on the authority of Jabir that the Messenger of Allah (may peace be upon him) said: Who will kill Ka'b b. Ashraf? He has maligned Allah, the Exalted, and His Messenger. Muhammad b. Maslama said: Messenger of Allah, do you wish that I should kill him? He said: Yes. He said: Permit me to talk (to him in the way I deem fit). He said: Talk (as you like). So, Muhammad b. Maslama came to Ka'b and talked to him, referred to the old friendship between them and said: This man (i. e. the Holy Prophet) has made up his mind to collect charity (from us) and this has put us to a great hardship. When he heard this, Ka'b said: By God, you will be put to more trouble by him. Muhammad b. Maslama said: No doubt, now we have become his followers and we do not like to forsake him until we see what turn his affairs will take. I want that you should give me a loan. He said: What will you mortgage? He said: What do you want? He said: Pledge me your women. He said: You are the most handsome of the Arabs; should we pledge our women to you? He said: Pledge me your children. He said: The son of one of us may abuse us saying that he was pledged for two wasqs of dates, but we can pledge you (our) weapons. He said: All right. Then Muhammad b. Maslama promised that he would come to him with Harith, Abu 'Abs b. Jabr and Abbad b. Bishr. So they came and called upon him at night. He came down to them. Sufyan says that all the narrators except 'Amr have stated that his wife said: I hear a voice which sounds like the voice of murder. He said: It is only Muhammad b. Maslama and his foster-brother, Abu Na'ila. When a gentleman is called at night even it to be pierced with a spear, he should respond to the call. Muhammad said to his companions: As he comes down, I will extend my hands towards his head and when I hold him fast, you should do your job. So when he came down and he was holding his cloak under his arm, they said to him: We sense from you a very fine smell. He said: Yes, I have with me a mistress who is the most scented of the women of Arabia. He said: Allow me to smell (the scent on your head). He said: Yes, you may

smell. So he caught it and smelt. Then he said: Allow me to do so (once again). He then held his head fast and said to his companions: Do your job. And they killed him.

کتاب صحیح بخاری جلد 1 حدیث نمبر 2345 مکررات 6 ریکارڈ 1/6 ریکاڈ نمبر 1112345

علی بن عبداللہ سفیان عمرو جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو کعب بن اشرف کا کام تمام کرے اور اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کیا میں تیار ہوں چنانچہ محمد بن مسلمہ اس کے پاس آئے اور ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض لینے کا خیال ظاہر کیا تو اس نے کہا اپنی بیویوں کو میرے پاس گروی رکھ دو ان لوگوں نے کہا ہم کس طرح اپنی بیویوں کو گروی رکھ سکتے ہیں جب کہ تو عرب میں سب سے زیادہ حسین ہے اس نے کہا اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو ان لوگوں نے کہا ہم کس طرح اپنے بیٹوں کو گروی رکھ سکتے ہیں لوگ ان کو طعنہ دیں گے اور کہیں گے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج کے عوض گروی رکھے گئے یہ ہمارے لیے شرم کی بات ہے لیکن ہم لامہ یعنی اسلحہ تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں چنانچہ اس سے دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے پھر اس کے پاس آئے تو اسے قتل کر دیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (ماجرا) بیان کیا۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 281 مکررات 6 ریکارڈ 2/6 ریکاڈ نمبر 1120281

قتیبہ سفیان عمرو بن دینار حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا ذمہ کون لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ کو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف دی ہے تو محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ جس پر آپ نے فرمایا ہاں جابر نے کہا کہ محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جا کر کہا کہ اس نبی نے ہم کو پریشان کر دیا ہے ہم سے صدقہ مانگتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ خدا کی قسم تم بھی ان کو پریشان کرو اس پر محمد نے کہا کہ ہم تو ان کی پیروی کا اقرار کر چکے ہیں انہیں چھوڑ نہیں سکتے بس ہم تو اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کا انجام کار کیا ہوتا ہے اور وہ اسی طرح اس سے باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ قابو پا کر کعب کو تہ تیغ کر دیا۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 282 مکررات 6 ریکارڈ 3/6 ریکاڈ نمبر 1120282

عبداللہ سفیان عمرو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کے لیے کون ذمہ داری قبول کرتا ہے؟ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے مار ڈالوں فرمایا ہاں! محمد بن مسلمہ نے پھر عرض کیا آپ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس سے کچھ کہوں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے اجازت دی۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1213 مکررات 6 ریکارڈ 4/6 ریکاڈ نمبر 1121213

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کعب بن اشرف یہودی کا کام کون تمام کرتا ہے اس نے اللہ اور رسول کو بہت ستار کھا ہے محمد بن مسلمہ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کام کو انجام دوں آپ نے فرمایا اجازت ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مجھے یہ بھی اجازت دے دیجئے کہ جو مناسب سمجھوں وہ باتیں اس سے کہوں آپ نے اجازت دی غرض محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے تو کہا کہ یہ شخص محمد بن عبداللہ ہم سے زکوۃ مانگتا ہے ہمارے پاس خود نہیں اور یہ ہم کو ستاتا ہے کعب نے کہا ابھی کیا دیکھا ہے بخدا یہ آگے چل کر تم کو بہت ستائے گا محمد بن مسلمہ نے کہا خیر ابھی تو ہم نے اس کی پیروی کر لی ہے فوراً چھوڑنا بھی ٹھیک نہیں دیکھتے ہیں کہ آگے کیا ہوتا ہے اس وقت میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ ایک یا دو وسق کھجوریں ہم کو قرض دے دو سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے ہم کو کئی مرتبہ حدیث سنائی تو اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا جب میں نے یاد دلایا تو کہنے لگے کہ ہاں میرا خیال ہے کہ ہو گا غرض کعب نے کہا قرض مل جائے گا کچھ رہن رکھ دو میں نے کہا کیا رہن رکھ دوں کعب نے کہا کہ اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، محمد بن مسلمہ نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم عورتوں کو کس طرح رہن کر دیں سارے عرب میں تم خوبصورت ہو! اس نے کہا اپنے بیٹے رہن رکھ دو میں نے کہا تمہارے پاس بیٹوں کو کیسے رہن رکھ دیں آئندہ جوان سے لڑے گا وہ طعنہ دے گا کہ تو ایک یا دو وسق میں رہن رکھا گیا ہے اور اس کو ہم برا سمجھتے ہیں البتہ ہم اپنے ہتھیار رکھ سکتے ہیں سفیان نے لفظ لامہ کی تفسیر سلاح یعنی ہتھیار سے ہے محمد بن مسلمہ نے کعب سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور چلے گئے رات کو دوبارہ آئے اور ابو نائلہ کو ساتھ لائے جو کعب کا دودھ شریک بھائی تھا کعب نے ان کو قلعہ میں بلا لیا اور پھر ان کے پاس نیچے آنے لگا اس کی بیوی نے کہا اس وقت کہاں جاتے ہو؟ کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور ابو نائلہ میرا بھائی ہے جو بلاتے ہیں سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کعب کی بیوی نے یہ بھی کہا کہ اس کی آواز سے تو خون کی بو آرہی ہے یا خون ٹپک رہا ہے کعب نے کہا کچھ نہیں میرا بھائی ابو نائلہ اور محمد بن مسلمہ ہیں اور شریف آدمی کو تو رات کے وقت بھی اگر نیزہ مارنے کے بلائیں تو جانا چاہئے اور محمد بن مسلمہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو اور لائے تھے سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو نے ان کا نام لیا تھا؟ انہوں نے کہا بعض کا لیا تھا مگر دوسروں نے ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عبادہ بن بشر لیا تھا عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ اپنے ساتھیوں کو کہنے لگے کہ کعب جب آئے گا تو میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے مضبوط تھام لیا ہے تو تم اپنا کام کر ڈالنا غرض کعب چادر اوڑھے ہوئے اترا اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج تک ایسی خوشبو نہیں دیکھی جو ہوا میں بسی ہوئی ہے عمرو کے علاوہ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ کعب نے جواب میں کہا کہ اس وقت میرے پاس ایسی عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر ہے عمرو کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ نے پوچھا کیا سر سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں محمد بن مسلمہ نے خود بھی سونگھا اور ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر دوبارہ اجازت لے کر سونگھا اور زور سے تھام لیا اور ساتھیوں سے کہا ہاں اس کو لو! انہوں نے فوراً کام تمام کر دیا اور پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر قتل کعب کی خوشخبری سنائی۔

کتاب صحیح مسلم جلد 3 حدیث نمبر 167 مکررات 6 ریکارڈ 5/6 ریکاڈ نمبر 1230167

اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن مسور، زہری، ابن عیینہ، زہری، سفیان، عمر، حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف

پہنچائی ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں کہ میں جو کہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ لے وہ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا اور اپنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک فرضی بیان کیا اور کہا یہ آدمی ہم سے صدقہ وصول کرتا ہے اور ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے جب کعب نے سنا تو اس نے کہا اللہ کی قسم ابھی اور لوگ بھی اس سے تنگ ہوں گے ابن مسلمہ نے کہا اب تو ہم ان کی اتباع کر چکے ہیں اور ہم اسے اس کے معاملہ کا انجام دیکھے بغیر چھوڑنا پسند نہیں کرتے مزید کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ تو مجھے کچھ دے دے کعب نے کہا تم میرے پاس رہن کیا چیز رکھو گے ابن مسلمہ نے کہا جو تم چاہو گے کعب نے کہا تم اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو ابن مسلمہ نے کہا تو تو عرب کا خوبصورت آدمی ہے کیا ہم تیرے پاس اپنی عورتیں رہن رکھیں کعب نے کہا اچھا تم اپنی اولاد گروی رکھ دو ابن مسلمہ نے کہا ہمارے بیٹوں کو گالی دی جائے گی تو کہا جائے گا وہ دو وسق کھجور کے بدلے گروی رکھا گیا ہے البتہ ہم اسلحہ تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں اس نے کہا ٹھیک ہے ابن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس حارث ابی عبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے آئے گا پس یہ لوگ اس کے پاس گئے اور رات کے وقت اسے بلایا وہ ان کی طرف آنے لگا تو اسے اس کی بیوی نے کہا میں آواز سنتی ہوں گویا کہ وہ خون کی آواز ہے کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاع بھائی اور ابو نائلہ ہے اور معزز آدمی کو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کی طرف بلایا جائے تو اسے بھی قبول کر لیتا ہے محمد رضی اللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ جب وہ آئے گا میں اس کے سر کی طرف اپنے ہاتھ کو بڑھاؤں گا جب میں اسے قبضہ میں لے لوں تو تم حملہ کر دینا پس جب نیچے اترا تو اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی ان حضرات نے کہا ہم آپ سے خوشبو کی مہک محسوس کر رہے ہیں اس نے کہا ہاں میری بیوی فلاں ہے جو عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبو کو پسند کرنے والی ہے ابن مسلمہ نے کہا کیا تو مجھے خوشبو سونگھنے کی اجازت دے گا اس نے کہا سونگھو پھر دوبارہ کہا کیا تو مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت دے گا اس مرتبہ انہوں نے اسکے سر کو قابو میں لیا اور کہا حملہ کر دو پس انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

کتاب سنن ابوداؤد   جلد 2   حدیث نمبر 995   مکررات 6   ریکارڈ 6/6   ریکاڈ نمبر 1320995

احمد بن صالح، سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ (یہ مدینہ میں یہودیوں کا سردار تھا اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں شریک رہتا تھا) کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی یہ سن کر محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یہ کام میں انجام دوں گا اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ اس کا قتل چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! تو محمد بن مسلمہ نے کہا تو پھر مجھے اجازت دیجئے میں کوئی چال چلوں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پھر وہ کعب بن اشرف کے پاس پہنچے اور کہا اس شخص (یعنی حضرت محمد) نے ہم سے صدقہ مانگا پھر ہم کو مصیبت میں ڈال دیا۔ کعب نے کہا ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے ابھی تو تم اور مصیبت میں پڑو گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اس کی پیروی کا اقرار کر چکے اور اب یہ اچھا نہیں لگتا کہ ہم اس کو چھوڑ دیں جب تک کہ اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ سر دست تو ہمارا مقصد تم سے وابستہ ہے اور وہ یہ کہ تم ہم کو ایک یا دو وسق اناج قرض دے دو۔ کعب بولا اس کے بدلہ میں کیا چیز گروی رکھو گے؟ مسلمہ نے پوچھا تم کیا چیز چاہتے ہو؟ کعب بولا اپنی عورتیں گروی رکھ دو۔ انھوں نے کہا سبحان اللہ! تم اچھے عرب ہو کر ایسا کہتے ہو۔ کیا ہم تمہارے پاس اپنی عورتیں گروی رکھ کر بے غیرتی کا ثبوت دیں۔ کعب نے کہا اچھا تو پھر اپنی اولاد کو گروی رکھ دو۔ انھوں نے کہا سبحان اللہ جب ہمارا بیٹا بڑا ہو گا تو وہ لوگوں کے یہ طعنے سہے گا کہ تو ایک یا دو وسق اناج پر گروی رکھا گیا تھا (یہ تو نہیں ہو سکتا) البتہ ہم تمہارے پاس اپنے ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا اچھا تو پھر ٹھیک ہے۔ پھر محمد بن مسلمہ اس کے پاس گئے اور اس کو پکارا۔ کعب خوشبو لگائے نکلا۔ اس کا

سر مہک رہا تھا جب محمد بن مسلمہ بیٹھ گئے تو ان لوگوں سے جن کو وہ اپنے ساتھ لائے تھے اور جن کی تعداد تین یا چار تھی بات چیت شروع کر دی۔ سب نے اس کی خوشبو کا تذکرہ کیا۔ کعب نے کہا میرے پاس فلاں عورت ہے جو تمام عورتوں میں سب سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا کیا میں تمہارے بالوں کی خوشبو سونگھ سکتا ہوں؟ اس نے کہا ہاں سونگھ سکتے ہو۔ پس وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگے۔ انھوں پھر دوبارہ بال سونگھنے کی اجازت چاہی کعب نے پھر اجازت دے دی اور انھوں نے پھر اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا (اس طرح کرتے کرتے جب انھوں نے اس پر قابو پالیا اور اس کو بے بس کر ڈالا) تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ اب اسکا کام تمام کر دو لہذا انھوں نے اس کو مارا اور قتل کر ڈالا۔

Chapter 9 : Command For Fighting Against The People So Long As They Do Not Profess That There Is No God But Allah And Muhammad Is His Messenger

The Book of Faith (Kitab Al-Iman)

Muslim :: Book 1 : Hadith 29

It is narrated on the authority of Abu Huraira that when the Messenger of Allah (may peace be upon him) breathed his last and Abu Bakr was appointed as his successor (Caliph), those amongst the Arabs who wanted to become apostates became apostates. 'Umar b. Khattab said to Abu Bakr: Why would you fight against the people, when the Messenger of Allah declared: I have been directed to fight against people so long as they do not say: There is no god but Allah, and he who professed it was granted full protection of his property and life on my behalf except for a right? His (other) affairs rest with Allah. Upon this Abu Bakr said: By Allah, I would definitely fight against him who severed prayer from Zakat, for it is the obligation upon the rich. By Allah, I would fight against them even to secure the cord (used for hobbling the feet of a camel) which they used to give to the Messenger of Allah (as zakat) but now they have withheld it. Umar b. Khattab remarked: By Allah, I found nothing but the fact that Allah had opened the heart of Abu Bakr for (perceiving the justification of) fighting (against those who refused to pay Zakat) and I fully recognized that the (stand of Abu Bakr) was right.

Book 1, Number 0030:

It is reported on the authority of Abu Huraira that the Messenger of Allah said: I have been commanded to fight against people so long as they do not declare that there is no god but Allah, and he who professed it was guaranteed the protection of his property and life on my behalf except for the right affairs rest with Allah.

Book 1, Number 0031:

It is reported on the authority of Abu Huraira that he heard the Messenger of Allah say: I have been commanded to fight against people, till they testify to the fact that there is no god but Allah, and believe in me (that) I am the messenger (from the Lord) and in all that I have brought. And when they do it, their blood and riches are guaranteed protection on my behalf except where it is justified by law,

and their affairs rest with Allah.

Book 1, Number 0032:

It is narrated on the authority of Jabir that the Messenger of Allah said: I have been commanded that I should fight against people till they declare that there is no god but Allah, and when they profess it that there is no god but Allah, their blood and riches are guaranteed protection on my behalf except where it is justified by law, and their affairs rest with Allah, and then he (the Holy Prophet) recited (this verse of the Holy Qur'an): "Thou art not over them a warden" (lxxxviii, 22).

Book 1, Number 0033:

It has been narrated on the authority of Abdullah b. 'Umar that the Messenger of Allah said: I have been commanded to fight against people till they testify that there is no god but Allah, that Muhammad is the messenger of Allah, and they establish prayer, and pay Zakat and if they do it, their blood and property are guaranteed protection on my behalf except when justified by law, and their affairs rest with Allah.

Book 1, Number 0034:

It Is narrated on the authority of Abu Malik: I heard the Messenger of Allah (may peace be upon him) say: He who professed that there is no god but Allah and made a denial of everything which the people worship beside Allah, his property and blood became inviolable, an their affairs rest with Allah.

Book 1, Number 0035:

Abu Malik narrated on the authority of his father that he heard the Apostle (may peace be upon him) say: He who held belief in the unity of Allah, and then narrated what has been stated above.

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نصیحت کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں

کتاب صحیح بخاری جلد 1 حدیث نمبر 1316 مکررات 35 ریکارڈ 1/36 ریکاڈ نمبر 1111316

ابوالیمان حکم بن نافع، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے بعض قبیلہ کافر ہو گئے، تو عمر نے کہا کہ آپ لوگوں سے کس طرح جنگ کریں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں جس نے لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا اس نے مجھ سے اپنا جان ومال بچالیا مگر کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ میں اس شخص سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق ڈالی زکوۃ تو مال کا حق ہے بخدا اگر انہوں نے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتے تھے تو اس کے نہ دینے سے میں ان سے جنگ کروں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 1 حدیث نمبر 1370 مکررات 35 ریکارڈ 2/36 ریکاڈ نمبر 1111370

ابوالیمان، شعیب، زہری، لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ اگر انہوں نے بکری کا بچہ بھی روکا، جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان کے روکنے پر جہاد کروں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے خیال میں اس ارادہ کی جنگ کی وجہ اس کے سوا کوئی بات نہ تھی کہ اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جنگ کے لئے کھول دیا تھا تو میں سمجھا کہ حق یہی ہے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 204 مکررات 35 ریکارڈ 3/36 ریکاڈ نمبر 1120204

ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں لوگوں سے جہاد کروں، یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہدیں۔ پس جو شخص لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ دے گا، اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جائے گا۔ حق کے بدلے اور اس کا حساب وکتاب خدا کے ذمہ ہے، اس مضمون کو حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1815 مکررات 35 ریکارڈ 4/36 ریکاڈ نمبر 1131815

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابوبکر آپ کس طرح لوگوں سے جہاد کریں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں جس نے یہ کہا اس نے مجھ سے اپنی جان ومال کو بچالیا، مگر اس کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بخدا میں اس سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا، کہ زکوۃ مال کا حق ہے، بخدا اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں انسے اس نہ دینے پر جہاد کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ ابوبکر جو کہہ رہے ہیں وہ صرف اس وجہ سے کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ جہاد کیلئے کھول دیا ہے، چنانچہ میں نے جان لیا کہ وہ حق پر تھے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 2144 مکررات 35 ریکارڈ 5/36 ریکاڈ نمبر 1132144

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور عرب کے چند لوگوں کو کافر ہونا تھا، ہوگئے، تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ لوگ جہاد کس طرح کریں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جنگ کروں، یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنے مال اور اپنی جان کو بجز اس کے حق کے بچالیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں جنگ کروں گا اس شخص سے جس نے نماز اور زکوۃ میں تفریق کی اسلئے کہ زکوۃ کا مال کا حق ہے، خدا کی قسم اگر ان لوگوں نے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دیا کرتے تھے، تو میں اس کے نہ دینے والوں سے جنگ کروں گا، حضرت عمر کا بیان ہے کہ میں نے یہی خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ جنگ کے لئے کھول دیا میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے، ابن بکیر اور عبداللہ نے لیث، (عقال کی بجائے) عناق کا لفظ روایت کیا ہے، اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 127 مکررات 35 ریکارڈ 6/36 ریکاڈ نمبر 1210127

قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، عتبہ بن مسعود، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وفات پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور اہل عرب میں سے جنہیں کافر ہونا تھا وہ کافر ہوگئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف اعلان جنگ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جنگ کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ مجھے لوگوں سے

لڑنے کا حکم اس وقت تک ہوا ہے کہ وہ لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کے قائل ہو جائیں پس جو شخص لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کا قائل ہو جائے گا وہ مجھ سے اپنا جان ومال بچا لے گا ہاں حق پر ضرور اس کے جان ومال سے تعرض کیا جائے گا باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں ضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوۃ کی فرضیت میں فرق جانتا ہے کیونکہ جس طرح نماز جسم کا حق ہے اسی طرح زکوۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر وہ لوگ ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دیا کرتے تھے اور مجھے نہ دیں گے تو میں ضرور ان سے جنگ کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ مرتدوں سے جنگ کرنے کے لئے کشادہ کر دیا ہے تو میں بھی سمجھ گیا کہ یہی بات حق ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 128 مکررات 35 ریکارڈ 7/36 ریکاڈ نمبر 1210128

ابوطاہر، حرملہ بن یحیی، احمد بن عیسی، احمد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے یہاں تک کہ لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کے قائل ہو جائیں جو شخص لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کا قائل ہو جائے وہ مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کرے گا لیکن حق پر اس کے جان ومال سے تعرض کیا جائے گا باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 129 مکررات 35 ریکارڈ 8/36 ریکاڈ نمبر 1210129

احمد بن عبدہ الضبی، عبدالعزیز (دراوردی) علاء، ح، امیہ بن بسطام یزید بن زریع، روح، علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب، اپنے والد سے، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم اس وقت تک ہے کہ وہ لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کی گواہی دینے لگیں اور میرے ان تمام احکام پر ایمان لے آئیں جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لایا ہوں اگر وہ ایسا کر لیں تو مجھ سے اپنی جان ومال محفوظ کر لیں گے ہاں حق پر ان کی جان ومال سے تعرض کیا جائے گا باقی ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 130 مکررات 35 ریکارڈ 9/36 ریکاڈ نمبر 1210130

ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابی سفیان، جابر، ابوصالح، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں باقی حدیث اسی طرح ہے جو گزر چکی ہے صرف الفاظ کا فرق ہے باقی مفہوم یہی ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 131 مکررات 35 ریکارڈ 10/36 ریکاڈ نمبر 1210131

ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ح، محمد بن مثنی، عبدالرحمن یعنی ابن مہدی، سفیان، ابی الزبیر، جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم ہے کہ وہ لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کے قائل ہو جائیں اگر وہ لَااِلٰہ اِلَّا اللہ کے قائل ہو جائیں گے تو ان کی جان کا مال مجھ سے بچ جائے گا ہاں حق پر جان و مال سے تعرض کیا جائے گا باقی ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نصیحت کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 1 حدیث نمبر 1543 مکررات 35 ریکارڈ 11/36 ریکاڈ نمبر 1311543

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گے اور عرب کے کچھ لوگوں نے اسلام سے روگردانی کی تو (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کرتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک وہ یہ شہادت نہ دیدیں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں جس نے یہ شہادت دیدی اس نے مجھ سے اپنے جان و مال کو بچا لیا الا یہ کہ اسلام کا حق اسکا خون چاہتا ہو اور اسکا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہو گا (یہ سن کر) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور جنگ کروں گا جنہوں نے نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق کر دی، حالانکہ زکوۃ مال کا حق ہے بخدا اگر ان لوگوں نے مجھ سے اونٹ کی ایک رسی بھی جسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے روکی تو میں ان سے جنگ کروں گا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد جلد ہی مجھے محسوس ہوا کہ اللہ نے جنگ کے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ وہ (اپنے فیصلہ میں) حق بجانب ہیں ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ معمر المثنی نے کہا ہے کہ عقال ایک سال کا صدقہ ہے اور عقالان دو سال کا صدقہ۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسکو رباح بن زید نے بطریق معمر، زہری سے اسکی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اسمیں عقالاً ہے اور اسکو ابن وہب نے یونس سے روایت کرتے ہوئے عناقاً کہا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ شعیب بن ابی حمزہ، معمر اور زبیدی نے زہری سے اس حدیث میں کہا ہے کہ اگر بکری کا ایک بچہ بھی نہ دیں گے (تب بھی میں ان سے جنگ کروں گا) اور عنبہ نے بواسطہ یونس زہری سے اس حدیث میں لفظ عناقاً ذکر کیا ہے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 1 حدیث نمبر 1544 مکررات 35 ریکارڈ 12/36 ریکاڈ نمبر 1311544

ابن سرح، سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام کا حق زکوۃ ہے اور لفظ عقالاً استعمال کیا

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 868 مکررات 35 ریکارڈ 13/36 ریکاڈ نمبر 1320868

مسدد، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پس جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مالوں کو بچالیا مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 354 مکررات 35 ریکارڈ 14/36 ریکاڈ نمبر 1420354

قتیبہ، لیث، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر فرمائے گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم کس طریقہ سے جہاد کروگے یعنی ان لوگوں سے کس طرح جہاد کروگے جو زکوۃ ادا نہیں کرتے حالانکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ کہیں کہ خداوند قدوس کے علاوہ کوئی سچا پروردگار نہیں ہے تو جس شخص نے اس بات کا اقرار کیا تو اس شخص نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کرلیا لیکن کسی کے حق کے عوض (مراد یہ ہے کہ اگر کسی پر زیادتی کی ہوگی تو اس کے ساتھ تو ویسا ہی سلوک ہوگا) یا اگر کسی کی دولت وغیرہ غصب کی ہوگی تو اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ ہوگا) اس کا حساب خداوند قدوس پر ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس شخص سے جنگ کروں گا جو کہ نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق کرے گا (یعنی نماز تو پڑھے لیکن زکوۃ ادا نہ کرے اس لئے کہ زکوۃ دراصل دولت میں ایک حق ہے جس طرح سے نماز خداوند قدوس کی طرف سے ایک حق ہے اور فرض ہے اس طرح سے زکوۃ بھی) اور خدا کی قسم اگر ایک بکری کا بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور مجھ کو نہیں دیں گے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا اس کے ادا نے کرنے پر۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خداوند قدوس کی قسم ہے کچھ نہیں تھا لیکن مجھ کو اس کا علم ہے کہ خداوند قدوس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے جہاد کے واسطے پھر میں نے یہ جان لیا کہ یہی حق ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 1001 مکررات 35 ریکارڈ 15/36 ریکاڈ نمبر 1421001

یونس بن عبدالاعلی وحارث بن مسکین، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو اس بات کا حکم فرمایا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جس وقت تک وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ (کلمہ توحید) نہ کہہ لیں اور جس کسی نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ لیا تو اس نے مجھ سے اپنا مال وجان محفوظ کرلیا مگر یہ کہ وہ شخص کسی دوسرے کی حق تلفی کرے اور اس کا حق چھین لے اور اس کے عوض اس سے اس کا مال وجان لیا جائے اور اس شخص کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 1002 مکررات 35 ریکارڈ 16/36 ریکاڈ نمبر 1421002

کثیر بن عبید، محمد بن حرب زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا اور اہل عرب میں بعض لوگ مرتد اور دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کس طریقہ سے لڑائی کریں گے؟ حالانکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لَاإِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان ومال محفوظ کر لیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان ومال لی جاسکتی ہے اور اس کا حساب خداوند قدوس کے ذمہ ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ خداوند قدوس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو جہاد کے واسطے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہو گیا کہ حق یہی ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 1003 مکررات 35 ریکارڈ 17/36 ریکاڈ نمبر 1421003

احمد بن سلیمان، مومل بن فضل، ولید، شعیب بن ابوحمزۃ وسفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کرنے کا پختہ عزم کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! آپ کس طریقہ سے ان لوگوں سے لڑیں گے اس کے بعد گزشتہ حدیث شریف کے مضمون جیسی حدیث نقل کی گئی ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 1004 مکررات 35 ریکارڈ 18/36 ریکاڈ نمبر 1421004

محمد بن بشار، عمرو بن عاصم، عمران ابوعوام قطان، معمر، زہری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور عرب کے لوگ دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ عرب سے کس طریقہ سے لڑائی کریں گے اور کہنے لگے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی جاری رکھوں جس وقت تک کہ وہ اس بات کی شہادت نہ دیں کہ خداوند قدوس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ کہ میں خداوند قدوس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں پر نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں خداوند قدوس کی قسم اگر ان لوگوں نے مجھ کو

ایک بکری کا بچہ بھی دینے سے انکار کر دیا جو کہ یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت میں نے دیکھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے گرامی خداوند قدوس کی جانب سے ہے تو مجھ کو بھی اس بات کا علم ہو گیا کہ یہی حق ہے حضرت امام نسائی نے فرمایا کہ راوی حضرت عمران القطان قویٰ راوی نہیں ہیں اور یہ حدیث خطاء ہے جب کہ پہلی حدیث شریف صحیح حدیث ہے (جس کا نمبر 3095 ہے) اور جس کو حضرت زہری نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

کتاب سنن نسائی	جلد 2	حدیث نمبر 1005	مکررات 35	ریکارڈ 19/36	ریکاڈ نمبر 1421005

ہارون بن سعید، خالد بن نزار، قاسم بن مبرور، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بھی بالکل حدیث 3095 جیسی منقول ہے۔

کتاب سنن نسائی	جلد 2	حدیث نمبر 1006	مکررات 35	ریکارڈ 20/36	ریکاڈ نمبر 1421006

احمد بن محمد بن مغیرہ، عثمان بن سعید، شعیب، زہری، عبید اللہ، کثیر بن عبید، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

کتاب سنن نسائی	جلد 2	حدیث نمبر 1007	مکررات 35	ریکارڈ 21/36	ریکاڈ نمبر 1421007

احمد بن محمد بن مغیرۃ، عثمان، شعیب، زہری، عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر، وہ اپنے والد سے، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں اس وقت تک جہاد لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لوگ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ نہ کہہ دیں اور جو شخص یہ کلمہ کہے گا وہ مجھ سے اپنا مال و جان کو محفوظ کرے گا مگر یہ کہ کسی دوسرے کی حق تلفی کی وجہ سے اور اس کا حساب خداند قدوس کے ذمہ ہے۔

کتاب سنن نسائی	جلد 3	حدیث نمبر 271	مکررات 35	ریکارڈ 22/36	ریکاڈ نمبر 1430271

محمد بن بشار، عمرو بن عاصم، عمران، ابو عوام، معمر، زہری، انس بن مالک سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات

ہو گئی تو عرب کے بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا اے ابو بکر تم اہل عرب سے کس طریقہ سے جہاد کرو گے؟ (حالانکہ وہ لوگ کلمہ توحید کے ماننے والے ہیں) حضرت ابو بکر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا جس وقت تک کہ وہ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ خداوند قدوس کے اور میں خداوند قدوس کے بھیجا ہوا ہوں اور نماز ادا کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ (زکوۃ میں) دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا جس وقت میں نے حضرت ابو بکر کی (مذکورہ) رائے صاف ستھری (یعنی مضبوط) دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ حق یہی ہے (یعنی اس قدر صفائی اور استقلال حق بات میں ہی ہو سکتا ہے)

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 272 مکررات 35 ریکارڈ 23/36 ریکاڈ نمبر 1430272

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبۃ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے فرمایا تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا۔ جس وقت تک کہ وہ لَاإِلٰہَ إِلَّااللہ نہ کہہ لیں پھر میں نے کلمہ توحید لَاإِلٰہَ إِلَّااللہ کہا (اس کلمے کے کہنے کی وجہ سے) اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے جس طریقہ سے کہ حد یا قصاص میں) اور اس کا حساب خداوند قدوس کے ذمہ لازم ہے کہ وہ سچے دل سے کہتا ہے یا صرف (زبان سے) حضرت ابو بکر نے فرمایا خدا کی قسم میں تو اس شخص سے جہاد کروں گا کہ جو نماز اور زکوۃ کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کرے (مثلاً نماز ادا کرے اور زکوۃ دے اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے فرائض میں سے کسی ایک فرض کا اگر منکر ہو تو وہ شخص کافر ہے) کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر رسی وہ لوگ (زکوۃ میں) نہیں دیں گے جو کہ وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا رسی جہاد میں نہ دینے کی وجہ سے۔ یہ بات سن کر حضرت عمر نے فرمایا خدا کی قسم کچھ نہیں تھا لیکن خدا تعالی نے حضرت ابو بکر کا سینہ کھول دیا جہاد کرنے کے واسطے پس اس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہی (فیصلہ) حق ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 273 مکررات 35 ریکارڈ 24/36 ریکاڈ نمبر 1430273

زیاد بن ایوب، محمد بن یزید، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبۃ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ لَاإِلٰہَ إِلَّااللہ کہیں پھر جس وقت یہ کہا تو مجھ سے اپنی جانوں کو اور اپنی دولت کو محفوظ کر لیا کہ کسی حق کی وجہ سے اور حساب ان کا خداوند قدوس کے پاس ہو گا جس وقت اہل عرب دین سے منحرف ہو گئے یعنی مرتد بن گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے فرمایا کیا تم ان لوگوں سے لڑتے ہو اور میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طریقہ سے سنا ہے وہ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! میں نماز اور زکوۃ میں کسی قسم کا فرق نہیں کروں گا اور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جو کہ ان دونوں کے درمیان فرق

کریں گے۔ پھر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے یہی فیصلہ اور معاملہ درست پایا تو گویا کہ اس پر اجماع صحابہ ہو گیا۔ حضرت امام نسائی (مصنف کتاب) نے فرمایا یہ روایت قوی نہیں ہے اس لیے اس کو حضرت زہری سے حضرت سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے اور وہ قوی (راوی) نہیں ہیں۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 274 مکررات 35 ریکارڈ 25/36 ریکاڈ نمبر 1430274

حارث بن مسکین، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کلمہ توحید لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کر لیں پھر جس شخص نے لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ لیا تو اس نے مال وجان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب خداوند قدوس کے پر ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 275 مکررات 35 ریکارڈ 26/36 ریکاڈ نمبر 1430275

احمد بن محمد بن مغیرۃ، عثمان، شعیب، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 276 مکررات 35 ریکارڈ 27/36 ریکاڈ نمبر 1430276

احمد بن محمد بن مغیرۃ، عثمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 277 مکررات 35 ریکارڈ 28/36 ریکاڈ نمبر 1430277

احمد بن سلیمان، مؤمل بن فضل، ولید، شعیب بن ابی حمزہ، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 278 مکررات 35 ریکارڈ 29/36 ریکاڈ نمبر 1430278

محمد بن عبداللہ بن مبارک، ابومعاویہ، احمد بن حرب، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 279 مکررات 35 ریکارڈ 30/36 ریکاڈ نمبر 1430279

اسحاق بن ابراہیم، یعلی بن عبید، اعمش، ابوسفیان، جابر، ابوصالح، ابوہریرہ، ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس روایت میں لفظ عقالا کے بجائے عناقا ہے یعنی ایک بکری کا بچہ۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 280 مکررات 35 ریکارڈ 31/36 ریکاڈ نمبر 1430280

قاسم بن زکریا بن دینار، عبیداللہ بن موسی، شیبان، عاصم، زیاد بن قیس، ابوہریرہ ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں نے جہاد کریں گے یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کہہ لیں۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 500 مکررات 35 ریکارڈ 32/36 ریکاڈ نمبر 1520500

قتیبہ، لیث، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر خلیفہ ہوئے تو عرب میں سے کچھ لوگوں نے دین کا انکار کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا جب تک یہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نہ کہیں۔ اور جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا ان کی جان ومال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہے۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جو ان کی ان چیزوں کو حلال کر دے۔ پھر ان کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوۃ کے درمیان تفریق کرے گا۔ بے شک زکوۃ مال کا وظیفہ ہے۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے ایک رسی (مراد اونٹ کی رسی) بھی بطور زکوۃ دینے سے انکار کر دیں گے جو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے۔ تو میں ان سے اس کی عدم ادائیگی پر ان سے جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعیب بن ابی حمزہ اسے زہری سے اسی طرح نقل کرتے ہیں وہ عبیداللہ بن عبداللہ اور وہ حضرت

ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن قطان بھی یہ حدیث معمر وہ زہری وہ انس بن مالک اور وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند سے خطا ہے اس لیے کہ عمران کا معمر سے روایت کرنے میں اختلاف ہے۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث نمبر 71 مکررات 35 ریکارڈ 33/36 ریکاڈ نمبر 1610071

احمد بن الازہر، ابوالنصر، ابوجعفر، یونس، حسن، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث نمبر 72 مکررات 1 ریکارڈ 34/36 ریکاڈ نمبر 1610072

احمد بن ازہر، محمد بن یوسف، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، عبدالرحمن بن غنم، حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث نمبر 808 مکررات 35 ریکارڈ 35/36 ریکاڈ نمبر 1630808

ابو بکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابی صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں جب لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لئے الا یہ کہ کسی کے بدلہ میں ہو (مثلاً حد یا قصاص) اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث نمبر 809 مکررات 35 ریکارڈ 36/36 ریکاڈ نمبر 1630809

سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش، ابی سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں جب لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے قائل ہو جائیں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرا لیں گے الا یہ کہ کسی شخص حق کے عوض ہو اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے

مرتد کی سزا (http://www.al-mawrid.org)

مرتد کی سزا تاریخ اشاعت: 23-Jul-2009

سوال: مرتد کے لیے اسلام میں سزاے موت کیوں رکھی گئی ہے، جبکہ دوسرے مذاہب میں یہ سزا نہیں ہے؟

(عائشہ خان)

جواب: قرآن مجید میں بیان کی گئی سزاؤں میں مرتد کے لیے کوئی سزا بیان نہیں ہوئی۔ مزید براں سزاے موت بھی قرآن مجید میں صرف دو مجرموں کے لیے بیان ہوئی ہے: ایک قتل عمد کا مجرم اور دوسرے حرابہ کا مجرم۔

اس سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں: ایک یہ کہ قتل کی سزا دینے کے لیے ضروری ہے کہ مجرم یا قاتل ہو یا اس نے ریاست کے خلاف بغاوت کی ہو یا جرم کرتے ہوئے ریاست اور معاشرے کی اتھارٹی کو چیلنج کیا ہو۔

آپ کے ذہن میں یقیناً یہ سوال پیدا ہو گیا ہو گا کہ پھر ارتداد کی سزا کا ماخذ کیا ہے؟ فقہا کے نزدیک ارتداد کی سزا کا ماخذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی قتل کی سزا کے حوالے سے صریح آیت کے خلاف ایک نئی سزا بیان کی ہو۔

جب ہم قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جرم پر بھی سزاے موت دی ہے۔ ہمارا اشارہ اس سزا کی طرف ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان مشرک قوموں کو دی ہے جن میں اس نے اپنے پیغمبر بھیجے اور انھوں نے حق پوری طرح واضح ہو جانے کے باوجود ان کو نہیں مانا۔ بالعموم یہ سزا کسی آسمانی آفت کی صورت میں نازل ہوتی رہی ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کی ایک بڑی جماعت کا ساتھ حاصل تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کر دیا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرک منکرین کو یہ سزا ان صحابہ کے ہاتھوں سے دی جائے گی۔ چنانچہ آخری حج میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ مشرکین عرب حرام مہینوں کے گزرتے ہی قتال کر کے مار دیے جائیں گے۔ ان کے لیے اپنی جان بچانے کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ کفر سے توبہ کر کے دین اسلام کو اختیار کر لیں۔ ظاہر ہے، ان کے بعض افراد یہ طریقہ اختیار کر سکتے تھے کہ وہ ایمان قبول کرنے کا اعلان کر دیں اور بعد میں کفر کی طرف لوٹ جائیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واضح کر دیا کہ یہ اگر اپنا دین بدلیں تو انھیں قتل کر دیا جائے گا۔ فقہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو قرآن کے اس حکم سے متعلق نہیں سمجھا اور وہ اسے ایک مستقل بالذات سزا مانتے ہیں، اس لیے وہ اب بھی ارتداد کی سزا موت ہی سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ

سزا صرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے براہ راست مخاطب مشرکین عرب کے لیے تھی۔

تحریر: طالب محسن

http://www.al-mawrid.org/pages/questions_urdu_detail.php?qid=505&cid=413

مرتد کی سزا (http://www.shahroudi.net)

مرتد کی سزا

مسئلہ : مرتد جو کافر کی ایک قسم ہے کہ جسے نجاست کے آٹھویں نمبر میں ذکر کیا گیا ہے اگر وہ فطری ہو یعنی اصلاً مسلمان ہو اور اس کے بعد وہ کافر ہو جائے اگر مرد ہو تو اس کا قتل کرنا ہر مسلمان کے ل ئے حلال ہے اور حاکم شرع پر لازم ہے کہ اس کو قتل کر دے اور اس کی توبہ بھی قبول نہ کرے اور اس کے مرتد ہونے کے وقت سے اس کی زوجہ اس سے جدا ہو جائے گی اور چار مہینے دس دن اس کی وفات کا عدہ رکھے گی اور اس کا مال ورثاء کے درمیان تقسیم ہو جائے گا اور اگر مرتد ملی ہو یعنی پہلے وہ کافر تھا اور اس کے بعد مسلمان ہو گیا ہو اور دوبارہ وہ کافر ہوا ہو پس حاکم شرع اس کو توبہ کرنے کا حکم دے اور اگر وہ اس کو قبول نہ کرے تو اسے قتل کرے اور اگر مرتد عورت ہو خواہ فطری ہو یا ملی اسے توبہ کرنے کا حکم دیا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے تو اسے عمر قید کیا جائے اور لباس اور خوراک میں اس پر زیادہ سختی کی جائے گی اور سخت کام انجام دینے کے ل ئے اس کو آمادہ کیا جائے گا اور نماز کے وقت اس کی پٹائی کی جائے گی تا کہ وہ نماز پڑھے۔

http://www.shahroudi.net/client/ordo/ahkam/Moamelat/HadAhkam.htm

مرتد کی اسلامی سزانافذ کئے بغیر قادیانیت کا فتنہ فرو نہیں ہوگا (http://www.haqforum.com)

تذکرہ

مرتد کی اسلامی سزا نافذ کیے بغیر قادیانیت کا فتنہ فرو نہیں ہوگا۔ ڈاکٹر اسرار احمد

بادشاہی مسجد لاہور میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی شرکت اور خطاب کا اجمالی تذکرہ

مرتبہ: ایوب بیگ مرزا

11 اپریل بروز ہفتہ بادشاہی مسجد لاہور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عوام کی شرکت کے حوالے سے یہ ایک عظیم الشان کانفرنس تھی، البتہ سیکورٹی کے انتظام اتنے سخت تھے اور مسجد کے اندر داخلے کے راستے اتنے محدود تھے کہ بہت سے لوگ مایوس ہو کر واپس چلے گئے اور بہت سے لوگ صبر و تحمل سے طویل قطاروں میں کھڑے ہو کر مسجد کے اندر جانے کے لیے اپنی باری کے منتظر رہے۔ اس کے باوجود مغرب کی نماز کے بعد مسجد کے وسیع و عریض صحن کا بڑا حصہ بھر چکا تھا۔

تنظیم اسلامی کے بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے از خود اس کانفرنس میں شرکت کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں جب انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بڑی گرم جوشی کا اظہار کیا اور کانفرنس سے خطاب کرنے کی دعوت بھی دی۔ بانی تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمد عشاء سے پہلے مسجد کے باہر پہنچے۔ یہ طے پایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب منبر کی جانب جو مسجد کا دروازہ ہے وہاں سے مسجد میں داخل ہوں گے۔ ڈاکٹر صاحب کے لیے چونکہ پیدل چلنا ممکن نہیں لہٰذا وہ وہیل چیئر پر تھے۔ دینی جماعت کے کارکنوں نے بڑی گرم جوشی سے ڈاکٹر صاحب کا استقبال کیا اور جس انداز میں موصوف کو وہیل چیئر سمیت اٹھا کر سٹیج پر لے گئے وہ منظر دیدنی تھا۔ جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک عالم دین گفتگو فرما رہے تھے۔ جب ان کی گفتگو اختتام پر پہنچی تو سٹیج سیکرٹری نے کچھ گفتگو کی اور ڈاکٹر صاحب کو خطاب کی دعوت دی۔

ڈاکٹر صاحب نے سب سے پہلے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے گفتگو کا موقع فراہم کیا۔ بانی تنظیم نے اپنی گفتگو کا آغاز قادیانیوں کی اس مکروہ شرارت سے کیا کہ جس کے ذریعے وہ اپنی ویب سائٹ پر ڈاکٹر صاحب کے جملے سیاق و سباق سے کاٹ کر اس انداز میں دکھا رہے ہیں جیسے ڈاکٹر صاحب نے ان کی تائید کی ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے برملا اعلان کیا کہ یہ جھوٹ ہے، یہ سراسر بہتان ہے اور میں اس سے اعلانِ براءت کرتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ اوائل عمری میں انہیں کچھ ایسا خیال تھا کہ لاہوری فرقہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں بلکہ مجدد مانتا ہے وہ مرتد قرار نہیں پانا چاہیے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ان کی یہ غلط فہمی بہت جلد رفع ہو گئی تھی۔ یہ بات بھی چالیس سال پرانی ہے۔ لہٰذا وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے بارے میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کے ازالے کی خاطر دوٹوک اعلان کرتے ہیں کہ وہ ہر اس شخص کو جو نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو نبیؑ، مجدد یا مسلمان بھی مانے، دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ انہوں نے واشگاف اعلان کیا کہ اگرچہ قادیانیوں کو پارلیمنٹ کے ذریعے غیر مسلم قرار دینے کا طریقہ تو بہت درست تھا لیکن یہ اس لحاظ سے ادھورا رہا کہ اگر یہ بھی طے ہو جاتا کہ آئندہ کوئی مسلمان اگر قادیانیت اختیار کرے گا تو اسے مرتد کی اسلامی سزا کا سامنا کرنا ہوگا تو اس فتنہ کی سرکوبی ہو جاتی۔ اب بھی وقت ہے کہ یہ قانون نافذ کر دیا جائے، تاکہ ان کی مذموم اور خلاف اسلام حرکات کا سدباب کیا جا سکے۔ انہوں نے علماء سے درخواست کی کہ وہ اس نکتہ پر غور کریں کہ ایسے تمام فتنے فرو کرنے کے لیے ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ آخر میں انہوں نے ایک بار پھر انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں اس کانفرنس سے خطاب کرنے کا اعزاز بخشا گیا ہے۔ واپسی پر پھر کارکنوں نے اُنہی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے سخت ناہموار جگہ سے ڈاکٹر صاحب کو وہیل چیئر سمیت اٹھا کر دور کھڑی گاڑی تک پہنچایا اور بڑی گرم جوشی سے رخصت کیا۔

ندائے خلافت — یکم جمادی الاولیٰ — 27 اپریل — 13

جزاک اللہ　　بے شک قادیانیوں (and?) کا ایک ہی علاج ہے　　سزائے موت۔۔۔

http://www.haqforum.com/vb/threads/15748-

بے شک مرتد و گستاخ رسول کی سزا صرف موت ہے۔(http://urdustar.com)

بے شک مرتد و گستاخ رسول کی سزا صرف موت ہے۔

بے شک مرتد کی سزا سزئے موت ہے مگرہاں یہ عوام کا کام نہیں حکومت اسلامی کا کام ہے کہ وہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کر کے تمام قادیانیوں اور دیگر گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گردنیں اڑائے۔۔

لیکن میرا موقف یہ بھی ہے کہا گر کسی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قادیانی یا گستاخ رسول کو قتل کر دیا تو اس پر تعزیر یا حد ہر گز نہیں جیسا کہ ہماری یہ بے دین حکومت کرتی ہے کہ اس کو گرفتار کر لیتی ہے بلکہ ایسے شخص کو تو قوم کے ہیرو کے طور پر لانا چاہئے۔

بے شک مرتد و گستاخان رسول کے لئے کسی بھی قسم کی نرمی دین سے بغاوت ہے۔ لہذا جو اشخاص اس قسم کے بدبختوں کے لئے کسی بھی قسم کا کوئی نرم گوشہ رکھتے ہیں وہ دینی حمیت و غیرت پر سمجھوتہ کرتے ہیں

جہاں قوم سے بغاوت جرم ہو، فوج سے بغاوت جرم ہو، معاشرہ سے بغاوت جرم ہو ۔۔۔۔۔۔۔اور ہر بغاوت پر سزائے موت کا حکم جاری ہو وہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یا کسی بھی نبی) کی بے ادبی و گستاخی قابل گرفت سزا۔۔۔۔۔۔۔سزائے موت کیوں نہیں ہو سکتی۔۔۔؟؟؟

اللہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع اور غلامی نصیب فرمائے۔اور بدعقیدگی کی ڈنکے کی چوٹ مذمت اور اس کے خلاف ہمت و حوصلہ سے مردانہ وار مقابلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفہوم حدیث

:سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے

اللہ عزّ و جل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔

(صحیح بخاری، ج1، ص43، حدیث71)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

http://urdustar.com/home/khatme-nabuwwat/118698-.html

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزااوراس کاانجام

حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد زبیر آل محمد

قرآنی نصوص،احادیث مبارکہ، عمل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، فتاویٰ ائمہ اور اجماع امت سے یہ بات روزروشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا قتل ہے اس کی معافی کو قبول نہ کیا جائے۔ لہٰذا مسلم ممالک کے حکمرانوں کو چاہیے کہ ان کے اس منافقانہ طرز عمل سے متاثر ہونے کے بجائے ایک غیور مسلمان کا موقف اختیار کریں۔ جس کا نقشہ اس رسالے کے اگلے صفحات قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

یہود و نصاریٰ شروع دن سے ہی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہتے چلے آرہے ہیں۔ کبھی یہودیہ عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں، کبھی مردوں نے گستاخانہ قصیدے کہے۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار پڑھے اور کبھی نازیبا کلمات کہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شان نبوت میں گستاخی کرنے والے بعض مردوں اور عورتوں کو بعض مواقع پر قتل کروادیا۔ کبھی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دے کر اور کبھی انہیں پورے پروگرام کے ساتھ روانہ کرکے۔ کبھی کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خود گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کو چیر دیا اور کسی نے نذر مان لی کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور قتل کروں گا۔ کبھی کسی نے یہ عزم کر لیا کہ خود زندہ رہوں گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ۔ اور کبھی کسی نے تمام رشتہ داریوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود دیکھنے کے لئے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودیوں کے سردار کا سر آپکے سامنے لاکر رکھ دیا۔ جو گستاخان مسلمانوں کی تلواروں سے بچے رہے اللہ تعالیٰ نے انہیں کن عذابوں میں مبتلا کیا اور کس رسوائی کا وہ شکار ہوئے اور کس طرح گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر نے اپنے اندر رکھنے کے بجائے باہر پھینک دیا تاکہ دنیا کیلئے عبرت بن جائے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انجام کیا ہے انہیں تمام روایات وواقعات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے یہ اوراق اپنوں اور بیگانوں کو پیغام دے رہے ہیں کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور بات کا حلیہ نہ بگاڑنا۔ ذات اور بات کا حلیہ بگاڑنے سے امام الانبیاء علیہما السلام کی شان اقدس میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ اپنی دنیا و آخرت تباہ کر بیٹھو گے۔ رسوائی مقدر بن جائے گی۔

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے والوں کے بارے میں ارشاد فرما رہے ہیں۔

((ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا)) (33/احزاب 57) " بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت ہے اور ان کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

آیئے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انجام دیکھئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسی حوالے سے کارہائے نمایاں ملاحظہ فرمایئے اور اسی بارے میں ائمہ سلف کے فرامین و فتاویٰ بھی پڑھئے پھر فیصلہ فرمایئے کہ ان حالات میں عالم اسلام کی کیا ذمہ داری ہے۔

یہودیہ عورت کا قتل:

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((ان یہودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ، فخنقھا رجل حتی ماتت، فاطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمھا)) (رواہ ابوداود، کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک یہودیہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ام ولد کا قتل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

ایک اندھے شخص کی ایک ام ولد لونڈی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی وہ اسے منع کرتا تھا وہ گالیاں دینے سے باز نہیں آتی تھی وہ اسے جھڑکتا تھا مگر وہ نہ رکتی تھی ایک رات اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا شروع کیں اس نے ایک بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کر دیا اور اسے زور سے دبا دیا جس سے وہ مر گئی۔ صبح اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ میں اس آدمی کو قسم دیتا ہوں جس نے کیا۔ جو کچھ کیا۔ میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر ایک نابینا آدمی کھڑا ہو گیا۔ اضطراب کی کیفیت میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے آ کر کہا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اسے منع کرتا تھا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے سے باز نہیں آتی تھی۔ میں اسے جھڑکتا تھا مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتی تھی اس کے بطن سے میرے دو ہیروں جیسے بیٹے ہیں اور وہ میری رفیقہ حیات تھی گزشتہ رات جب وہ آپکو گالیاں دینے لگی تو میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کر دیا میں نے زور سے اسے دبایا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری گفتگو سننے کے بعد فرمایا تم گواہ رہو اس کا خون ہدر ہے۔ (ابوداود، الحدود، باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، نسائی، تحریم الدم، باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

گستاخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گستاخ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حکم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب نبیا قتل، ومن سب اصحابہ جلد)) (رواہ الطبرانی الصغیر صفحہ 236 جلد 1)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی اسے قتل کیا جائے اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے مارے جائیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((کنت عند ابی بکر رضی اللہ عنہ، فتغیظ علی رجل، فاشتد علیہ، فقلت: ائذن لی یا خلیفۃ رسول اللہ اضرب عنقہ قال: فاذھبت کلمتی غضبہ، فقام

فدخل، فارسل الی فقال: ماالذی قلت آنفا؟ قلت: ائذن لی اضرب عنقہ، قال: اکنت فاعلالوامرتک؟ قلت: نعم قال: لاواللہ ماکانت لبشر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)) (رواہ ابوداود، کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کسی شخص سے ناراض ہوئے تو وہ بھی جوابًا بد کلامی کرنے لگا۔ میں نے عرض کیا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اس کی گردن اڑادوں۔ میرے ان الفاظ کو سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سارا غصہ ختم ہو گیا۔ آپ وہاں سے کھڑے ہوئے اور گھر چلے گئے۔ گھر جا کر مجھے بلوایا اور فرمانے لگے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا۔ کہا تھا۔ کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے اجازت دیں میں اس گستاخ کی گردن اڑادوں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر میں تم کو حکم دے دیتا۔ تو تم یہ کام کرتے؟ میں نے عرض کیا اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تو میں ضرور اس کی گردن اڑا دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نہیں۔ اللہ کی قسم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی کے لئے نہیں کہ اس سے بد کلامی کرنے والے کی گردن اڑادی جائے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے کی ہی گردن اڑائی جائے گی۔

عصماء بنت مروان کا قتل:

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((ھجت امراۃ من خطمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: (من لی بھا؟) فقال رجل من قومھا: انا یارسول اللہ، فنھض فقتلھا فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: (لا ینتطح فیھا عنزان)) (الصارم المسلول 129)

"خَطمہ" قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس عورت سے کون نمٹے گا۔" اس کی قوم کے ایک آدمی نے کہا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کام میں سرانجام دوں گا، چنانچہ اس نے جا کر اسے قتل کر دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بکریاں اس میں سینگوں سے نہ ٹکرائیں یعنی اس عورت کا خون رائیگاں ہے اور اس کے معاملے میں کوئی دو آپس میں نہ ٹکرائیں۔ بعض مورخین نے اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے۔

عصماء بنت مروان بنی امیہ بن زید کے خاندان سے تھی وہ یزید بن زید بن حصن الخطمی کی بیوی تھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء و تکلیف دیا کرتی۔ اسلام میں عیب نکالتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کو اکساتی تھی۔ عمیر بن عدی الخطمی کو جب اس عورت کی ان باتوں اور اشتعال انگیزی کا علم ہوا۔ تو کہنے لگا۔ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں نذر مانتا ہوں اگر تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخیر و عافیت مدینہ منورہ لوٹا دیا تو میں اسے ضرور قتل کردوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بدر میں تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے واپس تشریف لائے تو عمیر بن عدی آدھی رات کے وقت اس عورت کے گھر میں داخل ہوئے۔ تو اس کے ارد گرد اس کے بچے سوئے ہوئے تھے۔ ایک بچہ اس کے سینے پر تھا جسے وہ دودھ پلا رہی تھی۔ عمیر نے اپنے ہاتھ سے عورت کو ٹٹولا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ عمیر نے بچے کو اس سے الگ کر دیا۔ پھر اپنی تلوار کو اس کے سینے پر رکھ کر اسے زور سے دبایا کہ وہ تلوار اس کی پشت سے پار ہو گئی۔ پھر نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو عمیر کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا تم نے بنت مروان کو قتل کیا ہے؟ کہنے لگے۔ جی ہاں۔ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

عمیر کو اس بات سے ذرا ڈر سا لگا کہ کہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف تو قتل نہیں کیا۔ کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس معاملے کی وجہ سے مجھ پر کوئی چیز واجب ہے؟ فرمایا دو بکریاں اس میں سینگوں سے نہ ٹکرائیں۔ پس یہ کلمہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے پہلی مرتبہ سنا گیا عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارد گرد دیکھا پھر فرمایا تم ایسے شخص کو دیکھنا پسند کرتے ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی مدد کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔(الصارم المسلول 130)

ابو عفک یہودی کا قتل:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مورخین کے حوالے سے شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو عفک یہودی کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ :

((ان شیخا من بنی عمرو بن عوف یقال لہ ابو عفک وکان شیخا کبیرا قد بلغ عشرین ومایۃ سنۃ حین قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ، کان یحرض علی عداوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ولم یدخل فی الاسلام، فلما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بدر ظفرہ اللہ بما ظفرہ، فحسدہ وبغی فقال، وذکر قصیدۃ تتضمن ھجو النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذم من اتبعہ)) (الصارم المسلول 138)

بنی عمرو بن عوف کا ایک شیخ جسے ابو عفک کہتے تھے وہ نہایت بوڑھا آدمی تھا اس کی عمر 120 سال تھی جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو یہ بوڑھا لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر بھڑکاتا تھا اور مسلمان نہیں ہوا تھا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے غزوہ بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے کامیابی عطاء فرمائی تو اس شخص نے حسد کرنا شروع کر دیا اور بغاوت و سرکشی پر اتر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت میں ہجو کرتے ہوئے ایک قصیدہ کہا۔ اس قصیدے کو سن کر سالم بن عمیر نے نذر مان لی کہ میں ابو عفک کو قتل کروں گا یا اسے قتل کرتے ہوئے خود مر جاؤں گا۔ سالم موقع کی تلاش میں تھا۔ موسم گرما کی ایک رات ابو عفک قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے صحن میں سویا ہوا تھا سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف آئے اور اس کے جگر پر تلوار رکھ دی جس سے وہ بستر پر چیخنے لگا۔ لوگ اس کی طرف آئے جو اس کے اس قول میں ہم خیال تھے وہ اسے اس کے گھر لے گئے۔ جس کے بعد اسے قبر میں دفن کر دیا اور کہنے لگے اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ اللہ کی قسم اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے تو ہم اس کو ضرور قتل کر دیں گے۔

انس بن زنیم الدیلمی کی گستاخی:

انس بن زنیم الدیلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی اس کو قبیلہ خزاعہ کے ایک بچے نے سن لیا اس نے انس پر حملہ کر دیا انس نے اپنا زخم اپنی قوم کو آ کر دکھایا۔

واقدی نے لکھا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی قبیلہ خزاعہ کے چالیس سواروں کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدد طلب کرنے کیلئے گیا انہوں نے آ کر اس واقع کا تذکرہ کیا جو انہیں پیش آیا تھا جب قافلہ والے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس بن زنیم الدیلمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔(الصارم المسلول 139)

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت:

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
من یکفینی عدوی" میری دشمن کی خبر کون لے گا؟ تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو قتل کر دیا۔" (الصارم المسلول 163)

مشرک گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
((ان رجلا من المشرکین شتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من یکفینی عدوی؟) فقام الزبیر بن العوام فقال: انا فبارزہ، فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلبہ)) (الصارم المسلول: 177)
" مشرکین میں سے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اس دشمن کی کون خبر لے گا؟ تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔"

کعب بن اشرف یہودی کا قتل:

کعب بن اشرف ایک سرمایادار متعصب یہودی تھا اسے اسلام سے سخت عداوت اور نفرت تھی جب مدینہ منورہ میں بدر کی فتح کی خوش خبری پہنچی۔ تو کعب کو یہ سن کر بہت صدمہ اور دکھ ہوا۔ اور کہنے لگا۔ اگر یہ خبر درست ہے کہ مکہ کے سارے سردار اور اشراف مارے جا چکے ہیں تو پھر زندہ رہنے سے مر جانا بہتر ہے۔ جب اس خبر کی تصدیق ہو گی تو کعب بن اشرف مقتولین کی تعزیت کے لئے مکہ روانہ ہوا مقتولین پر مرثے لکھے۔ جن کو پڑھ کر وہ خود بھی روتا اور دوسروں کو بھی رلاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قتال کے لئے لوگوں کو جوش دلاتا رہا۔ مدینہ واپس آ کر اس نے مسلمان عورتوں کے خلاف عشقیہ اشعار کہنے شروع کر دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں بھی اشعار کہے۔ کعب مسلمانوں کو مختلف طرح کی ایذائیں دیتا۔ اہل مکہ نے کعب سے پوچھا کہ ہمارا دین بہتر ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین۔ تو اس نے جواب دیا کہ تمہارا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حرکات کی وجہ سے اسکے قتل کا پروگرام بنایا اور قتل کے لئے روانہ ہونے والے افراد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی قبرستان تک چھوڑنے آئے۔ چاندنی رات تھی پھر فرمایا جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من لکعب بن الاشرف، فانہ قد اذی اللہ ورسولہ؟) فقام محمد بن مسلمۃ فقال: انا یا رسول اللہ تحب ان اقتلہ؟ قال نعم قال: فاذن لی ان اقول شیا، قال: قل))

(رواہ البخاری کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف، رواہ مسلم کتاب الجہاد والسیر باب قتل کعب بن الاشرف طاغوف الیھود)

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کو تکلیف دی ہے اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ مجھ کو یہ پسند ہے۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ کہنے کی اجازت دے دیں یعنی ایسے مبہم کلمات اور ذو معنی الفاظ جنہیں میں کہوں اور وہ سن کر خوش و خرم ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اجازت ہے۔"

محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے آکر اس سے کہا کہ یہ شخص (اشارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اس نے ہمیں تھکا مارا ہے اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ جواباً کعب نے کہا۔ ابھی آگے دیکھنا اللہ کی قسم بالکل اکتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ چونکہ ہم نے اب ان کی اتباع کر لی ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں اسے چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ میں تم سے ایک دو وسق غلہ قرض لینے آیا ہوں کعب نے کہا۔ میرے پاس کوئی چیز گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ تم کیا چیز چاہتے ہو۔ کہ میں گروی رکھ دوں۔ کعب نے کہا۔

اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم عرب کے خوبصورت جوان ہو تمہارے پاس ہم اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا۔ پھر اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ ہم اپنے بیٹوں کو گروی کس طرح رکھ سکتے ہیں۔ کل انہیں اس پر ہر کوئی گالیاں دے گا کہ آپ کو ایک دو وسق غلے کے عوض گروی رکھا گیا تھا۔ یہ ہمارے لئے بڑی عار ہوگی البتہ ہم آپ کے پاس اپنے اسلحہ کو گروی رکھ سکتے ہیں جس پر کعب راضی ہو گیا محمد بن مسلمہ نے کعب سے کہا کہ میں دوبارہ آؤں گا۔

دوسری دفعہ محمد بن مسلمہ کعب کے پاس رات کے وقت آئے۔ ان کے ہمراہ ابو نائلہ بھی تھے یہ کعب کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر انہوں نے اس کے قلعے کے پاس جا کر آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا۔ تو اس کی بیوی نے کہا مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہے کعب نے جواب دیا کہ یہ تو محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابو نائلہ ہیں اگر شریف آدمی کو رات کے وقت بھی نیزہ بازی کیلئے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے محمد بن مسلمہ اور ابو نائلہ کے ہمراہ ابو عبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر بھی تھے۔

محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے تو میں اس کے سر کے بال ہاتھ میں لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا۔ جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سر مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو پھر تم اس کو قتل کر ڈالنا۔ کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کا جسم خوشبو سے معطر تھا۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ میں نے آج سے زیادہ عمدہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ کعب نے کہا۔ میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو عطر میں ہر وقت بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی مثال نہیں محمد بن مسلمہ نے کہا۔ کیا مجھے تمہارے سر کو سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا اجازت ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کعب کا سر سونگھا اس کے بعد اس کے ساتھیوں نے سونگھا پھر انہوں نے کہا۔ دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا۔ اجازت ہے۔ پھر جب محمد بن مسلمہ نے پوری طرح سے اسے قابو کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

پھر رات کے آخری حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے ہی فرمایا: افلحت الوجوہ ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے۔انہوں نے جواباً عرض کیا و وجھک یارسول اللہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک،اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! اس کے بعد کعب بن اشرف کا قلم کیا ہوا سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمدللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔(فتح الباری 7/272)

ہفت روزہ اہلحدیث شمارہ نمبر 10

جلد نمبر 39 22تا28صفر1429ھ 1تا7مارچ 2008 ء

http://www.ahlehadith.com/mazameendetailcfc0.php?mid=184&cid=38

مشرکین قرآن کو اس کو نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے

35 - سزاؤں کا بیان: (135)

گستاخ رسول کی سزا

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 955 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 955 مکررات 2 ریکارڈ 1/3 ریکاڈ نمبر 1330955

عباد بن موسیٰ ختلی، اسماعیل بن جعفر مدنی، اسرائیل، عثمان اشحام، عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اندھے کی ام ولد (وہ باندی جس نے مالک کا بچہ جنا ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **برا بھلا** کہا کرتی تھی اور آپ کی برائی میں نَعُوذُ بِاللہ) مشغول رہتی تھی۔ وہ اندھا اسے اس سے منع کرتا تھا تو وہ باز نہ آتی تھی اور وہ اسے ڈانٹتا تھا لیکن وہ اس کی ڈانٹ نہیں سنتی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک رات جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو میں پڑی تھی اور آپ کو برا بھلا کہہ رہی تھی تو اس کے اندھے مالک نے خنجر لیا اور اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر تکیہ لگا لیا۔ اور اسے قتل کر دیا۔ اس عورت کی ٹانگوں کے درمیان بچہ پڑا ہوا تھا تو وہ وہاں پر خون سے لتھڑ گیا صبح کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں اس شخص کو جس نے اپنے اوپر میرا حق رکھتے ہوئے یہ فعل کیا ہے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ کھڑا ہو جائے تو وہ اندھا کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا لرزتا کانپتا ہوا آیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس عورت کا ساتھی ہوں وہ آپ کو برا بھلا کہتی تھی اور آپ کی برائی میں پڑی رہا کرتی تھی میں اسے منع بھی کرتا تھا تو وہ باز نہ آئی تھی اور اسے ڈانٹا ڈپٹا تو اس پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور اس سے میرے دو موتیوں جیسے بیٹے ہیں اور وہ میری بڑی اچھی ساتھی تھی گذشتہ رات وہ آپ کو برا بھلا کہنے لگی اور آپ کے بارے میں ایسی ویسی بات کہنے لگی تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر تکیہ لگا دیا۔ (زور لگایا) یہاں تک کہ میں نے اسے قتل کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار گواہ رہو اس کا خون ھدر بیکار لغو ہے (ضائع) ہے۔

---

35 - سزاؤں کا بیان: (135)

گستاخ رسول کی سزا

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 956 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 956 مکررات 1 ریکارڈ 2/3 ریکاڈ نمبر 1330956

عثمان بن ابوشیبہ، عبداللہ بن جراح، جریر، مغیرہ، شعبی، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہود عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **براجھلا** کہتی تھی اور آپ کی برائی میں پڑی رہتی تھی ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا حتی کہ وہ مرگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا خون ہدر (ضائع قرار) دے دیا۔

---

37 - جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ: (167)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (نعوذ باللہ) برا کہنے والے کی سزا

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 372 حدیث مرفوع مکررات 3

أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ رَجُلًا أَعْمَى فَانْتَهَيْتُ إِلَى عِكْرِمَةَ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسُبُّهُ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَتْ فِيهِ فَلَمْ أَصْبِرْ أَنْ قُمْتُ إِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُهَا فَأَصْبَحَتْ قَتِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا لِي عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ إِلَّا قَامَ فَأَقْبَلَ الْأَعْمَى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ أُمَّ وَلَدِي وَكَانَتْ بِي لَطِيفَةً رَفِيقَةً وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَلَكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ فِيكَ وَتَشْتُمُكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتْ الْبَارِحَةُ ذَكَرَتْكَ فَوَقَعَتْ فِيكَ فَقُمْتُ إِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 372 مکررات 2 ریکارڈ 3/3 ریکاڈ نمبر 1430372

عثمان بن عبداللہ، عباد بن موسی، اسماعیل بن جعفر، اسرائیل، عثمان شحام، ابن عباس سے روایت ہے کہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نابینا شخص تھا اس کی ایک باندی تھی کہ جس کے پیٹ سے اس کے دو بچے تھے وہ باندی اکثر و پیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (برائی سے) تذکرہ کرتی تھی (اور اس کے دو بچے تھے) وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا لیکن وہ نہیں مانتی تھی اور اس حرکت سے باز نہ آتی چنانچہ (حسب عادت) اس باندی نے ایک رات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ **برائی** سے شروع کر دیا وہ نابینا شخص بیان کرتا ہے کہ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی میں نے (اس کو مارنے کے لیے) ایک نیچہ (جو کہ ایک لوہے وغیرہ کا وزن دار تلوار سے نسبتا چھوٹا ہتھیار ہوتا ہے) اٹھایا

اور اس کے پیٹ پر رکھ کر میں نے وزن دیا یہاں تک کہ وہ باندی مر گئی۔ صبح کو جس وقت وہ عورت مردہ نکلی تو لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حضرات کو اکٹھا کیا اور فرمایا میں اس کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس پر میرا حق ہے (کہ میری فرنابرداری کرے) جس نے یہ حرکت کی ہے وہ شخص اٹھ کھڑا ہو یہ بات سن کر وہ نابینا شخص گرتا پڑتا (خوف سے کانپتا ہوا) حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ حرکت میں نے کی ہے وہ عورت میری باندی تھی اور وہ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھی اور میری رفیقہ حیات تھی اس کے پیٹ سے میرے دو لڑکے ہیں جو کہ موتی کی طرح (خوبصورت) ہیں لیکن وہ عورت اکثر و بیشتر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہتی رہتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی میں اس کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا تو وہ باز نہ آتی اور میری بات نہ سنتی آخر کار (تنگ آکر) گزشتہ رات اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرہ پھر برائی سے شروع کر دیا میں نے ایک نیچہ اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام لوگ گواہ رہیں اس باندی کا خون ہدر ہے (یعنی معاف ہے اور اس کا انتقام نہیں لیا جائے گا) اس لیے کہ ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا قتل کرنا لازم ہو گیا تھا۔

---

43 - قرآن کی تفسیر کا بیان: (437)

تفسیر سورہ بنی اسرائیل

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1070 حدیث مرفوع مکررات 9

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ بِأَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1070 حدیث مرفوع مکررات 9

عبد بن حمید، سلیمان بن داؤد، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) 17۔ اسراء: 110) (اور اپنی نماز میں نہ چلا کر پڑھ اور نہ بالکل ہی آہستہ پڑھ اور اس کے درمیان اختیار کر۔) مکہ میں نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بلند آواز سے قرآن پڑھتے تو مشرکین قرآن کو اس کو نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نہ قرآن اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ مشرکین قرآن کو اس کو نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دینے لگیں اور نہ اتنا آہستہ کہ صحابہ رضی اللہ عنہ سن نہ سکیں۔ یعنی اتنی آواز پر پڑھئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

43 - قرآن کی تفسیر کا بیان: (437)

تفسیر سورہ بنی اسرائیل

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1071 حدیث مرفوع مکررات 9

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوهُ شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1071 حدیث مرفوع مکررات 9

احمد بن منیع، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپ کر دعوت دیتے تھے اور صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے۔ چنانچہ مشرکین جب قرآن سنتے تو اسے اور اس کے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے ہیں لہذا اللہ تعالی نے اپنی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم دیا کہ اتنی بلند آواز مت پڑھئے کہ مشرکین سنیں اور اسے گالیاں دیں اور اتنی آہستہ بھی پڑھئے کہ مشرکین سنیں اور اسے گالیاں دیں اور اتنی آہستہ بھی نہ پڑھئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سن نہ سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے (یعنی درمیانی آواز سے پڑھئے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مرتد کی سزا قرآن وسنت اور اجماع کی روشنی میں (ماہنامہ بینات)

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

خیر القرون یعنی اسلام کے صدر اوّل میں جہاں دوسرے اسلامی قوانین کی بالا دستی تھی، وہاں سزائے ارتداد کا قانون بھی نافذ رہا۔اس کے بعد بھی جب تک دنیا میں اسلامی آئین ودستور کی بالادستی رہی، تمام اسلامی حکومتوں میں یہ قانون نافذ العمل رہا۔اسی کی برکت تھی کہ کوئی طالع آزما، مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے، دین ومذہب کو بازیچہٴ اطفال بنانے، آئے دن مذاہب بدلنے اور اسلام سے بغاوت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔

بلکہ اگر کسی شقی ازلی نے اس قسم کی جرأت کی تو اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، وغیرہ جیسے بدقماشوں کا انجام اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ملی غیرت کے کارناموں سے اسلامی تاریخ مزین ہے۔

لیکن جوں جوں اس معمورہٴ ارضی پر اسلامی اقتدار، خلافت اسلامیہ اور مسلمانوں کی گرفت ڈھیلی ہوتی گئی، لادین حکمرانوں کا تسلط بڑھتا گیا اور جبر واستبداد کے پنجے مضبوط اور گہرے ہوتے گئے، تو اس کی نحوست سے جہاں دوسرے اسلامی اصول وقوانین پامال کئے جانے لگے، وہاں سزائے ارتداد کے بے مثال قانون کو بھی حرفِ غلط کی طرح مٹادیا گیا۔

یہ اسی کی ''سبز قدمی'' تھی کہ انگریزی اقتدار کے دور میں، ہندوستان میں جہاں دوسرے بے شمار فتنوں نے سر اٹھایا، وہاں اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کرکے نہ صرف ارتداد کا ارتکاب کیا، بلکہ اس نے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی باقاعدہ تحریک شروع کردی۔ چونکہ اس وقت ہندوستان میں انگریزی اقتدار تھا اور غلام احمد قادیانی انگریزی اقتدار کی چھتری کے نیچے یہ سب کچھ کر رہا تھا، اس لئے مسلمان اُسے ارتداد کی سزا کا مزہ نہ چکھا سکے، لیکن جوں ہی مسلمانانِ ہندوستان کی قربانیوں اور مطالبہ پر مملکتِ خداداد پاکستان وجود میں آئی تو مسلمانوں کا پہلا مطالبہ یہ تھا کہ اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی اس مملکت میں اسلامی آئین وقوانین نافذ کئے جائیں۔

شومیٴ قسمت کہ مسلمانوں کے اس مطالبہ پر توجہ نہیں دی گئی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان میں بھی اسلام دشمنوں اور خصوصاً قادیانیوں کا اثر ونفوذ بڑھنے لگا، تب مسلمانوں نے اربابِ اقتدار سے مطالبہ کیا کہ کم ازکم ان کو ملت اسلامیہ سے الگ کاسٹ تصور کیا جائے، چنانچہ قریب قریب نوے سال کی محنت وجدوجہد کے بعد مسلمانوں کی یہ کوشش بارآور ہوئی اور اسلام سے برگشتہ ہوجانے والے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ مگر بایں ہمہ پھر بھی قادیانی ارتداد کا منہ زور گھوڑا سرپٹ دوڑتا رہا، اور قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیوں سے باز نہ آئے،

تو اس کے سدِّ باب کے لئے ایک بار پھر تحریک چلی اور ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا۔

لیکن قادیانی اپنے بیرونی آقاؤں کی شہ پر ارتدادی سرگرمیوں سے باز نہ آئے، تو مسلمانوں نے استدعا کی کہ پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا کا قانون نافذ کیا جائے۔ بلاشبہ اگر روزِ اوّل سے یہ قانون نافذ کر دیا جاتا تو اسلام دشمن قوتوں کو مسلمانوں کے دین و ایمان سے کھیلنے کی قطعاً جرأت نہ ہوتی اور نہ ہی مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ ہوتی۔

گویا مسلمانوں کا روزِ اول سے یہ مطالبہ رہا کہ پاکستان جب اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے، اور یہ اسلامی جمہوریہ کہلاتا ہے تو اس میں قانون بھی قرآن و سنت کا ہی ہونا چاہئے، لیکن چونکہ اس قانون کے نفاذ سے اسلام دشمنوں کی تمام تر سازشیں دم توڑ جاتیں، اور ان کے منصوبوں پر اوس پڑ جاتی، اس لئے انہوں نے اپنے اثر و نفوذ سے اس کی راہ میں ایسی رکاوٹیں کھڑی کیں اور ایسے روڑے اٹکائے کہ مسلمان حکمران اس کے نفاذ کی جرأت ہی نہ کرسکے۔ یوں تو مسلمانوں کا یہ قدیم ترین مطالبہ تھا اور ہے، مگر گزشتہ دنوں افغانستان میں مرتد ہو کر عیسائیت قبول کرنے والے عبدالرحمن کے معاملہ نے مرتد کی سزا کے اس قانون کی اہمیت و ضرورت کو مزید دوچند کر دیا ہے، کیونکہ بین الاقوامی سازش کے تحت اس معمولی واقعہ کو اخبارات اور میڈیا پر لا کر جہاں مسلمانوں کو تنگ نظر، تشدد پسند کہہ کر اسلامی آئین، خصوصاً سزائے ارتداد کے قانون کو بُری طرح نشانہ بنایا گیا، اور اس کو ظالمانہ قانون کے رنگ میں پیش کیا گیا، ضرورت تھی کہ اس سلسلہ کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے قارئین کی خدمت میں کچھ حقائق پیش کر دیئے جائیں۔

افغانستان اور افغان قوم کا شروع سے ہی اسلام سے گہرا رشتہ رہا ہے، اور افغانستان نے کبھی بھی کسی جبر و تشدد اور بیرونی دباؤ کو قبول نہیں کیا، اسی طرح افغانستان میں کبھی کسی اسلام دشمن تحریک یا نظریہ کو پنپنے کا موقع نہیں مل سکا، حتیٰ کہ امیر حبیب اللہ کے دور میں جب غلام احمد قادیانی نے افغانستان میں اپنے دو نمائندے بھیجے تو امیر مرحوم نے بالفعل ان پر سزائے ارتداد جاری فرما کر ارتدادی تحریک کا راستہ روک دیا۔

لیکن افغانستان میں جوں جوں دین و مذہب سے دوری ہوتی گئی، سازشی قوتوں اور اربابِ کفر نے اپنے آلہ کاروں کے ذریعہ افغانستان کو اندرونی سازشوں اور طوائف الملوکی سے دوچار کیا، تو سب سے پہلے روس نے اس کو ہڑپ کرنے کی خواہش و کوشش کی، مگر اسے منہ کی کھانا پڑی، جب روس جیسی سپر طاقت شکست و ریخت سے دوچار ہوگئی، تو امریکا بہادر کے منہ میں پانی آ گیا اور اس نے افغانستان پر قبضہ کر کے اس پر عیسائیت کا جھنڈا لہرانے کا منصوبہ بنالیا۔ افغانستان میں امریکی تسلط کے بعد بے شمار عیسائی این جی اوز متحرک ہوگئیں، افغانستان بلاشبہ بدترین مالی بدحالی کا شکار تھا اور ہے، مگر بایں ہمہ امریکا اور اس کی عیسائی این جی اوز اپنے مذموم مقاصد میں خاطر خواہ کامیاب نہ ہوسکیں، کیونکہ مسلمانانِ افغانستان جانتے تھے کہ ارتداد کی سزا موت ہے اور مرتد ہونا موت کو گلے لگانے کے مترادف ہے۔ اس لئے آج سے پندرہ سال پہلے مرتد ہو کر جرمنی چلے جانے والے عبدالرحمن کو دوبارہ افغانستان لا کر اس سے مرتد ہونے اور عیسائیت قبول کرنے کا اعلان کرایا گیا، جس کے پس پردہ درج ذیل مقاصد کارفرما تھے، مثلاً:

الف:... یہ باور کرایا جائے کہ افغانستان میں عیسائی این جی اوز کی تحریک اور کوششوں کے خاطر خواہ نتائج نکل رہے ہیں۔

ب:... مسلمانوں کو ذہنی اور اعصابی تناؤ میں مبتلا کر کے عیسائیت کی بالا دستی کا احساس اجاگر کیا جائے۔

ج:...اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کو ترجیح دینے اور مسلمانوں میں قبولِ عیسائیت کے رجحان کا تصور پیش کیا جائے۔

د:... قانونِ ارتداد اور مرتد کی اسلامی سزا کے نفاذ کو اپنے اثر و نفوذ اور بین الاقوامی دباؤ کے ذریعہ معطل کرایا جائے۔

ھ:... مرتد کو تحفظ دے کر دوسرے بے دینوں کو ذہناً اس پر آمادہ کیا جائے کہ تبدیلیٔ مذہب کی صورت میں ان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جائے گا، بلکہ امریکا، برطانیہ، روس، جرمنی، فرانس، اٹلی، ڈنمارک، ہالینڈ وغیرہ پوری عیسائی دنیا تمہاری پشت پر ہے اور تبدیلیٔ مذہب کی صورت میں تمہیں نہ صرف تحفظ فراہم کیا جائے گا، بلکہ ہر طرح کے ساز و سامان کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ ملک کی شہریت بھی دی جائے گی۔

و:... یہ باور کرایا جائے کہ افغانستان میں بالفعل امریکا اور عیسائیت کی بالا دستی اور حکمرانی قائم ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ مسلمان ملک کا مسلمان حکمران اور اس کی مسلمان عدلیہ بھی ایک اسلامی سزا کے نفاذ میں بے بس ہے، چنانچہ مرتد عبدالرحمن کے اس اعتراف کے باوجود کہ: ''میں نے عیسائیت قبول کرلی ہے اور میں اس کے لئے اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہوں'' افغان عدالت کے جج انصاراللہ مولوی زادہ کا یہ کہنا کہ: ''ناکافی ثبوت کی بنا پر اسے رہا کیا جاتا ہے۔'' افغان عدالت اور افغان حکومت کی بے بسی کی واضح دلیل ہے۔

ز:... سزائے ارتداد کے اسلامی قانون اور فطرت پر مبنی دستور کو متنازعہ بنایا جائے، دنیائے عیسائیت، انسانی حقوق کی تنظیموں کو اس کے خلاف بولنے کا موقع دے کر غیر متعصب دنیا کے علاوہ خود مسلمانوں کے دلوں میں بھی اس کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں، اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور اس کے نفاذ کو انسانیت کی توہین باور کرایا جائے۔

چنانچہ اس واقعہ کے اخبارات میں شائع ہونے پر جہاں ملحدین و بے دینوں کو اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت ہوئی، وہاں نام نہاد مسلمان اسکالروں کو بھی اس قانون میں کیڑے نکالنے کا موقع میسر آگیا۔

اس لئے اس بات کی ضرورت تھی کہ قرآن و سنت، اجماع امت، قیاس، فقہ و فتویٰ اور عقل و شعور کی روشنی میں اس سلسلہ کی تصریحات نقل کردی جائیں۔ مگر سب سے پہلے اس کی وضاحت ہونی چاہئے کہ مرتد کس کو کہتے ہیں؟ اور سزائے ارتداد کی کیا کیا شرائط ہیں؟ بلاشبہ دنیا میں بسنے

والے انسان دین ومذہب کے اعتبار سے دو قسم ہیں: ایک مسلمان اور دوسرے غیر مسلم۔

مسلم:... وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت، بعث بعد الموت اور اس بات پر ایمان رکھتے ہوں کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ ہی کی جانب سے ہے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی اور آپ کے لائے ہوئے دین و شریعت کو حضرات صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلافِ امت کی تشریحات کی روشنی میں مانتے ہوں۔

غیر مسلم:... وہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، دین وشریعت، مذکورہ بالا تمام عقائد یا ان میں سے کسی ایک کے منکر ہوں، یا ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا انکار کرتے ہوں، خواہ وہ اپنے آپ کو ہندو، سکھ، پارسی، زرتشتی، یہودی، عیسائی، بدھ، قادیانی، مرزائی (جو اپنے آپ کو احمدی بھی کہتے ہیں)، ذکری اور آغاخانی کہتے ہوں، یا اس کے علاوہ اپنے آپ کو کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہوں، وہ سب کے سب غیر مسلم ہیں۔ پھر غیر مسلموں کی متعدد اقسام ہیں، چونکہ غیر مسلم اپنے بعض مخصوص عقائد و نظریات اور رہائش و سکونت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے احکام بھی جدا جدا ہیں، اس لئے ان کی اقسام، تعریف اور حکم بھی معلوم ہونا چاہئے۔

اوّل:... غیر مسلم باعتبار عقائد و نظریات کے سات قسم ہیں:

۱...: کھلا کافر، ۲:... مشرک، ۳:... دہریہ، ۴:... معطل، ۵:... منافق، ۶...: زندیق، جو ملحد اور باطنی بھی کہلاتے ہیں، ۷:... مرتد۔

دوم:... پھر ان سب کا باعتبار جنگ وامن اور رہائش و سکونت کے جُدا جُدا حکم ہے، اس لئے غیر مسلموں کی اقسام، تعریف اور حکم ملاحظہ ہو:

کھلا کافر:... جسے کافر مطلق بھی کہا جاتا ہے، وہ ہے جو علی الاعلان اسلامی اعتقادات کا منکر ہو اور اپنے آپ کو مسلمان برادری سے الگ تصور کرتا ہو، جیسے ہندو، سکھ، یہودی اور عیسائی وغیرہ۔

مشرک:... مشرک وہ ہے، جو چند معبودوں کا قائل ہو، یا اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی حجر و شجر یا مورتی وغیرہ کو بھی نفع و نقصان کا مالک سمجھتا ہو۔

دہریہ:... دہریہ وہ ہے جو حوادثِ عالم کو زمانہ کی طرف منسوب کرتا ہو اور زمانہ کو قدیم مانتا ہو، یعنی زمانہ کو ہی خالقِ عالم اور ازلی و ابدی مانتا ہو۔

معطل :... معطل وہ ہے جو خالقِ عالم کا سرے سے منکر ہو۔

منافق :... منافق وہ ہے جو ظاہراً زبانی کلامی اور جھوٹ موٹ اپنے آپ کو مسلمان باور کرائے، مگر اندر سے کافر ہو۔

زندیق :... زندیق وہ ہے جو اپنے کفریہ عقائد پر اسلام کا ملمع کرے اور اپنے فاسد و کفریہ عقائد کو ایسی صورت میں پیش کرے کہ سر سری نظر میں وہ صحیح معلوم ہوتے ہوں، ایسے شخص کو عربی میں ملحد اور باطنی بھی کہتے ہیں۔

مرتد:... مرتد وہ ہے جو اسلام کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے دین کو اختیار کرلے۔

ان تفصیلات کے بعد مذکورہ بالا غیر مسلموں میں سے ہر ایک کا حکم ملاحظہ ہو:

کھلا کافر:... اگر ایسا شخص کسی غیر مسلم ملک میں رہتا ہو، اور وہ ملک اسلامی مملکت سے بر سر پیکار ہو، تو یہ شخص حربی کافر کہلائے گا اور مسلمانوں پر ایسے شخص کی جان ومال، عزت وآبرو کی کسی قسم کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے، لیکن اگر ایسا شخص (کھلا کافر) کسی ایسے غیر مسلم ملک میں رہتا ہو، جس کا اسلامی مملکت سے دوستی کا معاہدہ ہو تو یہ شخص مسلمانوں کا حلیف کہلائے گا، اگر یہ شخص کسی دوسری مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث نہ ہو تو مسلمان اس کی جان ومال سے تعرض نہیں کریں گے، چنانچہ ایسا شخص اگر مسلمان ملک میں ویزہ لے کر آئے تو یہ مستأمن کہلائے گا، اور مسلمانوں پر اس کی جان ومال اور عزت وآبرو کا تحفظ لازم ہو گا۔

اسی طرح اگر ایسا کھلا کافر کسی مسلمان ملک کا پرامن شہری ہو اور شہری واجبات یعنی جزیہ وغیرہ ادا کرتا ہو اور کسی ملک وملت دشمنی کا مرتکب نہ ہو، تو یہ ذمی کہلائے گا اور اس کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت و صیانت اسلامی مملکت اور مسلمانوں پر واجب ہو گی۔

مشرک:... مشرک کا حکم بھی کھلے کافر کی طرح ہے۔

اس کے علاوہ دہریہ، معطل، منافق، زندیق اور مرتد بھی اگر کسی ایسی غیر مسلم مملکت میں رہتے ہوں جن سے مسلمانوں کا کسی دوستی کا کوئی معاہدہ نہ ہو، تو وہ بھی کھلے کافر کی طرح ہیں اور ان پر کسی قسم کے کوئی احکام جاری نہیں ہوں گے، لیکن اگر کسی علاقہ اور قبیلہ کے لوگ اجتماعی طور پر مرتد ہو کر قوت پکڑنے لگیں تو مسلمان حکمران کو حربی کافروں سے بھی پہلے ان کے خلاف کارروائی کر کے ان کا قلع قمع کرنا ہو گا۔

منافق:... اگر کوئی منافق' مسلمان ملک میں رہتا ہو اور کسی قسم کی ملک و ملت دشمنی میں ملوث نہ ہو تو مسلمان اس سے بھی تعرض نہیں کریں گے' لیکن اگر کوئی زندیق' دہریہ' معطل اور مرتد اسلامی مملکت میں رہتے ہوئے اس جرم کا ارتکاب کرے' تو چاہے وہ بظاہر کتنا ہی امن پسند کیوں نہ ہو' مسلمان حکمران 'اسلامی قانون کی روشنی میں اس کو' اس کے اس بدترین کردار اور گھناؤنے جرم کی سزا دے گا' کیونکہ کسی مملکت کے سربراہ پر اپنے شہریوں کے دین و ایمان کی حفاظت لازم ہے' اور جو لوگ مسلمانوں کے دین و ایمان سے کھیلنا چاہیں' ان کا مواخذہ کرنا مسلمان حکمران کا فرض اور بنیادی حق ہے' اس لئے کہ ارشاد نبوی :

"کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔" (مشکوٰۃ ص:۳۲۰)

تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارہ میں پوچھا جائے گا) کے مصداق مسلمان حکمران کو اپنے شہریوں کی اصلاح کا مکمل اختیار ہے' لہٰذا مسلمان حکمران کو چاہئے کہ وہ ایسے لادین افراد کی ملت دشمن سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے اور ان کی خفیہ شرارتوں' سازشوں اور شر و فساد سے اپنی رعایا کے دین و ایمان کی حفاظت کرے۔

زندیق:... چنانچہ اگر اسلامی مملکت کا کوئی شہری زندقہ اختیار کرلے اور گرفتاری سے قبل از خود اس جرم سے توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی 'لیکن اگر گرفتاری کے بعد توبہ کا اظہار کرے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی' چنانچہ حضرت امام مالکؒ وغیرہ ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں کرتے' حضرت امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی مسلک ہے' علامہ شامیؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔

مرتد:... اگر اسلامی مملکت کا کوئی شہری خدانخواستہ مرتد ہوجائے تو اس کے احکام ان سب سے جدا ہیں' مثلاً:

مرتد ہونے والی خاتون:

اگر مرتد ہونے والی خاتون ہو تو اس کو گرفتار کرکے جیل میں ڈالا جائے' اگر اس کے کوئی شبہات ہوں تو دور کئے جائیں' اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے 'اگر توبہ کرلے تو فبہا' ورنہ اسے زندگی بھر کے لئے جیل میں قید رکھا جائے تاآنکہ وہ مر جائے یا توبہ کرلے۔

اگر کوئی نابالغ بچہ مرتد ہوجائے تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر وہ دین و مذہب کو سمجھتا ہے اور عقل و شعور کے سن کو پہنچ چکا ہے تو اس کا حکم بھی مرتد ہونے والے مرد کا ہے' اور اگر بالکل چھوٹا اور ناسمجھ ہے تو اس پر ارتداد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔اسی طرح اگر کوئی مجنون یا پاگل ارتداد کا ارتکاب کرے تو اس پر بھی ارتداد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

اگر کوئی عاقل، بالغ مرد، ارتداد کا ارتکاب کرے تو اس کو گرفتار کر کے تین دن تک اس کو مہلت دی جائے گی، اس کے شبہات دور کئے جائیں گے، اگر مسلمان ہو جائے تو فبہا، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

قرآن و سنت، اجماع امت اور فقہائے امت کا یہی فیصلہ ہے اور عقل و دیانت کا بھی یہی تقاضا ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے :

”انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض، ذلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الآخرۃ عذاب عظیم، الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم فاعلموا ان اللہ غفور رحیم۔“ (المائدہ :۳۳،۳۴)

ترجمہ :... ”یہی سزا ہے ان کی جو لڑائی کرتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور دوڑتے ہیں ملک میں فساد کرنے کو، کہ ان کو قتل کیا جائے یا سولی چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے یا دور کر دیئے جائیں اس جگہ سے، یہ ان کی رسوائی ہے دنیا میں اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے، مگر جنھوں نے توبہ کی تمہارے قابو پانے سے پہلے تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

اس آیت کے ذیل میں تمام مفسرین و محدثین نے عکل و عرینہ کے ان لوگوں کا واقعہ لکھا ہے جو اسلام لائے تھے، مگر مدینہ منورہ کی آب و ہوا ان کو راس نہ آئی تو ان کی شکایت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ بھیج دیا، جہاں وہ ان کا دودھ وغیرہ پیتے رہے، جب وہ ٹھیک ہو گئے تو مرتد ہو گئے اور اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر کے صدقہ کے اونٹ بھگا لے گئے، جب مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سیدھے ہاتھ اور اُلٹے پاؤں کاٹ دیئے اور وہ حرہ میں ڈال دیئے گئے، پانی مانگتے رہے، مگر ان کو پانی تک نہ دیا، یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

اسی لئے امام بخاریؒ نے اس آیت کے تحت عنوان بھی اسی انداز کا قائم فرمایا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ چونکہ مرتد اور محارب تھے، اس لئے ان کو قتل کیا گیا، چنانچہ امام بخاریؒ کے الفاظ ہیں :

”باب لم یسق المرتدون المحاربون حتی ماتوا۔“ (ص:۱۰۰۵، ج:۲)

اگرچہ امام بخاریؒ کے علاوہ دوسرے ائمہ کرام اس کے قائل ہیں کہ محارب جیسے کفار ہو سکتے ہیں، ویسے مسلمان بھی ہو سکتے ہیں، لیکن اتنی بات واضح ہے کہ اس آیت کی روشنی میں ایسے لوگ جو مرتد ہو جائیں، اور اللہ و رسول سے محاربہ کریں، وہ واجب القتل ہیں۔

سزائے مرتد کے سلسلہ میں صحاح ستہ اور حدیث کی دوسری کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات اور حضرات صحابہ کرامؓ کا عمل بھی منقول ہے، ذیل میں اس سلسلہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں :

۱” ...: عن عکرمۃ قال: اتی علی رضی اللہ عنہ بزنادقۃ فاحرقھم، فبلغ ذالک ابن عباسؓ فقال: لو کنت انا لم احرقھم لنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: لا تعذبوا بعذاب اللہ، ولقتلتھم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من بدل دینہ فاقتلوہ۔ “

)بخاری، ص۱۰۲۳، ج۲، ص:۳۲۳، ج:۱، ابوداؤد ص:۲۴۲، ج:۲، نسائی ص:۱۶۹، ج:۲، ترمذی ص:۱۷۶، ج:۱، مسند احمد ص:۲۱۷، ج:۱، ص:۲۸۲،۲۸۳، ج:۱، سنن کبریٰ بیہقی ص:۱۹۵،ج:۸، مستدرک حاکم ص:۵۳۸ج:۳، مشکوٰۃ ص:۳۰۷ (

ترجمہ:... ”حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چند زندیق لائے گئے تو انہوں نے ان کو آگ میں جلادیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جب یہ قصہ معلوم ہوا تو فرمایا: میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسا عذاب نہ دو جو اللہ تعالیٰ (جہنم میں) دیں گے، میں ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ”جو شخص دین تبدیل کرے، اس کو قتل کردو“ کے تحت قتل کردیتا۔“

۲” ...: عن عکرمۃ قال قال ابن عباسؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من بدل دینہ فاقتلوہ۔“ (نسائی ص:۱۴۹، ج:۲، سنن ابن ماجہ ص:۱۸۲)

ترجمہ:... ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دین تبدیل کرکے مرتد ہو جائے، اس کو قتل کردو۔“

۳” ...: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: کان عبداللہ ابن سعد بن ابی سرح یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فازلہ الشیطن، فلحق بالکفار فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتل یوم الفتح، فاستجار لہ عثمان بن عفانؓ فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...“ (ابوداؤد ص۲۵۱، ج:۲، نسائی۱۶۹، ج:۲)

ترجمہ:... ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی سرح، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی تھا، اسے شیطان نے بہکایا تو وہ مرتد ہو کر کفار سے مل گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اس کے قتل کا حکم فرمایا، (جس سے معلوم ہوا کہ مرتد کی سزا قتل ہے، ناقل) مگر حضرت عثمانؓ نے اس کے لئے پناہ طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پناہ دے دی (چنانچہ وہ بعد میں دوبارہ مسلمان ہو گیا)۔''

۴'' ...: عن انس ان علیا اتی بناس من الزط یعبدون وثناً فاحرقھم، قال ابن عباسؓ انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من بدل دینہ فاقتلوہ۔''
(سنن نسائی ص:۱۶۹، ج:۲، مسند احمد ص:۳۲۳، ج:۱)

ترجمہ:... ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس زط (سوڈان) کے کچھ لوگ لائے گئے جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے، آپؓ نے ان کو آگ میں جلا دیا، اس پر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''جو شخص اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جائے، اس کو قتل کر دو۔''

۵'' ...: عن ابی موسیٰؓ قال اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... فقال:... ولکن اذھب انت یا ابا موسیٰ او یا عبداللہ بن قیس الی الیمن، ثم اتبعہ معاذ بن جبل، فلما قدم علیہ القی لہ وسادۃ قال: انزل واذا رجل عندہ موثق قال: ما ھذا؟ قال: کان یھودیاً فاسلم ثم تھود، قال: اجلس! قال: لا اجلس حتی یقتل، قضاء اللہ ورسولہ ثلث مرات فامر بہ فقتل... الخ) ''بخاری ص:۱۰۲۳، ج:۲، مسلم ص:۱۲۱، ج:۲، ابوداؤد ص:۲۴۲، ج:۲، نسائی ص:۱۶۹، ج:۲، سنن کبریٰ بیہقی ص:۱۹۵ج:۸)

ترجمہ:... ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس! یمن جاؤ، اس کے بعد آپ نے معاذ بن جبلؓ کو بھی میرے پیچھے یمن بھیج دیا، حضرت معاذؓ یمن پہنچے اور ان کے بیٹھنے کے لئے مسند لگائی گئی تو انہوں نے دیکھا کہ (حضرت ابوموسیٰؓ کے پاس) ایک آدمی بندھا ہوا ہے، حضرت معاذؓ نے پوچھا: اس کا کیا قصہ ہے؟ فرمایا: یہ شخص پہلے یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور اب مرتد ہو گیا ہے، آپؓ نے فرمایا: جب تک اس کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق قتل نہیں کر دیا جاتا، میں نہیں بیٹھوں گا، انہوں نے تین بار یہ جملہ ارشاد فرمایا، چنانچہ حضرت ابوموسیٰؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا، جب وہ قتل ہو گیا تو حضرت معاذؓ تشریف فرما ہوئے۔''

۶'' ...: عن عبداللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... لا یحل دم رجل مسلم یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث: الثیب الزانی، والنفس بالنفس، والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ۔''

(ابوداؤد ص: ۲۴۲ ج:۲، نسائی ۱۶۵ ج:۲، ابن ماجہ ص: ۱۸۲، سنن کبریٰ بیہقی ۱۹۴ ج:۸، ترمذی ص:۲۵۹ ج:۱، مسلم ص:۵۹ ج:۲)

ترجمہ:... ”حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کلمہ لاالٰہ الااللہ کی شہادت دے، اس کا خون بہانا جائز نہیں، سوائے ان تین آدمیوں کے: ایک وہ جو شادی شدہ ہو کر زنا کرے، دوسرا وہ جو کسی کو ناحق قتل کردے اور تیسرا وہ جو اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے۔“

۷” ...: عن حارثة بن مضرب انه اتی عبداللہ فقال: مابینی وبین احد من العرب حنة، وانی مررت بمسجد لبنی حنیفة، فاذاهم یومنون بمسیلمة، فارسل الیهم عبداللہ فجیئ بهم فاستتابهم، غیر ابن النواحة، قال له: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لولا انک رسول لضربت عنقک، فانت الیوم لست برسول، فامر قرظة بن کعب۔ فضرب عنقه فی السوق، ثم قال: من اراد ان ینظر الی ابن النواحة قتیلا بالسوق۔“ (ابوداؤد ص:۲۴ ج:۲)

ترجمہ:... ”حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، (اور آپؓ نے فرمایا کہ) میرے اور عرب کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے، پھر فرمایا: میں مسجد بنو حنیفہ کے پاس سے گزرا، وہ لوگ مسیلمہ کذاب کے ماننے والے تھے، حضرت عبداللہؓ نے ان کی طرف قاصد بھیجا، تاکہ ان سے توبہ کا مطالبہ کرے، پس سب سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا، سوائے ابن نواحہ کے، آپؓ نے اس سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کردیتا) اس لئے کہ وہ مرتد ہونے کے علاوہ مرتد مسیلمہ کا قاصد تھا، ناقل) پس آج تم قاصد نہیں ہو، اس کے بعد آپؓ نے (حاکمِ کوفہ) قرظہ بن کعب کو حکم دیا کہ اس کو قتل کردیا جائے، چنانچہ بازار ہی میں اس کو قتل کردیا گیا، اور فرمایا: جو ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے، وہ بازار میں قتل شدہ موجود ہے۔“

۸” ...: عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده معاویة بن حیده قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من بدل دینه فاقتلوه، ان اللہ لایقبل توبة عبد کفر بعد اسلامه۔“ (مجمع الزوائد: ص:۲۶۱ ج:۶)

ترجمہ: ...”حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے، اس کو قتل کردو، بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ قبول نہیں کرتے، جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے۔“

۹” ...: عن معاذ بن جبلؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له حین بعثه الی الیمن: ایما رجل ارتد عن الاسلام فادعه، فان تاب، فاقبل منه، وان لم یتب، فاضرب عنقه، وایما امرأة ارتدت عن الاسلام فادعها، فان تابت، فاقبل منها، وان ابت فاستتبها۔“ (مجمع الزوائد: ۲۶۳ ج:۶)

ترجمہ:… ”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن بھیجا تو فرمایا: جو شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے، اسے اسلام کی دعوت دو، اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلو، اور اگر توبہ نہ کرے تو اس کی گردن اڑادو، **اور جو نسی عورت اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے، اسے بھی دعوت دو، اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلو، اگر توبہ سے انکار کرے تو برابر توبہ کا مطالبہ کرتے رہو (یعنی اس کو قتل نہ کرو)۔“**

۱۰” …: عن جریر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اذا ابق العبد الی الشرک فقد حل دمہ۔“ (ابوداوٴد، ص: ۲۴۳، ج:۲، مشکوٰة، ص:۳۰۷)

ترجمہ:… ”حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ اسلام سے کفر کی طرف واپس لوٹ جائے، اس کا قتل کرنا حلال ہو جاتا ہے۔“

۱۱” …: عن الحسن رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من بدل دینہ فاقتلوہ۔“ (نسائی ص:۱۶۹، ج:۲)

ترجمہ:… ”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرلے، اس کو قتل کردو۔“

۱۲” …: عن زید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من غیَّر دینہ فاضربوا عنقہ۔“ (موطا امام مالک ص:۶۴۰، جامع الاصول ص:۴۷۹، ج:۳)

ترجمہ:… ”حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اپنائے، اس کی گردن کاٹ دو۔“

امام مالکؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’قال مالک و معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیمانری واللہ اعلم من غیّر دینہ فاضر بوا عنقہ‘ وانہ من خرج من الاسلام الی غیرہ‘ مثل الزنادقۃ واشباہم‘ فان اولئک اذا ظہر علیہم قتلوا‘ ولم یستتابوا‘ لانہ لایعرف توبتہم‘ وانہم کانوا یسرون الکفر ویعلنون الاسلام فلااری یستتاب ہؤلاء ولایقبل منہم قولہم‘ واما من خرج من الاسلام الی غیرہ واظہر ذلک فانہ یستتاب‘ فان تاب، والا قتل، ذلک لوان قوما کانوا علی ذلک رایت ان ید عوا الی الاسلام ویستتابوا‘ فان تابوا قبل ذلک منہم‘ وان لم یتوبوا قتلوا‘ ولم یعن بذلک فیمانری‘ واللہ اعلم‘ من خرج من الیہودیۃ الی النصرانیۃ ولا من النصرانیۃ الی الیہودیۃ‘ ولا من یغیّر دینہ من اہل الادیان کلہا الا الاسلام فمن خرج من الاسلام الی غیرہ واظہر ذلک فذلک الذی عنی بہ۔‘‘ (موطا امام مالک ص:۶۴۰ میر محمد کتب خانہ‘ کراچی)

یعنی امام مالکؒ سے ارتداد کی تعریف میں منقول ہے کہ کوئی شخص اسلام سے نکل کر کسی دوسرے مذہب میں داخل ہو جائے تو اس کی گردن کاٹ دی جائے‘ جیسے کوئی زندیق ہو جائے‘ ایسے لوگوں کے بارہ میں اصول یہ ہے کہ جب زندیق پر غلبہ و تسلط حاصل ہو جائے تو اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے‘ کیونکہ ان لوگوں کی سچی توبہ کا اندازہ نہیں ہو سکتا‘ اس لئے کہ یہ لوگ کفر کو چھپاتے ہیں اور اسلام کا اظہار کرتے ہیں‘ پس میرا (امام مالکؒ) خیال یہ ہے کہ ان کے کفر کی بناپر ان کو قتل کر دیا جائے‘ ہاں اگر کوئی اسلام سے نکل کر مرتد ہو جائے تو اس سے توبہ کرائی جائے‘ توبہ کرلے تو فبہا‘ ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ’’من بدل دینہ فاقتلوہ‘‘ کا معنی یہ ہے کہ جو شخص اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرلے وہ مرتد ہے‘ لہٰذا وہ شخص مرتد نہیں کہلائے گا جو اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین پر تھا‘ اور اس نے اپنا وہ مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا دین و مذہب اختیار کرلیا‘ لہٰذا نہ تو اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ ہی اس کو قتل کیا جائے گا‘ مثلاً: اگر کوئی یہودی‘ نصرانی بن جائے یا کوئی نصرانی‘ مجوسی بن جائے‘ خواہ وہ ذمی ہی کیوں نہ ہو‘ نہ تو اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ ہی اس کو قتل کیا جائے گا۔

۱۳’’ ...: عن عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری رحمہ اللہ‘ عن ابیہ انہ قال: قدم علی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ‘ رجل من قبل ابی موسی الاشعری‘ فسالہ عن الناس فاخبرہ؟ ثم قال لہ عمر بن الخطاب: ہل کان فیکم من مغربۃ خبر؟ فقال نعم‘ رجل کفر بعد اسلامہ‘ قال: فما فعلتم بہ؟ قال: قربناہ فضربنا عنقہ‘ فقال عمر: افلا حبستموہ ثلاثا‘ واطعمتموہ کل یوم رغیفا‘ واستتبتموہ لعلہ یتوب ویراجع امر اللہ؟ ثم قال عمر اللّٰھم انی لم احضر‘ ولم آمر‘ ولم ارض اذ بلغنی۔‘‘ (موطا امام مالک ص:۶۴۰‘ میر محمد کتب خانہ‘ جامع الاصول ص:۴۷۹‘ ج:۳)

ترجمہ:... ’’حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالقاریؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں حضرت ابو موسیٰؓ کی جانب سے یمن کا ایک شخص آپؓ کی خدمت میں آیا‘ آپؓ نے پہلے تو وہاں کے لوگوں کے حالات معلوم کئے‘ پھر اس سے پوچھا کہ وہاں کی کوئی نئی یا انوکھی خبر؟ اس نے کہا: جی ہاں! ایک آدمی اسلام لایا تھا‘ مگر بعد میں وہ مرتد ہو گیا‘ آپؓ نے فرمایا: پھر تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نے اس کو پکڑ کر اس کی گردن اڑادی‘ آپؓ نے فرمایا: تم نے پہلے اسے تین دن تک قید کرکے اس سے توبہ کا مطالبہ کیوں نہ کیا؟ ممکن ہے وہ توبہ کرلیتا؟ پھر فرمایا: اے اللہ! نہ میں وہاں حاضر تھا‘ نہ میں نے اس کے قتل کا حکم دیا اور جب مجھے اس کی اطلاع ملی تو

میں ان کے اس فعل پر راضی بھی نہیں ہوں۔''

گویا مرتد کے قتل سے پہلے استحباباً اُس کو توبہ کا ایک موقع ملنا چاہئے تھا' چونکہ مرتد کو وہ موقع نہیں دیا گیا' تو حضرت عمرؓ نے ترک مستحب کی اس بے احتیاطی کو بھی برداشت نہیں کیا اور اس سے برأت کا اظہار فرمایا۔

امام ترمذیؒ مرتد کی سزا کے بارہ میں فقہائے امت کا مذہب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''والعمل علی ہذا عند اہل العلم فی المرتد ' واختلفوا فی المرأۃ اذا ارتدت عن الاسلام' فقالت طائفۃ من اہل العلم تقتل ' وھو قول الاوزاعی واحمد واسحق' وقالت طائفۃ منہم تحبس ولا تقتل' وھو قول سفیان الثوری وغیرہ من اہل الکوفۃ۔'' (ترمذی ابواب الحدود باب ماجاء فی المرتد ص: ۱۷۰' ج:۱)

ترجمہ:... ''مرتد مرد کے بارہ میں اہل علم کا یہی موقف ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے' ہاں اگر کوئی خاتون مرتد ہو جائے تو امام اوزاعی' احمد اور اسحق کا موقف یہ ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے' لیکن ایک جماعت کا خیال ہے کہ اسے قتل نہ کیا جائے' بلکہ قید کر دیا جائے' اگر توبہ کر لے تو فبہا' ورنہ زندگی بھر اسے جیل میں رکھا جائے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔''

چنانچہ ائمہ اربعہ: امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ بالاتفاق اس کے قائل ہیں کہ اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے تو مستحب یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے' اس کے شبہات دور کئے جائیں' اس کو توبہ کی تلقین کی جائے اور دوبارہ اسلام کی دعوت دی جائے' اگر اسلام لے آئے تو فبہا' ورنہ اسے قتل کر دیا جائے' ملاحظہ ہو ائمہ اربعہ کی تصریحات:

فقہ حنفی:... چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے :

''واذا ارتد المسلم عن الاسلام والعیاذ باللہ۔ عرض علیہ الاسلام فان کانت لہ شبہۃ کشفت عنہ ویحبس ثلاثۃ ایام فان اسلم والا قتل۔ ''
)ہدایۃ اولین ص:۵۸۰' ج:۱ (

ترجمہ: ... ''اور جب کوئی مسلمان نعوذ باللہ! اسلام سے پھر جائے تو اس پر اسلام پیش کیا جائے' اس کو کوئی شبہ ہو تو دور کیا جائے' اس کو تین دن تک قید رکھا جائے' اگر اسلام کی طرف لوٹ آئے تو ٹھیک' ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔''

فقہ شافعی:... فقہ شافعی کی شہرۂ آفاق کتاب المجموع شرح المہذب میں ہے :

''اذاارتدالرجل وجب قتلہ' سواءکان حرااوعبدا... وقدانعقدالاجماع علی قتل المرتد۔'' (المجموع شرح المہذب: ص:۲۲۸'ج:۱۹)

ترجمہ:... ''اورجب آدمی مرتد ہوجائے تواس کا قتل واجب ہے' خواہ وہ آزاد ہو یا غلام' اور قتلِ مرتد پر اجماع منعقد ہوچکا ہے۔''

فقہ حنبلی:... فقہ حنبلی کی معرکۃ الآرا کتاب المغنی اورالشرح الکبیر میں ہے :

''واجمع اہل العلم علی وجوب قتل المرتد' وروی ذلک عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی ومعاذوابی موسیٰ وابن عباس وخالد(رضی اللہ عنہم) وغیرہم' ولم ینکر ذلک فکان اجماعا۔'' (المغنی مع الشرح الکبیر ص:۷۴' ج:۱۰)

ترجمہ:... ''قتل مرتد کے واجب ہونے پراہل علم کااجماع ہے' یہ حکم حضرت ابو بکر' عمر' عثمان' علی' معاذ' ابوموسیٰ' ابن عباس' خالداور دیگر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہےاوراس کاکسی صحابی نے انکار نہیں کیا' اس لئے یہ اجماع ہے۔''

فقہ مالکی:... فقہ مالکی کے عظیم محقق ابن رشد مالکیؒ کی مشہور زمانہ کتاب ''بدایۃ المجتہد'' میں ہے :

''والمرتداذاظفربہ قبل ان یحارب فاتفقوا علی انہ یقتل الرجل لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام: ''من بدل دینہ فاقتلوہ۔'' (بدایۃ المجتہد ص:۳۴۳' ج:۲)

ترجمہ:...''اور مرتد جب لڑائی سے قبل پکڑا جائے تو تمام علمائے امت اس پر متفق ہیں کہ مرتد کو قتل کیا جائے گا' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص اپنا مذہب بدل کر مرتد ہوجائے' اس کو قتل کردو۔''

عام طور پراسلام دشمن عناصر' ملاحدہ اور زنادقہ سیدھے سادے مسلمانوں اور سادہ لوح انسانوں کوذہنی تشویش اور شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے اورانہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ سوچنے کی بات ہے کہ ایک انسان اپنا آبائی مذہب تبدیل کرنے پر کیوں

مجبور ہوتا ہے؟یقیناًاس کو اپنے دین ومذہب میں کوئی کمی کوتاہی یا نقص نظر آیا ہوگا' جب ہی تو وہ اس انتہائی اقدام پر مجبور ہوا ہے؟لہٰذا جب کوئی شخص غور وفکر کے بعد اسلام کو اپنا سکتا ہے تو دلائل وبراہین کی روشنی میں وہ اس کو چھوڑنے کا حق بھی رکھتا ہے' پس اس کی تبدیلیٔ مذہب پر قدغن کیوں لگائی جاتی ہے؟

بظاہر یہ سوال معقول نظر آتا ہے' جبکہ حقائق اس سے یکسر مختلف ہیں' چنانچہ اگر اس پر غور کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ ارتداد کی وجہ اسلام میں کسی قسم کا نقص یا کمی کوتاہی نہیں ہے' بلکہ اس کے پیچھے اسلام دشمنوں کی ایک منظم سازش ہے' اور وہ یہ کہ اسلام دشمنوں کی روزِاوّل سے یہ سعی و کوشش رہی ہے کہ کسی طرح حق کے متلاشیوں کو جادۂ مستقیم سے بچلا کر ضلال وگمراہی کے گہرے غاروں میں دھکیل دیا جائے' چنانچہ شروع میں تو انہوں نے کھل کر اپنے اس مشن کو نبھانے کی کوشش کی' مگر جب ماہتابِ نبوت' آفتاب نصف النہار بن کر چمکنے لگا اور اس کی چکاچوند روشنی کے سامنے باطل نہ ٹھہر سکا تو ائمہ کفر وضلال نے ردائے نفاق اوڑھ کر اس کے خلاف زیرِزمین سازشوں کا جال بننا شروع کر دیا۔

چنانچہ صبح کو وہ اپنے آپ کو مسلمان باور کراتے تو شام کو اسلام سے بیزاری کا سوانگ رچا کر مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرنے کی سازش کرتے' جیسا کہ قرآن مجید میں ہے :

"وقالت طائفۃ من اہل الکتاب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجہ النہار واکفروا آخرہ لعلھم یرجعون۔" (آل عمران: ۷۲)

ترجمہ:... "اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے (حق سے پھیرنے کی یہ سازش تیار کی اور آپس میں) کہا کہ تم (ظاہری طور پر) ایمان لے آؤ اس (دین وکتاب) پر جو اتارا گیا ایمان والوں پر دن کے شروع میں اور اس کا انکار کردو اس کے آخری حصہ میں' تاکہ اس طرح یہ لوگ پھر جائیں (دین وایمان سے)۔"

گویا وہ یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ اگر اسلام میں کوئی کشش یا صداقت ہوتی تو سوچ سمجھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے اس سے باہر کیوں آتے؟یقیناً جو لوگ اسلام قبول کرنے کے بعد اسے خیر باد کہہ رہے ہیں' انہوں نے ضرور اس میں کوئی کمی' کجی یا کمزوری دیکھی ہوگی؟

حالانکہ جن لوگوں نے اسلامی احکام وآداب کا مطالعہ اور غور وفکر کر کے اسے قبول کیا اور نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا' تاریخ گواہ ہے کہ ان میں سے کبھی کسی نے اس سے بیزاری تو کیا اس پر سوچا بھی نہیں' جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث ھرقل میں حضرت ابوسفیان اور ھرقل کے مکالمہ میں اس کی وضاحت وصراحت موجود ہے' چنانچہ جب ھرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا والانامہ ملنے پر ابوسفیان سے' جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے حریف تھے' یہ پوچھا کہ :

...''ہل یرتد احد منہم عن دینہ بعد ان ید خل فیہ سخطۃً لہ؟ قال: لا''...

ترجمہ:... ''ھرقل نے ابوسفیان سے پوچھا کہ کیا اسلام قبول کرنے والوں میں سے کوئی اس کو ناپسند کرکے یا اس سے ناراض ہوکر مرتد بھی ہوا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: نہیں۔''

پھر اسی حدیث کے آخر میں ھرقل نے اپنے ایک ایک سوال اور ابوسفیان کے جوابات کی روشنی میں اس کی وضاحت کی کہ میں اپنے سوالوں اور تیرے جوابات کی روشنی میں، جن نتائج پر پہنچا ہوں، وہ یہ ہیں کہ:

...''وسائلتک ہل یرتد احد منہم عن دینہ بعد ان ید خل فیہ سخطۃ، فزعمت ان لا، وکذالک الایمان اذا خالط بشاشۃ القلوب۔'' (بخاری ص:۶۵۳، ج:۲)

ترجمہ:... ''اور میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کیا اسلام قبول کرنے والوں میں سے کوئی شخص اسلام سے ناراض ہوکر یا اس سے متنفر ہوکر کبھی مرتد بھی ہوا ہے؟ تو آپ نے کہا تھا کہ ایسا نہیں ہوا، تو سنو! یوں ہی ہے کہ شرح صدر کے ساتھ جب ایمان کسی کے دل میں اتر جاتا ہے تو نکلا نہیں کرتا۔''

چونکہ اسلام جبر و تشدد کا مذہب نہیں اور نہ ہی کسی کو جبراً و قہراً اسلام میں داخل کیا جاتا ہے، بلکہ قرآن و حدیث میں وضاحت و صراحت کے ساتھ یہ بات مذکور ہے کہ جو شخص دل و جان سے اسلام قبول نہ کرے، نہ صرف یہ کہ اس کا اسلام معتبر نہیں، بلکہ ایسا شخص قرآنی اصطلاح میں منافق ہے اور منافق جہنم کے نچلے درجے کی بدترین سزا کا مستحق ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

''ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔'' (النساء:۱۴۵)

ترجمہ:... ''بے شک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے۔''

اسی لئے جبراً و قہراً اسلام میں داخل کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا گیا:

''لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔'' (البقرہ:۲۵۶)

ترجمہ:... ”دین اسلام میں داخل کرنے کے لئے کسی جبر واکراہ سے کام نہیں لیا جاتا، اس لئے کہ ہدایت، گمراہی سے ممتاز ہوچکی ہے۔“

لیکن اس کا یہ معنی بھی نہیں کہ جو شخص برضا ورغبت اسلام میں داخل ہوجائے اور اسلام قبول کرلے، اسے مرتد ہونے کی بھی اجازت دے دی جائے، یہ بالکل ایسے ہے جیسے ابتداءً فوج میں بھرتی ہونے کے لئے کوئی جبر اور زبردستی نہیں کی جاتی، لیکن اگر کوئی شخص اپنی رضا ورغبت سے فوج میں بھرتی ہوجائے تو اب اسے اپنی مرضی سے فوج سے نکلنے یا فوجی نوکری چھوڑنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ اگر فوج کا یہ قانون جائز ہے تو اسلام کا یہ دستور کیونکر جائز نہیں؟

اس کے علاوہ عقل وشعور کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جو شخص اپنی مرضی اور رضاو رغبت سے اسلام میں داخل ہوجائے اسے اسلام سے برگشتگی اور مرتد ہونے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے، کیونکہ بالفرض اگر نعوذ باللہ! کسی کو اسلام یا اسلامی تعلیمات میں کوئی شک وشبہ تھا تو اس نے اسلام قبول ہی کیوں کیا تھا؟ لہٰذا ایسا شخص جو اپنی مرضی اور رضا ورغبت سے اسلام میں داخل ہوچکا ہے، اب اسے مرتد ہونے کی اس لئے اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اسلام چھوڑ کر نہ صرف اپنے دین ومذہب کو بدلتا ہے، بلکہ اس قبیح اور بدترین فعل کے ذریعہ وہ دین وشریعت، اسلامی تعلیمات، اسلامی معاشرہ کو داغ دار کرنے، اسلامی تعلیمات کو مطعون وبدنام کرنے اور نئے مسلمان ہونے والوں کی راہ روکنے کی بدترین سازش کا مرتکب ہوا ہے، اس لئے اسلام قبول کرنے سے پہلے اس کی مثال کھلے کافر کی تھی، لیکن اب اس کی حیثیت اسلام کے باغی کی ہے، اور دنیا کا مسلمہ اصول ہے کہ جو شخص کسی ملک کا شہری نہ ہو اور وہ اس ملک کے قوانین کو تسلیم نہ کرے تو اسے اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، لیکن جب کوئی شخص کسی ملک کی شہریت اپنالے تو اسے اس ملک کے شہری قوانین کا پابند کیا جائے گا، چنانچہ اگر کوئی خودسر کسی ملک کی شہریت کا دعویدار بھی ہو اور اس کے احکام وقوانین اور اصول وضوابط کے خلاف اعلانِ بغاوت بھی کرے تو اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی ملک، اس کے قوانین وضوابط یا کسی ملک کے سربراہ سے بغاوت کی پاداش میں سزائے موت کا مستحق ہے، تو کیا وجہ ہے کہ اسلام، اسلامی قوانین اور پیغمبر اسلام سے بغاوت کا مرتکب سزائے موت کا مستحق نہ ہو؟

اگر دیکھا جائے اور اس کا بغور جائزہ لیا جائے تو سزائے ارتداد کا یہ اسلامی قانون عینِ فطرت ہے، جس میں نہ صرف مسلمانوں کا، بلکہ اسلامی مملکت کے تمام شہریوں کا بھی فائدہ ہے۔ اس لئے کہ دینِ اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور اس دین ومذہب میں دنیا کی فوز وفلاح اور نجاتِ آخرت کا مدار ہے، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

ا ”...: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔“ (المائدہ:۳)

ترجمہ:... ”آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔“

۲" ...: ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ، وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔" (آل عمران:۸۵)

ترجمہ:... "اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین ومذہب کو اپنائے گا، اللہ کے ہاں اسے قبولیت نصیب نہیں ہوگی اور وہ آخرت میں خسارہ میں ہوگا۔"

لہٰذا جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد ارتداد کا مرتکب ہوا ہے، اس کی مثال اس باؤلے کتے یا ہلکے انسان کی ہے جسے اپنا ہوش ہے اور نہ دوسروں کا، اگر کوئی "عقل مند" اس کی جان پر ترس کھا کر اسے چھوڑ دے تو بتلایا جائے کہ وہ انسانیت کا دوست ہے یا دشمن؟ ٹھیک اسی طرح مرتد کی جان بخشی کرنا بھی معاشرہ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے، اور اس کی ہلاکت اسلامی معاشرہ کے لئے امن وعافیت اور سکون واطمینان کا ذریعہ ہے۔

مناسب ہوگا کہ یہاں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا سزائے ارتداد کی معقولیت کے سلسلہ کا ایک اقتباس نقل کردیا جائے، چنانچہ حضرتؒ لکھتے ہیں:

"

تمام مہذب ملکوں، حکومتوں اور مہذب قوانین میں باغی کی سزا موت ہے، اور اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہوجائے، اس لئے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے، لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے، دوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں دیتے، گرفتار ہونے کے بعد اگر اس پر بغاوت کا جرم ثابت ہوجائے تو سزائے موت نافذ کردیتے ہیں، وہ ہزار معافی مانگے، توبہ کرے اور قسمیں کھائے کہ آئندہ بغاوت کا جرم نہیں کروں گا، اس کی ایک نہیں سنی جاتی اور اس کی معافی ناقابل قبول سمجھی جاتی ہے، اسلام میں بھی باغی یعنی مرتد کی سزا قتل ہے، مگر پھر بھی اسے اتنی رعایت ہے کہ تین دن کی مہلت دی جاتی ہے، اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ توبہ کرلے، معافی مانگ لے، تو سزا سے بچ جائے گا، افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے۔

اگر امریکا کے صدر کا باغی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں، روس کی حکومت کا تختہ الٹنے والا پکڑا جائے یا جنرل ضیاالحق کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والا پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر دنیا کے کسی مہذب قانون اور کسی مہذب عدالت کو کوئی اعتراض نہیں، لیکن تعجب ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہئے، اسلام تو باغی مرتد کو پھر بھی رعایت دیتا ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جائے، اس کے شبہات دور کئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ وہ دوبارہ مسلمان ہوجائے، معافی مانگ لے تو کوئی بات نہیں، اس کو معاف کردیا جائے گا، لیکن اگر تین دن کی مہلت اور کوشش کے بعد بھی وہ اپنے ارتداد پر اڑا رہے، توبہ نہ کرے تو اللہ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کردیا جائے، کیونکہ یہ ناسور ہے، خدانخواستہ کسی کے ہاتھ میں ناسور ہوجائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں، اگر انگلی میں ناسور ہوجائے تو انگلی کاٹ دیتے ہیں اور سب دنیا جانتی ہے کہ یہ ظلم نہیں، بلکہ شفقت ہے، کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں سرایت

کر جائے گا، جس سے موت یقینی ہے، پس جس طرح پورے بدن کو ناسور کے زہر سے بچانے کے لئے ناسور کو کاٹ دینا ضروری ہے اور یہی دانائی اور عقلمندی ہے، اسی طرح ارتداد بھی ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور ہے، اگر مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی، اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کر دینا ضروری ہے، ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملتِ اسلامیہ کے پورے بدن میں سرایت کر جائے گا۔ الغرض مرتد کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک اور پوری امت کے علماء اور فقہاء کے نزدیک یہی ہے جو میں عرض کر چکا ہوں اور یہی عقل و دانش کا تقاضا ہے اور اسی میں امت کی سلامتی ہے۔" (تحفہ قادیانیت، ج:۱، ص :۶۶۵، ۶۶۶)

ان مذکورہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوا ہو گا کہ اسلام اور اسلامی آئین، ہر غیر مسلم و کافر کی جان کے درپے نہیں، بلکہ اسلامی آئین و دستور صرف اور صرف ان فتنہ پردازوں کا راستہ روکتا ہے اور انہیں کڑی سزا کا مستحق گردانتا ہے جو معاشرہ کے امن و امان کے دشمن اور اسلام سے بغاوت کے مرتکب ہوں، بایں ہمہ اسلام و اسلامی آئین ایسے لوگوں کو بھی فوراً کیفر کردار تک نہیں پہنچاتا، بلکہ انہیں اپنی اصلاح کا موقع فراہم کرتا ہے، اگر وہ سدھر جائیں تو فبہا، ورنہ اس بدترین سزا کے لئے تیار ہو جائیں، اس کے باوجود بھی اگر کوئی بدنصیب اس سے فائدہ نہ اٹھائے اور اپنی جان کا دشمن بنا رہے تو اس میں اسلام کا کیا قصور ہے؟

جیسا کہ ارتداد و مرتد کی تعریف کے ذیل میں پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ جو شخص اسلام لانے کے بعد اسلام کو چھوڑ کر کوئی بھی دوسرا دین و مذہب اختیار کرلے، وہ مرتد ہے، اور مرتد کی سزا قتل ہے۔

اس پر یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کے علاوہ دوسرے ملاحدہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر دوسرے مذاہب کے پیروکار اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو سکتے ہیں، تو ایک مسلمان اپنا مذہب تبدیل کیوں نہیں کر سکتا؟ اگر کسی یہودی اور عیسائی کے مسلمان ہونے پر قتل کی سزا لاگو نہیں ہوتی تو ایک مسلمان کے یہودیت یا عیسائیت قبول کرنے پر اسے کیوں واجب القتل قرار دیا جاتا ہے؟ اسی طرح اگر کوئی ہندو یا قادیانی، مسلمان ہو سکتا ہے تو ایک مسلمان نعوذ باللہ ! قادیانی یا ہندو کیوں نہیں بن سکتا؟

عام طور پر اربابِ کفر و شرک اس سوال کو اس رنگ آمیزی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک سیدھا سادا مسلمان نہ صرف اس سے متاثر ہوتا ہے، بلکہ سزائے ارتداد کو نعوذ باللہ! غیر معقول و غیر منطقی اور آزادی اظہار رائے و آزادی مذہب کے خلاف سمجھنے لگتا ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ اس مغالطہ کے جواب میں بھی چند معروضات پیش کر دی جائیں:

الف:... جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ یہودی، عیسائی یا دوسرے مذاہب کے لوگ اپنا مذہب بدلیں تو ان پر سزائے ارتداد کیوں جاری نہیں کی جاتی؟ اصولی طور پر ہم اس سوال کا جواب دینے کے مکلف نہیں ہیں، بلکہ ان مذاہب کے ذمہ داروں، بلکہ ٹھیکے داروں کا فرض ہے کہ وہ اس کا جواب دیں۔

تاہم قطع نظر اس کے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا یہ طرزِ عمل صحیح ہے یا غلط؟ اتنی بات تو سب کو معلوم ہے کہ دنیائے عیسائیت و یہودیت اگر اپنے مذہب کے معاملہ میں تنگ نظر نہ ہوتی تو آج دنیا بھر کے مسلمان اور امت مسلمہ ان کے ظلم و تشدد کا نشانہ کیوں ہوتے؟

اس سے ذرا اور آگے بڑھیئے تو اندازہ ہوگا کہ انبیائے علیہم السلام بنی اسرائیل کا قتلِ ناحق ان کی اسی تنگ نظری کا شاخسانہ اور تشدد پسندی کا منہ بولتا ثبوت ہے، ورنہ بتلایا جائے کہ حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام کا اس کے علاوہ کون سا جرم تھا؟ صرف یہی ناں کہ وہ فرماتے تھے کہ پہلا دین و شریعت اور کتاب منسوخ ہوگئی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہمارے ذریعے نیا دین اور نئی شریعت آئی ہے اور اسی میں انسانیت کی نجات اور فوز و فلاح ہے۔

اسی طرح یہودیوں اور عیسائیوں پر فرض ہے کہ وہ بتلائیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہما السلام کو کیوں قتل کیا گیا؟ ان معصوموں کا کیا جرم تھا؟ اور کس جرم کی پاداش میں ان کا پاک و پاکیزہ اور مقدس لہو بہایا گیا؟

اس کے علاوہ یہ بھی بتلایا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کے قتل اور ان کے سولی پر چڑھائے جانے کے منصوبے کیوں بنائے گئے؟

مسلمانوں کو تنگ نظر اور سزائے ارتداد کو ظلم کہنے والے پہلے ذرا اپنے دامن سے حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام اور لاکھوں مسلمانوں کے خونِ ناحق کے دھبے صاف کریں اور پھر مسلمانوں سے بات کریں۔

ب:... یہ بات تو طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت و راہ نمائی کے لئے حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام اور رسل علیہم السلام بھیجنے کا سلسلہ شروع فرمایا، جس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی تو اس کی انتہا یا تکمیل و اختتام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوئی۔

سوال یہ ہے کہ ان تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے دین و شریعت اور کتب کی کیفیت یکساں تھی یا مختلف؟

اگر بالفرض تمام انبیائے کرام کی شریعتیں ابدی و سرمدی تھیں تو ایک نبی کے بعد دوسرے نبی اور ایک شریعت کے بعد دوسری شریعت کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی؟ مثلاً اگر حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت ابدی و سرمدی تھی اور اس پر عمل نجاتِ آخرت کا ذریعہ تھا تو اس وقت سے لے کر آج تک تمام انسانوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کا تابع ہونا چاہئے تھا، اگر ایسا ہے تو پھر یہودیت و عیسائیت کہاں سے آگئی؟

لیکن اگر بعد میں آنے والے دین' شریعت' کتاب اور نبی کی تشریف آوری سے 'پہلے نبی کی شریعت اور کتاب منسوخ ہو گئی تھی... جیسا کہ حقیقت بھی یہی ہے... تو دوسرے نبی کی شریعت اور کتاب کے آجانے کے بعد سابقہ شریعت اور نبی کی اتباع پر اصرار و تکرار کیوں کیا جاتا ہے؟

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب دوسرا نبی' شریعت اور کتاب آگئی اور پہلا دین 'شریعت اور کتاب منسوخ ہو گئی' تو اس منسوخ شدہ دین' شریعت' کتاب اور نبی کے احکام پر عمل کرنا یا اس پر اصرار کرنا خود بہت بڑا جرم اور اللہ تعالیٰ سے بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کسی ملک کے قانون میں ترمیم کر دی جائے یا اس کو سرے سے منسوخ کر دیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا جدید آئین و قانون نافذ کر دیا جائے' اب اگر کوئی عقل منداس نئے آئین و قانون کی بجائے منسوخ شدہ دستور و قانون پر عمل کرتے ہوئے نئے قانون کی مخالفت کرے' تو اسے قانون شکن کہا جائے گا یا قانون کا محافظ و پاسبان؟

لہٰذا اگر کسی ملک کا سربراہ ایسے عقل مند کو رائج و نافذ جدید آئین و قانون کی مخالفت اور اس سے بغاوت کی پاداش میں باغی قرار دے کر اُسے بغاوت کی سزا دے' تو اس کا یہ فعل ظلم و تعدی ہوگا یا عدل و انصاف؟ کیا ایسے موقع پر کسی عقل مند کو یہ کہنے کا جواز ہوگا کہ اگر جدید آئین و قانون کو چھوڑنا بغاوت ہے تو منسوخ شدہ آئین و قانون کو چھوڑنا کیونکر بغاوت نہیں؟ اگر جدید آئین سے بغاوت کی سزا موت ہے تو قدیم و منسوخ شدہ آئین کی مخالفت پر سزائے موت کیونکر نہیں؟

ج:... جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے ادیان اور ان کی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں' اس سلسلہ میں گزشتہ سطور میں عقلی طور پر ثابت کیا جا چکا ہے کہ سابقہ انبیا علیہ السلام کی شریعتوں پر عمل باعث نجات نہیں 'ورنہ نئے دین' نئی شریعت اور نئے نبی کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی؟ تاہم سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے ہر ایک نے اپنے بعد آنے والے دین و شریعت اور نبی کی آمد سے متعلق اپنی امت کو بشارت دی ہے اور ان کی اتباع کی تلقین بھی فرمائی ہے' جیسا کہ قرآن مجید میں ہے :

''واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔'' (آل عمران: ۸۱)

ترجمہ:... ''اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔''

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت انجیل کے علاوہ خود قرآن کریم میں بھی موجود ہے کہ :

''ومبشراًبرسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔'' (الصف:٦)

ترجمہ:... ''اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد' اس کا نام ہے احمد۔''

چنانچہ سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کسی نے یہ نہیں فرمایا کہ میری نبوت اور دین وشریعت قیامت تک ہے اور میں قیامت تک کا نبی ہوں' دنیائے یہودیت و عیسائیت کو ہمارا چیلنج ہے کہ اگر کسی نبی نے ایسا فرمایا ہے' تو اس کا ثبوت لاؤ:''قل ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔'' ہمارا دعویٰ ہے کہ صبح قیامت تک کوئی یہودی اور عیسائی اس کا ثبوت پیش نہیں کر سکے گا' جب کہ اس کے مقابلہ میں آقائے دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے تمام انسانوں کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی اور خاتم النبیین فرمایا گیا' جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے :

١'' ...: قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔'' (الاعراف:١٥٨)

ترجمہ:... ''تو کہہ: اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔''

٢'' ...: وماارسلناک الارحمۃ للعالمین۔'' (الانبیاء:١٠٧)

ترجمہ:... ''اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو مہربانی کر کر جہان کے لوگوں پر۔''

٣'' ...: ماکان محمد اباأحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔'' (الاحزاب:٤٠)

ترجمہ:... ''محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے' لیکن رسول ہے اللہ کا اور خاتم النبیین۔''

٤'' ...: وماارسلناک الاکافۃ للناس بشیراًونذیراً۔'' (سبا:٢٨)

ترجمہ:... ''اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو سارے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈر سنانے کو۔''

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی فرمایا :

۱" ...: انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۴۵)

ترجمہ:... "میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔"

۲" ...: انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔" (ابن ماجہ، ص:۲۹۷)

ترجمہ:... "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔"

۳" ...: لو کان موسیٰ حیاً ماوسعہ الا اتباعی۔" (مشکوٰۃ، ص:۳۰)

ترجمہ:... "اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔"

اب جب کہ قرآن کریم نازل ہو چکا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین و شریعت کا سکہ قیامت تک چلے گا، اس لئے جو شخص اس جدید و رائج قانون اور آئین کی مخالفت کرے گا اور سابقہ منسوخ شدہ دین و شریعت یا کسی خود ساختہ مذہب، جیسے موجودہ دور کے متعدد باطل و بے بنیاد ادیان و مذاہب... مثلاً: ہندو، پارسی، سکھ، ذکری، زرتشتی اور قادیانی وغیرہ... کا اتباع کرے گا، وہ باغی کہلائے گا۔ دین و شریعت، قرآن و سنت اور عقل و دیانت کی روشنی میں اس کی سزا وہی ہو گی جو ایک باغی کی ہونی چاہیے، اور وہ قتل ہے۔

اس لئے اربابِ اقتدار سے ہماری درخواست ہے کہ وہ پاکستان میں سزائے ارتداد کا قانون جاری و نافذ کرکے ایسے باغیوں کی بغاوت کا سدِّ باب کریں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت کے مستحق قرار پائیں۔

اس موقع پر متحدہ مجلس عمل کے ارکان کی جانب سے سزائے ارتداد کے قانون کی ترتیب اور بل کی حیثیت سے اُسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے پر، ہم ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتے ہیں اور ان کے اس بروقت اقدام کی بھرپور حمایت و تائید کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ دوسرے ارکان اسمبلی کو بھی ان کی تائید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Published in ماہنامہ بینات ۲۰۰۶, جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ جون ۲۰۰۶ء, Volume 69, No. 5

http://www.banuri.edu.pk/en/node/357

اول نزول آیت قرآن بعد منسوخی بذریعہ حدیث

First Revelation of Quran Verse, then Abrogation with Hadith

ذمی عورتوں اور نافرمان مسلمان عورتوں کے بال دیکھنے اور ان کے ننگا کرنے کی ضرورت پر مجبور ہو جانے والے شخص کا بیان

41 - جہاد اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: (375)

ذمی عورتوں اور نافرمان مسلمان عورتوں کے بال دیکھنے اور ان کے ننگا کرنے کی ضرورت پر مجبور ہو جانے والے شخص کا بیان

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 326 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 5

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَهَذَا الَّذِي جَرَّأَهُ

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 326 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 5

محمد ہشیم حصین سعد ابو عبدالرحمن عثمانی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عطیہ علوی سے کہا میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جس چیز نے تمہارے پیر و مرشد کی خونریزی پر دلیر بنایا میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (علی) اور زبیر کو فلاں باغ میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں تم کو ایک عورت ملے گی جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے چنانچہ ہم اس باغ میں پہنچے اور اس عورت سے وہ خط مانگا تو اس عورت نے جواب دیا حاطب نے تو مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے تو ہم نے اس سے کہا تو وہ خط نکال **ورنہ ہم تم کو ننگا کر دیں گے** تب اس نے وہ خط اپنے جوڑے سے نکالا (جو ہم نے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا) جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب کو طلب کیا (اور حاطب نے حاضر ہو کر عرض کیا) جلدی نہ کیجئے اللہ کی قسم! میں نے کوئی کفر نہیں کیا نیز اسلام میں کسی نئی چیز کی زیادتی بھی نہیں کی اور مجھے اسلام زیادہ محبوب ہے واقعہ یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی عزیز مکہ میں نہ ہو اور جن سے اللہ ان کے اہل و عیال اور مال و اسباب کی حفاظت نہ کرتا ہو لیکن وہاں میرا کوئی نہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ میں ان پر ایک احسان کروں (تا کہ اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرا سکوں) جس کی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصدیق فرمائی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور آپ مجھے اجازت دے دیجئے میں اس کی گردن مارے دیتا ہوں اس لیے کہ یہ منافق ہے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کا حال جانتا ہے اور اس نے فرمایا اے بدر والو! تم جو چاہو کرو پس

اس حکم نے انہیں جری اور دلیر بنا دیا ہے۔

Fighting for the Cause of Allah (Jihaad)

Bukhari :: Book 4 :: Volume 52 :: Hadith 314

Narrated Sad bin 'Ubaida:

Abu Abdur-Rahman who was one of the supporters of Uthman said to Abu Talha who was one of the supporters of Ali, "I perfectly know what encouraged your leader (i.e. 'Ali) to shed blood. I heard him saying: Once the Prophet sent me and Az-Zubair saying, 'Proceed to such-and-such Ar-Roudah (place) where you will find a lady whom Hatib has given a letter. So when we arrived at Ar-Roudah, we requested the lady to hand over the letter to us. She said, 'Hatib has not given me any letter.' We said to her. **'Take out the letter or else we will strip off your clothes**.' So she took it out of her braid. So the Prophet sent for Hatib, (who came) and said, 'Don't hurry in judging me, for, by Allah, I have not become a disbeliever, and my love to Islam is increasing. (The reason for writing this letter was) that there is none of your companions but has relatives in Mecca who look after their families and property, while I have nobody there, so I wanted to do them some favor (so that they might look after my family and property).' The Prophet believed him. 'Umar said, 'Allow me to chop off his (i.e. Hatib's) neck as he has done hypocrisy.' The Prophet said, (to 'Umar), 'Who knows, perhaps Allah has looked at the warriors of Badr and said (to them), 'Do whatever you like, for I have forgiven you.' " 'Abdur-Rahman added, "So this is what encouraged him (i.e. Ali)."

ہم نے اس کا اونٹ بٹھا کر اس کی تلاشی لی مگر کچھ نہ ملا

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 261 مکررات 8 ریکارڈ 1/8 ریکاڈ نمبر 1120261

علی سفیان عمرو حسن عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسالت مآب نے مجھ سے اور زبیر اور مقداد سے فرمایا روانہ ہو جاؤ اور جب روضہ خاخ میں پہنچو تو وہاں تم کو ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے پس وہ خط تم اس سے لے لینا چنانچہ ہم چل دیئے اور ہمارے گھوڑے ہوا ہو گئے اور ہم نے روضہ خاخ میں پہنچ کر اس بڑھیا کو جالیا اور ہم نے کہا وہ خط نکالو اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے تو ہم نے کہا کہ وہ خط نکال کر دو ورنہ کپڑے اتار کر تلاشی دو چنانچہ **وہ خط اس نے جوڑے سے نکالا** جس کو لے کر ہم لوگ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوٹے اور اس خط میں تحریر تھا من جان حاطب بن ابی بلتعہ بنام مشرکین مکہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض حالات کی حاطب نے مشرکین کو خبر دی تھی چنانچہ سرور عالم نے حاطب کو بلا کر پوچھا اے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیا ہے؟ حاطب نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے سزا دینے میں آپ جلدی نہ کیجئے واقعہ یہ ہے کہ میں قریش خاندان کا فرد نہیں ہوں لیکن الحاقی طور پر میرا شمار ان میں ہوتا ہے آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے قرابت دار مکہ میں موجود ہیں جن کی وجہ سے ان کے مال و دولت اور اہل و عیال کی وہ حفاظت کرتے ہیں۔ اندریں حالات میں نے یہ سوچا کہ چونکہ میرا نسبی تعلق ان سے نہیں ہے اس لئے ان پر کوئی احسان دھروں تاکہ وہ میرے قرابتداروں کی حفاظت کریں اور میں نے یہ فعل کافرانہ تخیل کے مد نظر نہیں کیا ہے اور میں دین اسلام سے مرتد بھی نہیں ہوا ہوں اور اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف مجھے کسی قسم کی کوئی رغبت بھی نہیں ہے جس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حاطب سچ کہہ رہا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دینا چاہتا ہوں تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہو چکا ہے اور تمہیں معلوم نہیں کہ اہل بدر کی حالت تو اللہ ہی جانتا ہے جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم جو کچھ چاہو کرو۔ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے سفیان نے کہا یہ کیا (اچھی سند ہے)۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 326 مکررات 8 ریکارڈ 2/8 ریکاڈ نمبر 1120326

محمد ہشیم حصین سعد ابوعبدالرحمن عثمانی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عطیہ علوی سے کہا میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جس چیز نے تمہارے پیر و مرشد کی خونریزی پر دلیر بنایا میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (علی) اور زبیر کو فلاں باغ میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں تم کو ایک عورت ملے گی جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے چنانچہ ہم اس باغ میں پہنچے اور اس عورت سے وہ خط مانگا تو اس عورت نے جواب دیا حاطب نے تو مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے تو ہم نے اس سے کہا تو وہ خط نکال ورنہ ہم تم کو ننگا کر دیں گے تب اس نے وہ **خط اپنے جوڑے سے نکالا** (جو ہم نے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا) جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب کو طلب کیا (اور حاطب نے حاضر ہو کر عرض کیا) جلدی نہ کیجئے اللہ کی قسم! میں نے کوئی کفر نہیں کیا نیز اسلام میں کسی نئی چیز کی زیادتی بھی نہیں کی اور مجھے اسلام زیادہ محبوب ہے واقعہ یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی عزیز مکہ میں نہ ہو اور جن سے اللہ ان کے اہل و

عیال اور مال واسباب کی حفاظت نہ کرتا ہو لیکن وہاں میرا کوئی نہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ میں ان پر ایک احسان کروں (تاکہ اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرا سکوں) جس کی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصدیق فرمائی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور آپ مجھے اجازت دے دیجئے میں اس کی گردن مارے دیتا ہوں اس لیے کہ یہ منافق ہے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کا حال جانتا ہے اور اس نے فرمایا اے بدر والو! تم جو چاہو کرو پس اس حکم نے انہیں جری اور دلیر بنا دیا ہے۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 2　حدیث نمبر 1165　مکررات 8　ریکارڈ 3/8　ریکاڈ نمبر 1121165

اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس، حصین بن عبدالرحمن، سعد بن عبیدہ، ابوعبدالرحمن سلمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابومرثد اور زبیر کو روضہ خاخہ کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ گھوڑے پر جاؤ وہاں تم کو ایک مشرکہ عورت ملے گی (نام سارہ تھا) اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مشرکین مکہ کے لئے بھیجا ہے وہ لے آؤ حضرت علی فرماتے ہیں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں ہم نے اس عورت کو پکڑ لیا وہ اونٹ پر جا رہی تھی تو ہم نے خط مانگا۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے اونٹ بٹھلا کر اس کی تلاشی لی تو کوئی خط نہیں ملا آخر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کبھی غلط نہیں ہو سکتا خط نکال دے ورنہ ہم تجھے برہنہ کر کے تلاشی لیں گے جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو **اس نے اپنے نیفے سے ایک چادر کی تہ میں سے خط نکال کر ہمیں دے دیا۔** ہم خط لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔ آپ اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر اس خط کے لکھنے کی وجہ پوچھی کہ یہ تم نے کیا کیا؟ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی خدا کی قسم! میں دل سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں اس خط سے میری غرض صرف یہ ہے کہ قریش پر میرا کوئی احسان ہو جائے تاکہ وہ اس لحاظ سے میری جائیداد بال بچے وغیرہ برباد نہ کریں اللہ ان کے ذریعہ ان کو محفوظ رکھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب کے وہاں رشتہ دار ایسے ہیں جن کی وجہ سے اللہ ان کے مال کو بچاتا ہے میرا وہاں کوئی نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان سن کر فرمایا یہ سچ کہتے ہیں لہذا ان کو برامت کہو اور مسلمان ہی سمجھو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اللہ، رسول اور مسلمانوں کا خائن ہے حکم دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں! آپ نے فرمایا کہ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور تم کو معلوم نہیں کہ اللہ بدر والوں کو دیکھ رہا تھا اور فرما رہا تھا اب تم جیسے چاہو کام کرو تمہارے لئے بہشت واجب ہوگئی یا میں نے تم کو بخش دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو نکل آئے اور کہنے لگے اللہ ورسولہ اعلم۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 3　حدیث نمبر 1904　مکررات 8　ریکارڈ 4/8　ریکاڈ نمبر 1231904

ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر عمرو اسحاق سفیان بن عیینہ، عمرو حسن بن محمد عبیداللہ بن ابی رافع علی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا کہ خاخ باغ کی طرف جاؤ وہاں ایک اونٹ سوار عورت ملے گی جس کے پاس خط ہو گا پس تم وہ خط اس سے لے لینا پس گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل پڑے پس جب تم عورت کے پاس پہنچے تو اس سے کہا خط نکالو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا خط نکال دے ورنہ اپنے کپڑے اتار پس اس نے وہ **خط اپنے سر کی میں ڈھیوں سے نکال کر دے دیا** ہم وہ خط لے کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے مشرکین لوگوں کی طرف اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کی خبر دی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے متعلق جلدی میں کوئی فیصلہ نہ کریں میں قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف آدمی تھا سفیان نے کہا کہ وہ مشرکین کا حلیف تھا لیکن ان کے خاندان سے نہ تھا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین میں سے صحابہ ہیں ان کی وہاں رشتہ داریاں ہیں اور انہی رشتہ داریوں کی وجہ سے وہ ان کے اہل و عیال کی حفاظت کریں گے پس میں نے پسند کیا کہ ان کے ساتھ میرا نسبی تعلق تو ہے نہیں کہ میں ان پر ایک احسان ہی کر دو جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی بھی حفاظت کریں گے اور میں نے ایسا نہ تو کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اپنے دین سے مرتد ہونے کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد کفر پر راضی رہنے کی وجہ سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے حضرت عمر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا یہ غزوہ بدر میں شریک ہو گیا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے واقفیت کے باوجود فرمایا ہے تم جو چاہو عمل کرو تحقیق میں نے تمہیں معاف کر دیا تو اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) 66۔الممتحنہ:1) اے ایمان والوں میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

کتاب صحیح مسلم جلد 3 حدیث نمبر 1905 مکررات 8 ریکارڈ 5/8 ریکاڈ نمبر 1231905

ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس رفاعہ بن ہیثم واسطی خلاد بن عبداللہ حصین سعد بن عبیدہ ابو عبدالرحمن سلیم علی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے ابو مرثد غنوی اور زبیر بن عوام کو بھیجا اور ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ یہاں تک کہ تم باغ خاخ میں پہنچو وہاں مشرکین میں سے ایک عورت ہو گی جس کے پاس حاطب کی طرف سے مشرکین کے نام ایک خط ہو گا باقی حدیث گزر چکی۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 878 مکررات 8 ریکارڈ 6/8 ریکاڈ نمبر 1320878

مسدد، سفیان، عمر حسن بن محمد بن علی، حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے جو کہ حضرت علی کے منشی تھے وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زبیر اور مقداد کو روضہ خاخ پر بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جار وضہ خاخ پہنچو وہاں تم کو ایک اونٹ پر سوار کجاوے میں بیٹھی ہوئی ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے لو پس ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے

ہوئے بہت جلد روضہ خاخ جا پہنچے اور اس عورت کو جا لیا ہم نے کہا وہ خط نکال وہ بولی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا یا تو سیدھے طریقے پر خط ہمارے حوالہ کر دے ورنہ ہم تیری **جامہ تلاشی** لیں گے یہ سن کر اس نے **اپنی چوٹی کے نیچے سے نکال کر وہ خط ہمارے حوالہ کر دیا** اور ہم وہ خط لے کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب دیکھا تو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا جو مشرکین کے نام لکھا گیا تھا جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض امور کی خبر دی گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے حاطب یہ کیا ہے؟ تو وہ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (میرا عذر سنئے اور سزا دینے میں) جلدی نہ فرمایئے اصل بات یہ ہے کہ میں قریش کا حلیف ہوں ان کا ہم مذہب نہیں ہوں اور (آپ کے اصحاب میں سے) جن کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے ان کے رشتہ دار وہاں پر ہیں اور وہ مشرکین اس قرابت کی بناء پر ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میں بھی اس قرابت کی بناء پر ان کا کوئی ایسا کام کر دوں جس کے سبب وہ میرے اہل وعیال کی دیکھ بھال کرتے رہیں یہ ہے اصل صورت حال ورنہ بخدا یہ کام میں نے کفر یا ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حاطب تم نے سچ کہا حضرت عمر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور تجھے معلوم نہیں کہ اہل بدر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اب تم جو چاہے کرو میں نے تمہاری مغفرت فرما دی ہے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 879 مکررات 8 ریکارڈ 7/8 ریکاڈ نمبر 1320879

وہب بن بقیہ، خالد، حصین، سعد بن عبیدہ، ابوعبدالرحمن، سلمی ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت علی سے یہ قصہ مذکور ہے اس میں ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو لکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اوپر حملہ آور ہونے والے ہیں نیز اس روایت میں یہ بھی ہے کہ عورت نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے تو **ہم نے اس کا اونٹ بٹھا کر اس کی تلاشی لی مگر کچھ نہ ملا**۔ مگر میں نے کہا (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان جھوٹ نہیں ہو سکتا اس لئے) اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے تو یا تو خط نکال کر ہمارے حوالہ کر دے ورنہ میں تجھ کو قتل کر ڈالوں گا اس کے بعد راوی نے پورا قصہ ذکر کیا۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 1229 مکررات 8 ریکارڈ 8/8 ریکاڈ نمبر 1521229

ابن ابی عمر، سفیان، عمرو بن دینار، حسن بن محمد بن حنفیہ، عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ روضہ خاخ کے مقام پر جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر سوار ہے۔ اسکے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم لوگ نکلے ہمارے گھوڑے دوڑ لگاتے ہوئے روضہ خاخ کے مقام پر پہنچے تو ہمیں وہ عورت مل گئی ہم نے اس سے کہا کہ خط دو۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا تم خط نکالو **ورنہ کپڑے اتار دو۔ اس پر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا** اور ہم لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ (خط) حاطب

بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کو لکھا گیا تھا۔ جس میں اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی راز کا ذکر کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حاطب یہ کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے متعلق جلدی نہ کریں میں ایسا شخص ہوں کہ قریش سے ملا ہوا ہوں اور ان میں نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو مہاجرین ہیں انکے رشتہ دار مکہ میں ہیں۔ جو انکے اہل ومال کی حفاظت کرتے ہیں۔ چونکہ میرا ان سے کوئی نسب کا تعلق نہیں لہذا میں نے سوچا کہ ان پر احسان کروں تاکہ وہ میرے رشتہ داروں کی حمایت کریں۔ اور یہ کام میں نے کفر وارتداد کی وجہ سے نہیں کیا۔ اور نہ ہی میں نے کفر سے راضی ہو کر کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتاروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھا اور فرمایا تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) 60۔ الممتحنہ: 1) (اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو سچا دین آیا ہے اس کے یہی منکر ہو چکے ہیں۔) راوی عمرو کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبداللہ سے احادیث منقول ہیں۔ کئی حضرات یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اسی کے مثل منقول ہے۔ بعض حضرات یہ الفاظ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس عورت سے کہا کہ **خط نکال، ورنہ ہم تجھے ننگا کر دیں گے۔**

---

35 - سزاؤں کا بیان: (135)

مرتدین کا حکم

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 948 حدیث مرفوع مکررات 16

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنْ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السَّوْءِ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ أَوْ أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 948 حدیث مرفوع مکررات 16

احمد بن حنبل، مسدد، یحیی بن سعید، مسدد، ناقرہ بن خالد، عمیر بن ہل، ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں دو اشعری آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ایک میرے دائیں جانب تھا اور دوسرا میرے بائیں جانب تھا ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عامل (گورنر) کا عہدہ طلب کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان کے اس سوال کے جواب میں) خاموش تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوموسیٰ یا فرمایا کہ اے عبدالرحمن بن قیس (حضرت ابوموسیٰ کی کنیت) تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ (نبی بنا کر) بھیجا ہے انہوں نے مجھے اپنے دلوں کی بات سے مطلع نہیں کیا اور مجھے یہ احساس بھی نہ ہوا کہ یہ دونوں عامل (گورنری) کا عہدہ طلب کرنا چاہتے ہیں ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ اور گویا کہ میں آپ کی مسواک کو آپ کے ہونٹ کے نیچے دیکھ رہا ہوں کہ ہونٹ اوپر کو اٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہرگز اسے گورنر نہیں بنائیں یا فرمایا کہ ہم اسے گورنر نہیں بنائیں گے اپنے کاموں پر جو اسے چاہے لیکن ابوموسی یا فرمایا اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ تم جاؤ تو انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیج دیا پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل کو (گورنر) بنایا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ ابوموسی کے پاس آئے تو ابوموسیٰ نے فرمایا کہ اتریئے اور ان کے لیے تکیہ رکھا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا پڑا ہے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے ابوموسیٰ نے فرمایا کہ یہ پہلے یہودی تھا پھر اسلام لے آیا پھر دوبارہ اپنے دین کی طرف لوٹ گیا ہے جو برا دین ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں کا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق اسے قتل نہ کیا جائے۔ تین مرتبہ یہ فرمایا چنانچہ اس کے قتل کا حکم دیا گیا تو اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں کے درمیان رات کے قیام کا تذکرہ ہوا تو دونوں میں سے ایک نے غالباً حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے ہی فرمایا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو سوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں فرمایا کہ قیام اللیل بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں اپنی نیند کے بارے میں بھی اسی (اجر وثواب کی) امید رکھتا ہوں جس کی اپنے قیامُ اللَّیل میں رکھتا ہوں۔

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 948 حدیث مرفوع مکررات 16

Narrated Mu'adh ibn Jabal :

AbuMusa said: Mu'adh came to me when I was in the Yemen. A man who was Jew embraced Islam and then retreated from Islam. When Mu'adh came, he said: I will not come down from my mount until he is killed. He was then killed. One of them said: He was asked to repent before that.

احمد بن حنبل، یحیی بن سعید، قرہ بن خالد حمید بن ہلال، ابو بردہ، ابوموسی سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہرگز عامل نہیں بنائیں گے یا فرمایا کہ اسے عامل نہیں بنائیں گے اپنے امور پر جو اسے طلب کرے گا۔

کتاب سنن ابوداؤد   جلد 3   حدیث نمبر 948   مکررات 16   ریکارڈ 11/16   ریکاڈ نمبر 1330948

احمد بن حنبل، مسدد، یحیی بن سعید، مسدد، ناقرہ بن خالد، عمیر بن ہل، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں دو اشعری آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ایک میرے دائیں جانب تھا اور دوسرا میرے بائیں جانب تھا ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عامل (گورنر) کا عہدہ طلب کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان کے اس سوال کے جواب میں) خاموش تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ یا فرمایا کہ اے عبدالرحمن بن قیس (حضرت ابو موسیٰ کی کنیت) تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ (نبی بنا کر) بھیجا ہے انہوں نے مجھے اپنے دلوں کی بات سے مطلع نہیں کیا اور مجھے یہ احساس بھی نہ ہوا کہ یہ دونوں عامل (گورنری) کا عہدہ طلب کرنا چاہتے ہیں ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ اور گویا کہ میں آپ کی مسواک کو آپ کے ہونٹ کے نیچے دیکھ رہا ہوں کہ ہونٹ اوپر کو اٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہرگز اسے گورنر نہیں بنائیں یا فرمایا کہ ہم اسے گورنر نہیں بنائیں گے اپنے کاموں پر جو اسے چاہے لیکن ابو موسی یا فرمایا اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ تم جاؤ تو انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیج دیا پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل کو (گورنر) بنایا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ ابو موسی کے پاس آئے تو ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اتریئے اور ان کے لیے تکیہ رکھا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا پڑا ہے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے ابو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ پہلے یہودی تھا پھر اسلام لے آیا پھر دوبارہ اپنے دین کی طرف لوٹ گیا ہے جو برا دین ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں کا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق اسے قتل نہ کیا جائے۔ تین مرتبہ یہ فرمایا چنانچہ اس کے قتل کا حکم دیا گیا تو اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں کے درمیان رات کے قیام کا تذکرہ ہوا تو دونوں میں سے ایک نے غالباً حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے ہی فرمایا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو سوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں فرمایا کہ قیام اللیل بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں اپنی نیند کے بارے میں بھی اسی (اجر و ثواب کی) امید رکھتا ہوں جس کی اپنے قیامُ اللَّیل میں رکھتا ہوں۔

کتاب سنن ابوداؤد   جلد 3   حدیث نمبر 949   مکررات 16   ریکارڈ 12/16   ریکاڈ نمبر 1330949

حسن بن علی حمانی یعنی عبدالحمید بن عبدالرحمن، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ میرے پاس آئے اور میں یمن میں (گورنر) تھا اور ایک آدمی جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لے آیا تو اس کے بعد وہ اسلام سے مرتد ہو گیا۔ جب حضرت معاذ تشریف لائے تو کہا کہ میں اپنی سواری سے اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک کہ اسے قتل نہ کر دیا جائے چنانچہ اسے قتل کیا گیا بعد میں ان دونوں میں سے کسی ایک نے کہا کہ اس سے اس سے پہلے توبہ طلب کی جا چکی تھی۔

کتاب سنن ابوداؤد   جلد 3   حدیث نمبر 950   مکررات 16   ریکارڈ 13/16   ریکاڈ نمبر 1330950

محمد بن علاء، حفص بن شیبانی، ابوبردہ سے یہی قصہ مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو اسلام سے پھر گیا تھا انہوں نے اس شخص کو تقریبا لگ بھگ بیس راتوں تک اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ پھر حضرت معاذ تشریف لائے تو انہوں نے بھی اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے انکار کر دیا تو انہوں نے اس کی گردن ماردی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو عبدالمالک بن عمیر نے ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں اس بات کا ذکر نہیں ہے اس سے توبہ طلب کی گئی تھی جبکہ ابن فضیل نے شیبانی سے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو موسیٰ سے یہی حدیث روایت کی ہے اور اس میں بھی طلب توبہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 951 مکررات 16 ریکارڈ 14/16 ریکاڈ نمبر 1330951

ابن معاذ، ابی، مسعود، قاسم سے یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت معاذ اپنی سواری سے نہیں اترے حتی کہ اس کی گردن ماردی گئی اور اس سے توبہ نہیں طلب کی گئی۔

کتاب سنن نسائی جلد 1 حدیث نمبر 4 مکررات 16 ریکارڈ 15/16 ریکاڈ نمبر 1410004

عمرو بن علی، یحیی، ابن سعید، قرۃ بن خالد، حمید بن حلال، ابوبردۃ، ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو حضرات بھی تھے۔ ان میں سے ایک شخص میرے دائیں جانب اور دوسرا شخص میرے بائیں جانب تھا۔ دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لئے نوکری دیئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ سے ان دونوں میں سے کسی نے اپنے ارادہ کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی مجھ کو اس بات کا علم تھا کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نوکری مانگنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نوکری کا خواہش مند ہوتا ہے ہم اس کو نوکری نہیں دیتے۔ لیکن ابو موسیٰ تم جاؤ ہم تم کو نوکری دیتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو موسیٰ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور ان کو معاذ کا مددگار مقرر کیا۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 1683 مکررات 16 ریکارڈ 16/16 ریکاڈ نمبر 1431683

عمرو بن منصور، سلیمان بن حرب، عمر بن علی، ابو عمیس، سعید بن ابو بردۃ، وہ اپنے والد سے، ابو موسی سے روایت ہے کہ میرے پاس اشعری لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم کو تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے چلو ہم کو کچھ کام درپیش ہے چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ گیا انہوں نے کہا ہم لوگوں کو عنائت فرمادیں (یعنی کسی منصب پر فائز کر دیں) یہ بات سن کر میں نے ان کی بات کی معذرت کی اور عرض کیا یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ یہ اس غرض سے حاضر ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو اپنے ساتھ لے کر نہ آتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور میرا عذر منظور وقبول کیا پھر ان لوگوں کو جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سے مانگتا ہے ہم لوگ وہ کام نہیں کرتے۔

---

45 -تفاسیر کا بیان: (500)

اللہ تعالیٰ کا قول کہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہیں مانا اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کی ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جاہیں یا سولی دیئے جائیں یا ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں یا جلا وطن کئے جائیں محاربہ کے معنی کفر ہے۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1728 حدیث مرفوع مکررات 5 متفق علیہ 22

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَائٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا وَقَالُوا قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَائُ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا قَدْ اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هَذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَائِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هَذَا فِيكُمْ أَوْ مِثْلُ هَذَا

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1728 حدیث مرفوع مکررات 5 متفق علیہ 22

علی بن عبداللہ، محمد بن عبداللہ الانصاری، ابن عون، سلیمان، ابورجاء (ابن قلابہ کا آزاد کردہ غلام) ، ابوقلابہ، حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگوں نے قسامت کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ قسامت میں قصاص لازم ہو گا کیونکہ خلفاء نے بھی قصاص کا حکم دیا، عمر بن عبدالعزیز نے گھوم کر دیکھا تو ابوقلابہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے عمر بن عبدالعزیز نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اے عبداللہ بن زید! اس معاملہ میں تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ کوئی آدمی مسلمان ہوتے ہوئے سوائے ان تین شخصوں کے واجب القتل نہیں ہے۔ اول جو محصن ہو کر زنا کرے، دوم جس نے ناحق کسی کو مار ڈالا ہو، سوم وہ جس نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیا ہو، یہ بات سن کر عبنسہ بن سعید کہنے لگے ہم نے تو انس (بن مالک) کو کہتے سنا ہے کہ قصاص ہونا چاہئے پھر یہ حدیث بیان فرمائی کہ عرینہ کے کچھ آدمی حضور اکرم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ مدینہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی اور بدہضمی ہو گئی ہے آپ نے فرمایا اچھا! ہمارے اونٹ چرانے جنگل کو جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ اور ان کا دودھ وغیرہ پیو وہ گئے اور تندرست ہو گئے پھر انہوں نے چرواہے کو مار ڈالا اور

اونٹ لے کر بھاگ گئے کیا، ایسے لوگوں کے قتل میں کوئی تامل ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو مار دیا اللہ و رسول سے لڑے اور نافرمانی کی اور اس طرح انہوں نے رسول پاک کو خوفزدہ کیا یہ سن کر عنبسہ نے سبحان اللہ کہا، میں نے کہا کیا تم مجھ کو جھٹلاتے ہو؟ انہوں نے کہا بلکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث مجھ سے بھی بیان کی ہے مجھے تو تعجب ہوا کہ آپ کو حدیث (خوب یاد رہتی ہے) اس کے بعد عنبسہ نے کہا، اے اہل شام! تم ہمیشہ خوش رہو گے جب تک تم میں ابو قلابہ جیسے عالم موجود رہیں گے۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1728 حدیث مرفوع مکررات 5 متفق علیہ 22

Narrated Abu Qilaba :

That he was sitting behind Umar bin Abdul Aziz and the people mentioned and mentioned (about At-Qasama) and they said (various things), and said that the Caliphs had permitted it. 'Umar bin 'Abdul 'Aziz turned towards Abu Qilaba who was behind him and said. "What do you say, O 'Abdullah bin Zaid?" or said, "What do you say, O Abu Qilaba?" Abu Qilaba said, "I do not know that killing a person is lawful in Islam except in three cases: a married person committing illegal sexual intercourse, one who has murdered somebody unlawfully, or one who wages war against Allah and His Apostle." 'Anbasa said, "Anas narrated to us such-and-such." Abu Qilaba said, "Anas narrated to me in this concern, saying, some people came to the Prophet and they spoke to him saying, 'The climate of this land does not suit us.' The Prophet said, 'These are camels belonging to us, and they are to be taken out to the pasture. So take them out and drink of their milk and urine.' So they took them and set out and drank of their urine and milk, and having recovered, they attacked the shepherd, killed him and drove away the camels.' Why should there be any delay in punishing them as they murdered (a person) and waged war against Allah and His Apostle and frightened Allah's Apostle ?" Anbasa said, "I testify the uniqueness of Allah!" Abu Qilaba said, "Do you suspect me?" 'Anbasa said, "No, Anas narrated that (Hadith) to us." Then 'Anbasa added, "O the people of such-and-such (country), you will remain in good state as long as Allah keeps this (man) and the like of this (man) amongst you".

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1354 مکررات 48 ریکارڈ 1/5 ریکاڈ نمبر 1121354

محمد بن عبد الرحیم، حفص بن عمر، ابو عمر حوضی، عماد بن زید، ایوب، حجاج صواف، ابو رجاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم قسامت کے متعلق کیا جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ قسامت برحق ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے بھی اس کا حکم دیا ہے جو کہ آپ سے پہلے گزر چکے ہیں اس وقت ابو قلابہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے

تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اتنے میں عنبسہ بن سعید بولے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث عرنیین کہاں ہے۔ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ہی بیان کی تھی اور اس کو عبدالعزیز بن صہیب نے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں صرف عرینہ کا ذکر ہے مگر ابو قلابہ کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عکل کا لفظ ذکر کیا گیا ہے جو اس قصہ میں ہے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1792 مکررات 48 ریکارڈ 3/5 ریکاڈ نمبر 1131792

قتیبہ بن سعید، ابوبشر اسماعیل بن ابراہیم اسدی، حجاج بن ابو عثمان، ابو رجاء جو آل ابی قلابہ سے تھے، ابو قلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن تخت پر عمر بن عبدالعزیز بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو اذن عام دیا کہ اندر آئیں جب لوگ آئے تو کہا کہ تم قسامہ کے متعلق کیا کہتے ہو، لوگوں نے کہا کہ قسامہ کے متعلق ہمارا یہ خیال ہے کہ اس کے ذریعہ قصاص لیناحق ہے اور خلفاء نے بھی اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے پھر مجھ سے کہا کہ اے ابو قلابہ تم کیا کہتے ہو؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کیا، میں نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کے پاس عرب کے شرفاء اور سردار موجود ہیں، اگر ان میں سے پچاس آدمی دمشق کے شادی شدہ آدمی کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے لیکن دیکھا نہیں تو کیا اسے سنگسار کردیا جائے گا، انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، میں نے کہا کہ اگر ان میں سے پچاس آدمی حمص کے ایک آدمی کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے چوری کی تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے جب کہ کسی نے دیکھا نہیں، انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز تین حالتوں کے کسی اور حالت میں کسی کو قتل نہیں کیا، ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا گیا، جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کیا، یا وہ جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی، اور اسلام سے پھر گیا، کچھ لوگوں نے کہا کیا انس بن مالک نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے چوری میں ہاتھ کاٹا ہے اور آنکھیں پھڑوادی ہیں، پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا؟ میں نے کہا میں تم سے انس کی حدیث بیان کرتا ہوں مجھ سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام کی بیعت کی، زمین انہیں راس نہ آئی اور ان کے جسم مریض ہو گئے تو انہوں نے آپ سے شکایت کی، آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ہمارے چرواہے کے پاس اونٹوں میں کیوں نہیں جاتے کہ ان کا دودھ اور پیشاب پیو، ان لوگوں نے کہا کہ ضرور، چنانچہ وہ لوگ گئے اور انہوں نے اونٹوں کا پیشاب اور ان کا دودھ پیا، اور تندرست ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے کو قتل کرکے اور جانور لے کر بھاگ گئے، یہ خبر آپ کو پہنچی تو ان کے پیچھے آپ نے آدمی بھیجے جو انہیں پکڑ کر لائے، آپ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں اور انہے دھوپ میں ڈال دیا جائے، اور ان کی آنکھیں پھڑوادی جائیں، یہاں تک کہ وہ مر گئے، میں نے کہا اس سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں جو انہوں نے کی تھی کہ دین اسلام سے پھر گئے، قتل کیا اور چوری کی، عنبہ نے کہا کہ بخدا میں نے آج کی طرح کبھی نہیں سنا، ابو قلابہ کا بیان ہے میں نے کہا اے عنبہ تو میری حدیث کو رد کرتا ہے، عنبہ نے کہا کہ نہیں بلکہ تم نے حدیث کو اس طرح بیان کیا ہے جو حقیقت میں ہے۔ بخدا جب تک یہ بوڑھا ان (شامیوں) میں زندہ ہے یہ لوگ بھلائی کے ساتھ ہوں گے، میں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سنت یہ ہے کہ آپ کے پاس انصار کے کچھ لوگ آئے آپ سے گفتگو کی، پھر ان میں ایک شخص باہر نکلا اور وہ قتل کردیا گیا، اس کے بعد یہ لوگ باہر نکلے تو دیکھا کہ ان کا ساتھی خون میں تڑپ رہا ہے، وہ لوگ لوٹ کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا جو ساتھی ہمارے ساتھ گفتگو کر رہا تھا وہ یہاں سے اٹھ کر باہر نکلا، اب ہم نے اسے دیکھا کہ وہ خون میں تڑپ رہا ہے، یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، اور فرمایا کہ کس کے متعلق تم گمان کرتے ہو، یا فرمایا کہ کس کے متعلق تمہارا خیال ہے، کہ اسنے قتل کیا ہے، آپ نے یہود کو بلا بھیجا اور فرمایا

کہ تم نے اس آدمی کو قتل کیا، انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے راضی ہو کہ یہود میں سے پچاس آدمی اس کی قسم کھائیں کہ ان لوگوں نے اس کو قتل نہیں کیا انہوں نے کہا کہ یہود اگر ہم سب کو قتل کر دیں تو پھر بھی قسم کھا لیتے ہیں ان کو باک نہ ہوگا، آپ نے فرمایا کہ پھر تم لوگ پچاس قسمیں کھا کر دیت کے مستحق ہو جاؤ، ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو قسم نہیں کھاتے، چنانچہ آپ نے ان کی طرف سے اپنا خون بہا ادا کر دیا، ابوقلابہ کہتے ہیں میں نے کہا ہذیل کے لوگوں نے ایک شخص کو زمانہ جاہلیت میں سے اپنے الگ کو دیا تھا، وہ مقام بطحاء میں کسی یمنی کے گھر اترا یمن والوں میں سے کسی کو خبر ہوئی تو اس پر تلوار سے حملہ کر کے اس کو قتل کر ڈالا، ہذیل کے لوگ آئے اور اس یمنی کو پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حج کے زمانہ میں لے گئے اور ان لوگوں نے کہا اس نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے، اس یمنی نے کہا کہ ہذیلوں نے اس کو چھوڑ دیا، حضرت عمر نے کہا کہ ہذیلوں میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انہوں نے اس کو نہیں چھوڑا، انچاس آدمیوں نے انہیں میں سے قسم کھائی، انہی لوگوں میں سے ایک شخص ملک شام سے آیا تھا، جس سے ان لوگوں نے قسم کھانے کو کہا، اس نے ایک ہزار درہم دے کر قسم کھانے سے معافی لے لی تو ان لوگوں نے ایک دوسرے آدمی کو اس کی جگہ پر شامل کر لیا، اور مقتول کے بھائی کے پاس لے جا کر اس کا ہاتھ اس سے ملوا دیا، لوگوں نے کہا کہ وہ دونوں اور پچاس آدمی بھی چلے جنہوں نے قسم کھائی تھی، یہاں تک کہ وہ لوگ مقام نخلہ میں پہنچے تو ان لوگوں کو بارش نے آگھیرا، وہ لوگ پہاڑ کی ایک غار میں جا گھسے غار ان پچاس آدمیوں پر دھنس گیا جنہوں نے قسم کھائی تھی، چنانچہ وہ لوگ مر گئے اور وہ دونوں ہاتھ ملانے والے باقی بچ گئے اور ان دونوں کو ایک پتھر آ کر لگا جس سے مقتول کے بھائی کا پاؤں ٹوٹ گیا، وہ ایک سال زندہ رہا پھر مر گیا، ابوقلابہ کا بیان ہے کہ میں کہتا ہوں کہ عبدالملک بن مروان نے ایک شخص کو قسامہ کی بناء پر قصاص دلوایا، پھر اپنی اس حرکت پر پشیمان ہوا، چنانچہ پچاس قسم کھانے والوں کے متعلق حکم دیا گیا تو ان لوگوں کا نام دفتر سے کاٹ دیا گیا اور انکو شہر بدر کر دیا گیا۔

کتاب صحیح مسلم | جلد 2 | حدیث نمبر 1862 | مکررات 48 | ریکارڈ 4/5 | ریکاڈ نمبر 1221862

محمد بن مثنی، معاذ بن معاذ، احمد بن عثمان نوفلی، ازہر سمان، ابن عون، ابورجاء مولی ابی قلابہ، حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ السلام کے پیچھے بیٹھنے والا تھا کہ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ تم قسامت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو حضرت عنبہ نے کہا ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح حدیث بیان کی تو میں نے کہا مجھے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک قوم آئی۔ باقی حدیث ایوب وحجاج کی حدیث ہی کی طرح ہے۔ ابوقلابہ نے کہا جب میں بات کر چکا تو عنبہ نے کہا سُبحانَ اللہِ ابوعنبہ انہوں نے کہا نہیں ہمیں بھی انس بن مالک نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اے اہل شام تم ہمیشہ خیر وبھلائی میں رہو گے جب تک تم میں یہ (ابوقلابہ) یا اس جیسے آدمی موجود رہیں گے۔

کتاب صحیح مسلم | جلد 2 | حدیث نمبر 1863 | مکررات 48 | ریکارڈ 5/5 | ریکاڈ نمبر 1221863

حسن بن شعیب، مسکین، ابن بکیر، اوزاعی، عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، محمد بن یوسف اوزاعی، یحیی بن ابی کثیر، ابی قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عکل میں سے آٹھ آدمی آئے۔ باقی حدیث انہی کی حدیث کی طرح ہے اور اضافہ یہ ہے کہ انہیں داغ نہ دیا گیا۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1772 مکررات 15 ریکارڈ 1/15 ریکاڈ نمبر 1131772

عمر بن حفص، حفص، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں، مگر ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں (جائز ہے) جان کے بدلے جان، اور شادی شدہ زانی، اور دین سے نکلنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا،

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1881 مکررات 15 ریکارڈ 2/15 ریکاڈ نمبر 1221881

ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین کے علاوہ کسی ایسے مسلمان مرد کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ایک شادی شدہ زانی دوسرا جان کے بدلے جان اور دین کو چھوڑنے والا اور جماعت میں تفریق ڈالنے والا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1882 مکررات 15 ریکارڈ 3/15 ریکاڈ نمبر 1221882

ابن نمیر، ابن ابی عمر، سفیان، اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1883 مکررات 15 ریکارڈ 4/15 ریکاڈ نمبر 1221883

احمد بن حنبل، محمد بن مثنی، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو مسلمان مرد گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون حلال نہیں سوائے تین آدمیوں کے ایک اسلام کو چھوڑنے والا جماعت میں تفریق ڈالنے والا دوسرا شادی شدہ زنا کرنے والا اور تیسرا جان کے بدلے جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح یہ حدیث مروی ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1884 مکررات 15 ریکارڈ 5/15 ریکاڈ نمبر 1221884

حجاج بن شاعر، قاسم بن زکریا، عبیداللہ بن موسی، شیبان، اعمش اسی حدیث کی اور سند ذکر کی ہے لیکن اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مذکور نہیں ہے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 946 مکررات 15 ریکارڈ 6/15 ریکاڈ نمبر 1330946

عمرو بن عون، ابو معاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو کہ گواہی دیتا ہو اللہ کی وحدانیت کی اور اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے تین وجہ کے۔ایک یہ شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔کسی کو ناحق قتل کرے تو جان کے بدلے جان۔وہ شخص جو اپنے دین اسلام کو چھوڑ دے اور (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہو جائے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 947 مکررات 15 ریکارڈ 7/15 ریکاڈ نمبر 1330947

محمد بن سنان باہلی، ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن رفیع، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو کہ اللہ وحدہ لاشریک کی واحدانیت کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہو مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ایک یہ کہ شادی شدہ ہو کر زنا کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔دوسرے یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرتے ہوئے باغی ہو جائے تو اسے قتل کر دیا جائے یا سولی یا جلاوطن کر دیا جائے۔تیسرے یہ کہ کسی نفس کو قتل کرے ناحق تو اس کے عوض میں اسے قتل کیا جائے گا۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 318 مکررات 15 ریکارڈ 8/15 ریکاڈ نمبر 1430318

اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، سفیان، الاعمش، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں ہے جو (مسلمان) کہ اس کی گواہی دیتا ہو کہ خداوند قدوس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں لیکن تین شخصوں کا ایک تو وہ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر (یعنی مرتد ہو جائے) مسلمان کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور دوسرے نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور تیسرا جان کے بدلے جان (یعنی قصاص میں) حضرت اعمش جو کہ اس حدیث شریف کے راوی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے حضرت اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 319 مکررات 15 ریکارڈ 9/15 ریکاڈ نمبر 1430319

عمرو بن علی، یحیی، سفیان، ابواسحاق، عمرو بن غالب سے روایت ہے کہ عائشہ صدیقہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں لیکن اس شخص کا جو محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا مرتکب ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کافر مشرک بن جائے یا دوسرے کا (ناحق) قتل کرے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 320 مکررات 15 ریکارڈ 10/15 ریکاڈ نمبر 1430320

ہلال بن العلاء، حسین، زہیر، ابواسحاق، عمرو بن غالب، عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمار سے فرمایا تم واقف ہو کہ کسی انسان کا (ناحق) خون کرنا درست اور حلال نہیں ہے لیکن تین آدمیوں کا یا تو جان کے بدلہ جان لینے والے کا (قاتل قصاص لینا) یا جو شخص محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو اور حدیث (مکمل) بیان کی۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 350 مکررات 15 ریکارڈ 11/15 ریکاڈ نمبر 1430350

عباس بن محمد دوری، ابوعامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن رفیع، عبید بن عمیر، عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خون درست نہیں ہے لیکن تین صورتوں میں ایک تو اس صورت میں جبکہ کوئی شخص محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالا جائے اور دوسرے وہ شخص جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے وہ شخص جو کہ مرتد ہو جائے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس کو سولی دی جائے یا قید میں ڈال دیا جائے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 1023 مکررات 15 ریکارڈ 12/15 ریکاڈ نمبر 1431023

بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے علاوہ تین صورتوں میں ایک جان کے عوض جان (یعنی کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے قصاص میں وہ شخص قتل کر دیا جائے) دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 1045 مکررات 15 ریکارڈ 13/15 ریکاڈ نمبر 1431045

احمد بن حفص بن عبداللہ، وہ اپنے والد سے، ابراہیم، عبدالعزیز بن رفیع، عبید بن عمیر، عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن تین صورت میں ایک تو یہ محض (یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہو) اور وہ شخص زنا کا مرتکب ہو دوسرے کسی مسلمان کو وہ قصداً قتل کرے تیسرے وہ شخص جو کہ اسلام سے منحرف ہو جائے پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اس کو سولی دے دی جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 691 مکررات 15 ریکارڈ 15/15 ریکاڈ نمبر 1620691

علی بن محمد، ابو بکر بن خلاد، وکیع، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ، حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا وہ مسلمان جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے قصاص میں اور شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور **اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے جدا ہونے والا۔**

---

45 -قسامت کے متعلق: (164)

قصاص سے متعلق احادیث

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 1023 حدیث مرفوع مکررات 15

أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ دِينَهُ الْمُفَارِقُ

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 1023 حدیث مرفوع مکررات 15

بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے علاوہ تین صورتوں میں ایک جان کے عوض جان (یعنی کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے قصاص میں وہ شخص قتل کر دیا جائے) دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1772 مکررات 15 ریکارڈ 1/15 ریکاڈ نمبر 1131772

عمر بن حفص، حفص، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں، مگر ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں (جائز ہے) جان کے بدلے جان، اور شادی شدہ زانی، اور دین سے نکلنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا،

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1881 مکررات 15 ریکارڈ 2/15 ریکاڈ نمبر 1221881

ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین کے علاوہ کسی ایسے مسلمان مرد کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ایک شادی شدہ زانی دوسرا جان کے بدلے جان اور دین کو چھوڑنے والا اور جماعت میں تفریق ڈالنے والا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1882 مکررات 15 ریکارڈ 3/15 ریکاڈ نمبر 1221882

ابن نمیر، ابن ابی عمر، سفیان، اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1883 مکررات 15 ریکارڈ 4/15 ریکاڈ نمبر 1221883

احمد بن حنبل، محمد بن مثنی، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو مسلمان مرد گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون حلال نہیں سوائے تین آدمیوں کے ایک اسلام کو چھوڑنے والا جماعت میں تفریق ڈالنے والا دوسرا شادی شدہ زنا کرنے والا اور تیسرا جان کے بدلے جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح یہ حدیث مروی ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1884 مکررات 15 ریکارڈ 5/15 ریکاڈ نمبر 1221884

حجاج بن شاعر، قاسم بن زکریا، عبیداللہ بن موسی، شیبان، اعمش اسی حدیث کی اور سند ذکر کی ہے لیکن اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مذکور نہیں ہے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 946 مکررات 15 ریکارڈ 6/15 ریکاڈ نمبر 1330946

عمرو بن عون، ابومعاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو کہ گواہی دیتا ہو اللہ کی وحدانیت کی اور اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے تین وجہ کے۔ ایک یہ شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ کسی کو ناحق قتل کرے تو جان کے بدلے جان۔ وہ شخص جو اپنے دین اسلام کو چھوڑ دے اور (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہو جائے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 947 مکررات 15 ریکارڈ 7/15 ریکاڈ نمبر 1330947

محمد بن سنان باہلی، ابراہیم بن ظہمان، عبدالعزیز بن رفیع، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو کہ اللہ وحدہ لاشریک کی واحدانیت کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہو مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ ایک یہ کہ شادی شدہ ہو کر زنا کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔ دوسرے یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرتے ہوئے باغی ہو جائے تو اسے قتل کر دیا جائے یا سولی یا جلاوطن کر دیا جائے۔ تیسرے یہ کہ کسی نفس کو قتل کرے ناحق تو اس کے عوض میں اسے قتل کیا جائے گا۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 318 مکررات 15 ریکارڈ 8/15 ریکاڈ نمبر 1430318

اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، سفیان، الاعمش، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں ہے جو (مسلمان) کہ اس کی گواہی دیتا ہو کہ خداوند قدوس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں لیکن تین شخصوں کا ایک تو وہ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر (یعنی مرتد ہو جائے) مسلمان کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور دوسرے نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور تیسرا جان کے بدلے جان (یعنی قصاص میں) حضرت اعمش جو کہ اس حدیث شریف کے راوی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے حضرت اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 319 مکررات 15 ریکارڈ 9/15 ریکاڈ نمبر 1430319

عمرو بن علی، یحیی، سفیان، ابواسحاق، عمرو بن غالب سے روایت ہے کہ عائشہ صدیقہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں لیکن اس شخص کا جو محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا مرتکب ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کافر مشرک بن جائے یا دوسرے کا (ناحق) قتل کرے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 320 مکررات 15 ریکارڈ 10/15 ریکاڈ نمبر 1430320

ہلال بن العلاء، حسین، زہیر، ابواسحاق، عمرو بن غالب، عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمار سے فرمایا تم واقف ہو کہ کسی انسان کا (ناحق) خون کرنا درست اور حلال نہیں ہے لیکن تین آدمیوں کا یا تو جان کے بدلہ جان لینے والے کا (قاتل قصاص لینا) یا جو شخص محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو اور حدیث (مکمل) بیان کی۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 350 مکررات 15 ریکارڈ 11/15 ریکاڈ نمبر 1430350

عباس بن محمد دوری، ابوعامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن رفیع، عبید بن عمیر، عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خون درست نہیں ہے لیکن تین صورتوں میں ایک تو اس صورت میں جبکہ کوئی شخص محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو پتھروں سے مارڈالا جائے اور دوسرے وہ شخص جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے وہ شخص جو کہ مرتد ہو جائے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس کو سولی دی جائے یا قید میں ڈال دیا جائے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 1023 مکررات 15 ریکارڈ 12/15 ریکاڈ نمبر 1431023

بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، عبداللہ بن مرۃ، مسروق، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے علاوہ تین صورتوں میں ایک جان کے عوض جان (یعنی کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے قصاص میں وہ شخص قتل کر دیا جائے) دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 1045 مکررات 15 ریکارڈ 13/15 ریکاڈ نمبر 1431045

احمد بن حفص بن عبداللہ، وہ اپنے والد سے، ابراہیم، عبدالعزیز بن رفیع، عبید بن عمیر، عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن تین صورت میں ایک تو یہ محض (یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہو) اور وہ شخص زنا کا مرتکب ہو دوسرے کسی مسلمان کو وہ قصداً قتل کرے تیسرے وہ شخص جو کہ اسلام سے منحرف ہو جائے پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اس کو سولی دے دی جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 1424 مکررات 15 ریکارڈ 14/15 ریکاڈ نمبر 1511424

ہناد، ابومعاویہ، اعمش، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تین صورتوں کے علاوہ اس کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی۔ قتل کرنے والا اور دین اسلام سے پھر جانے والا اور جماعت سے الگ ہونے والا اس باب میں حضرت عثمان، عائشہ، اور ابن عباس سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 691 مکررات 15 ریکارڈ 15/15 ریکاڈ نمبر 1620691

علی بن محمد، ابوبکر بن خلاد، وکیع، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ، حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا وہ مسلمان جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے

قصاص میں اور شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے جدا ہونے والا۔

---

37 - جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ : (167)

مرتد سے متعلق احادیث

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 359 حدیث مرفوع مکررات 5

أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 359 حدیث مرفوع مکررات 5

ابوالازہر احمد بن الازمر نیسابوری، اسحاق بن سلیمان رازی، مغیرۃ بن مسلم، مطرو راق، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں ہے مگر تین وجوہات سے ایک تو وہ جو کہ زنا کا مرتکب ہو (یعنی محصن ہونے کے بعد اس کو زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے) دوسرے وہ جو کہ قصداً قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

37 - جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ : (167)

مرتد سے متعلق احادیث

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 360 حدیث مرفوع مکررات 5

أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ مَا أُحْصِنَ أَوْ يَقْتُلَ إِنْسَانًا فَيُقْتَلَ أَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَيُقْتَلَ

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 360 حدیث مرفوع مکررات 5

مؤمل بن ہاب، عبدالرزاق، ابن جریج، ابونضر، بسر بن سعید، عثمان بن عفان نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون درست نہیں ہے مگر تین وجہ سے یا تو وہ محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو جائے یا کسی شخص کو قتل کرے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کافر بن جائے (مرتد ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا)۔

کتاب صحیح بخاری جلد2 حدیث نمبر1728 مکررات48 ریکارڈ2/5 ریکاڈ نمبر1121728

علی بن عبداللہ، محمد بن عبداللہ الانصاری، ابن عون، سلیمان، ابورجاء (ابن قلابہ کا آزاد کردہ غلام)، ابوقلابہ، حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگوں نے قسامت کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ قسامت میں قصاص لازم ہوگا کیونکہ خلفاء نے بھی قصاص کا حکم دیا، عمر بن عبدالعزیز نے گھوم کر دیکھا تو ابوقلابہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے عمر بن عبدالعزیز نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اے عبداللہ بن زید! اس معاملہ میں تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ کوئی آدمی مسلمان ہوتے ہوئے سوائے ان تین شخصوں کے واجب القتل نہیں ہے۔ اول جو محصن ہو کر زنا کرے، دوم جس نے ناحق کسی کو مار ڈالا ہو، سوم وہ جس نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا ہو، یہ بات سن کر عبنسہ بن سعید کہنے لگے ہم نے تو انس (بن مالک) کو کہتے سنا ہے کہ قصاص ہونا چاہئے پھر یہ حدیث بیان فرمائی کہ عرینہ کے کچھ آدمی حضور اکرم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی اور بدہضمی ہوگئی ہے آپ نے فرمایا اچھا! ہمارے اونٹ چرانے جنگل کو جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ اور ان کا دودھ وغیرہ پیو وہ گئے اور تندرست ہوگئے پھر انہوں نے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ گئے کیا، ایسے لوگوں کے قتل میں کوئی تامل ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو مار دیا اللہ و رسول سے لڑے اور نافرمانی کی اور اس طرح انہوں نے رسول پاک کو خوفزدہ کیا یہ سن کر عنبسہ نے سبحان اللہ کہا، میں نے کہا کیا تم مجھ کو جھٹلاتے ہو؟ انہوں نے کہا بلکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث مجھ سے بھی بیان کی ہے مجھے تو تعجب ہوا کہ آپ کو حدیث (خوب یاد رہتی ہے) اس کے بعد عنبسہ نے کہا، اے اہل شام! تم ہمیشہ خوش رہو گے جب تک تم میں ابوقلابہ جیسے عالم موجود رہیں گے۔

Hearing That, Abu Bakr Abused Him And Said

فقال لہ ابو بکر امصص بظر اللات

The Exact Translation Of These Words Is:

"Go and Suck the Clitoris of Laat"

(But the Translator Distorted the Translation)

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب شرطوں کا بیان

باب کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں لکھنے کا بیان۔

حدیث نمبر 2540

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٌ فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوا خَلَأَتْ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتْ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتْ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ وَمَعَهُمْ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنْ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمْ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ فَإِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَلَيُنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذَوُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُونِي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظَ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِيهِ قَالُوا ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنْ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنْ الْأُخْرَى فَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى وُجُوهًا وَإِنِّي لَأَرَى أَوْشَابًا مِنْ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ

فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ امْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ
بِهَا لَأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ
الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهُ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ
أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامَ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا
أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ لَقَدْ
وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللَّهِ إِنْ
تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا
أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ
النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنْ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ فَمَا
أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنْ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنْ
اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ
هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنْ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ
اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفَ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا
ضُغْطَةً وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنْ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ
كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى
بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللَّهِ
إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ قَالَ بَلَى فَافْعَلْ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ
أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا
قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَسْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي
الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ

كان يحدثنا أنا سنأتي البيت ونطوف به قال بلى أفأخبرك أنك تأتيه العام قلت لا قال فإنك آتيه ومطوف به قال الزهري قال عمر فعملت لذلك أعمالا قال فلما فرغ من قضية الكتاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا قال فوالله ما قام منهم رجل حتى قال ذلك ثلاث مرات فلما لم يقم منهم أحد دخل على أم سلمة فذكر لها ما لقي من الناس فقالت أم سلمة يا نبي الله أتحب ذلك اخرج ثم لا تكلم أحدا منهم كلمة حتى تنحر بدنك وتدعو حالقك فيحلقك فخرج فلم يكلم أحدا منهم حتى فعل ذلك نحر بدنه ودعا حالقه فحلقه فلما رأوا ذلك قاموا فنحروا وجعل بعضهم يحلق بعضا حتى كاد بعضهم يقتل بعضا غما ثم جاءه نسوة مؤمنات فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن حتى بلغ بعصم الكوافر فطلق عمر يومئذ امرأتين كانتا له في الشرك فتزوج إحداهما معاوية بن أبي سفيان والأخرى صفوان بن أمية ثم رجع النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة فجاءه أبو بصير رجل من قريش وهو مسلم فأرسلوا في طلبه رجلين فقالوا العهد الذي جعلت لنا فدفعه إلى الرجلين فخرجا به حتى بلغا ذا الحليفة فنزلوا يأكلون من تمر لهم فقال أبو بصير لأحد الرجلين والله إني لأرى سيفك هذا يا فلان جيدا فاستله الآخر فقال أجل والله إنه لجيد لقد جربت به ثم جربت فقال أبو بصير أرني أنظر إليه فأمكنه منه فضربه حتى برد وفر الآخر حتى أتى المدينة فدخل المسجد يعدو فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رآه لقد رأى هذا ذعرا فلما انتهى إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال قتل والله صاحبي وإني لمقتول فجاء أبو بصير فقال يا نبي الله قد والله أوفى الله ذمتك قد رددتني إليهم ثم أنجاني الله منهم قال النبي صلى الله عليه وسلم ويل أمه مسعر حرب لو كان له أحد فلما سمع ذلك عرف أنه سيرده إليهم فخرج حتى أتى سيف البحر قال وينفلت منهم أبو جندل بن سهيل فلحق بأبي بصير فجعل لا يخرج من قريش رجل قد أسلم إلا لحق بأبي بصير حتى اجتمعت منهم عصابة فوالله ما يسمعون بعير خرجت لقريش إلى الشام إلا اعترضوا لها فقتلوهم وأخذوا أموالهم فأرسلت قريش إلى النبي صلى الله عليه وسلم تناشده بالله والرحم لما أرسل فمن أتاه فهو آمن فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم إليهم فأنزل الله تعالى وهو الذي كف أيديهم عنكم وأيديكم عنهم ببطن مكة من بعد أن أظفركم عليهم حتى بلغ الحمية حمية الجاهلية وكانت حميتهم أنهم لم يقروا أنه نبي الله ولم يقروا ببسم الله الرحمن الرحيم وحالوا بينهم وبين البيت قال أبو عبد الله معرة العر الجرب تزيلوا تميزوا وحميت القوم منعتهم حماية وأحميت الحمى جعلته حمى لا يدخل وأحميت الحديد وأحميت الرجل إذا أغضبته إحماء وقال عقيل عن الزهري قال عروة فأخبرتني عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن وبلغنا أنه لما أنزل الله تعالى أن يردوا إلى المشركين ما أنفقوا على من هاجر من أزواجهم وحكم على المسلمين أن لا يمسكوا بعصم الكوافر أن عمر طلق امرأتين قريبة بنت أبي أمية وابنة جرول الخزاعي فتزوج قريبة معاوية وتزوج الأخرى أبو جهم فلما أبى الكفار أن يقروا بأداء ما أنفق المسلمون على أزواجهم أنزل الله تعالى وإن فاتكم شيء من أزواجكم إلى الكفار فعاقبتم والعقب ما يؤدي المسلمون إلى من هاجرت امرأته من الكفار فأمر أن يعطى من ذهب له زوج من المسلمين ما أنفق من صداق نساء الكفار اللائي هاجرن وما نعلم أن أحدا من المهاجرات ارتدت بعد إيمانها وبلغنا أن أبا بصير بن أسيد الثقفي قدم على النبي صلى الله عليه وسلم مؤمنا مهاجرا في المدة فكتب الأخنس بن شريق إلى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله أبا بصير فذكر الحديث

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت کرتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ حدیبیہ میں تشریف لے چلے اثنائے راہ میں بطور معجزہ کے خالد بن ولید (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) کے متعلق فرمایا کہ مقام غمیم میں قریش کے ساتھ مقدمۃ الجیش پر ہیں تم داہنی طرف چلنا اور ادھر خالد کو مسلمانوں کا آنا ذرا بھی معلوم نہ ہوا تھا جب لشکر کا غبار ان تک پہنچا تو انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے، اسی اثنا میں فورا ایک شخص قریش کو خبر دینے کیلئے چل دیا ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلے جا رہے تھے، یہاں تک کہ جب آپ اس پہاڑی پر پہنچے جس کے اوپر سے ہو

کر لوگ مکہ میں اترتے ہیں تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگوں نے کہا حل حل بہت کوشش کی گئی کہ وہ چلے مگر اس نے جنبش نہ کی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قصوا بیٹھ گئی، قصوا بیٹھ گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصوا خود سے نہیں بیٹھی نہ اس کی یہ عادت ہے بلکہ اسے اس نے روکا ہے جس نے ہاتھی کو روکا تھا، پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کفار قریش مجھ سے جس بات کا سوال کرینگے اور اس میں اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں گے تو میں ان کی اس بات کو منظور کر لوں گا، اس کے بعد آپ نے قصوا کو ڈانٹا تو اس نے جست لگائی، اور روانہ ہوگئی، یہاں تک کہ حدیبیہ کے کنارے ایک گڑھے پر بیٹھ گئی، جس میں پانی بہت ہی تھوڑا سا تھا، لوگ اس سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے، تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے اس کو پی لیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی، تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دیا، اور حکم دیا کہ اس کو اس پانی میں ڈال دیں، پس خدا کی قسم پانی فوراً ابلنے لگا، یہاں تک کہ سب لوگ اس سے سیراب ہوگئے، اتنے میں بدیل بن ورقاء خزاعی نے اپنی قوم خزاعہ کے چند آدمیوں کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے اور تہامہ کے رہنے والے تھے، ساتھ لا کر کہا کہ میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ حدیبیہ کے گہرے چشموں پر فروکش ہیں، ان کے ہمراہ دودھ والی اونٹنیاں ہیں، ہر طرح سے ان کا سامان درست ہے اور وہ لوگ آپ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں، اور آپ کو کعبہ سے روکنا چاہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کیلئے نہیں آئے، ہم تو صرف عمرہ کرنے آئے ہیں، درحقیقت قریش کو لڑائی ہی نے کمزور کر دیا، اس سے ان کو بہت کچھ نقصان پہنچا ہے، اگر وہ چاہیں تو میں ان سے کوئی مدت مقرر کر لوں، لیکن وہ میرے اور کفار عرب کے درمیان نہ پڑیں، نتیجۃً میں اگر میں غالب آجاؤں اور اس وقت قریش چاہیں کہ اس دین میں داخل ہوں جس میں اور لوگ داخل ہوئے ہیں تو وہ ایسا کریں، اور اگر میں غالب نہ آؤں تو پھر وہ آرام اٹھائیں کیونکہ اس صورت میں ان کا مقصود پورا ہو جائے گا، اور اگر وہ اس کو منظور نہ کریں، تو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ میں اپنی اس حالت میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا، تا آنکہ قتل کر دیا جاؤں، اور بے شک اللہ اپنے دین کو جاری رکھے گا، بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے کہا میں قریش سے جا کر یہی کہہ دوں گا، چنانچہ وہ گیا اور قریش سے جا کر کہا کہ ہم تمہارے پاس اسی شخص کے پاس سے آرہے ہیں، اور ہم نے انہیں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے، اگر تم چاہو تو ہم بیان کر دیں، تو ان کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی کچھ حاجت نہیں کہ کسی بات کی خبر دو، لیکن عقل مندوں نے کہا کہ تم نے ان سے جو کچھ سنا ہے بیان کرو بدیل نے کہا میں نے ان کو یہ یہ کہتے سنا ہے پھر جو کچھ آپ نے فرمایا تھا بیان کر دیا، تو عروہ بن مسعود کھڑے ہوگئے اور کہا کہ لوگو کیا میں تمہارا باپ نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! عروہ نے کیا تم میری اولاد کی طرح نہیں ہو، انہوں نے کہا ہاں! عروہ نے کہا، کیا تم مجھ سے کسی قسم کی بدظنی رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں! عروہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری نصرت کے لیے بلایا مگر جب انہوں نے میرا کہنا نہ مانا، تو میں اپنے اعزہ اور اولاد کو جس نے میرا کہنا مانا، اس کو تمہارے پاس لے آیا، انہوں نے کہا ہاں! یہ سب کچھ ٹھیک ہے، عروہ نے کہا اچھا، اب میری ایک بات مانو، اس شخص (یعنی حضور) نے تمہارے سامنے ایک اچھی بات پیش کی ہے، اس کو منظور کر لو، اور مجھے اجازت دو کہ میں اس کے پاس جاؤں، سب نے کہا اچھا آپ جایئے، چنانچہ عروہ آپ کے پاس آئے گفتگو کرنے لگے، آپ نے اس سے ویسی ہی گفتگو کی جیسی کہ بدیل سے کی تھی، عروہ نے کہا اے محمد یہ بتاؤ کہ اگر تم اپنی قوم کی جڑ (بنیاد) بالکل کاٹ ڈالو گے، تو اس میں تمہارا کیا فائدہ ہوگا، کیا تم نے اپنے سے پہلے کسی عرب کے متعلق سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استحصال کیا ہو، اور اگر دوسری بات ہو جائے کہ تم مغلوب ہو جاؤ تو پھر کیا ہوگا؟ اور نتیجہ میں تو یہی آخری بات معلوم ہو رہی ہے، کیونکہ میں تمہارے ہمراہ ایسے لوگ اور ایسے مختلف آدمی دیکھ رہا ہوں جو بھاگ جانے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں، سنو! وہ تمہیں میدان جنگ میں تنہا چھوڑ دیں گے، حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے سن کر عروہ سے کہا کہ <u>امصص بنظر اللات لات بمعنی مخصوص بت کے بظر بمعنے عورت کی شرمگاہ کے حصہ کا</u>

گوشت امصص بھنے چوس اور یہ جملہ ایک بہت بری گالی کے طور پر کہا جاتا ہے، اور پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے بھاگ جائیں گے، اور انہیں تنہا چھوڑ دیں گے، عروہ نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں عروہ نے کہا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مجھ پر تمہارا ایک احسان نہ ہوتا جس کا میں نے ابھی تک بدلہ نہیں دیا، تو میں ضرور تم کو جواب دیتا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عروہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا اور جب وہ آپ سے بات کرتا تو ازراہ خوشامد آپ کی داڑھی میں ہاتھ ڈال دیتا مغیرہ بن شعبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے، جن کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اور خود ان کے سر پر تھا جب عروہ اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی طرف بڑھانے لگا، تو مغیرہ نے اپنا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر ڈال دیا، اور کہا کہ عروہ اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے ہٹالے، عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ! عروہ نے کہا اے بے وقوف کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تیری بے وفائی کے انتقام کی فکر میں نہیں ہوں، مغیرہ نے جو زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے پاس نشست و برخاست کرتے تھے، انہوں نے کسی کو قتل کر ڈالا اور اس کا مال لے لیا تھا، اور اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے تھے، اس کے بعد عروہ گوشہ چشم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے لگا، راوی کہتا ہے کہ اس نے یہ حال دیکھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم لعاب تھوکتے، تو وہ صحابہ میں کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا جس کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا، اور جب آپ کوئی حکم دیتے تو وہ بہت جلد اس کی تعمیل کرتے جب آپ وضو کرتے، تو وہ لوگ آپ کے وضو کے غسالہ پر لڑتے تھے (ایک کہتا تھا ہم اس کو لیں گے، دوسرا کہتا تھا کہ ہم لیں گے) جب وہ لوگ بات کرتے تھے تو آپ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے تھے اور بے محابا آپ کی طرف بوجہ تعظیم نہ دیکھتے تھے، پھر عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ گیا اور کہا اے لوگو اللہ کی قسم، میں بادشاہوں کے دربار میں گیا، قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا، مگر اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے مصاحب اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد کی یہ تعظیم کرتے ہیں، اللہ کی قسم، جب تھوکتے ہیں، تو وہ جس کسی کے ہاتھ پڑتا ہے، وہ اس کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے، اور جب وہ کسی بات کے کرنے کا حکم دیتے ہیں تو ان کے اصحاب بہت جلد اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں، جب وضو کرتے ہیں، تو ان کے غسالہ وضو کیلئے لڑتے مرتے ہیں اپنی آوازیں ان کے سامنے پست رکھتے ہیں، نیز بغرض تعظیم ان کی طرف دیکھتے تک نہیں، بے شک انہوں نے تمہارے سامنے ایک عمدہ مسئلہ پیش کیا ہے، لہٰذا تم اس کو مان لو، چنانچہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ، مجھے بھی اجازت دو کہ میں بھی ان کے پاس جا کر ان کو دیکھوں، تو لوگوں نے کہا کہ اچھا تم بھی ان کے پاس جاؤ جب وہ آنحضرت اور آپ کے اصحاب کے سامنے آیا، تو آپ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے اور وہ اس قوم میں سے ہے، جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کیا کرتے ہیں، لہٰذا تم قربانی کے جانور اس کے سامنے کرو، جب قربانی کے جانور اس کے سامنے لائے گئے اور لوگوں نے لبیک کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا، اس نے یہ حال دیکھا، تو کہنے لگا، سبحان اللہ! ایسے اچھے لوگوں کو کعبہ سے روکنا زیبا نہیں ہے، پھر جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹا تو کہنے لگا کہ میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا کہ انہیں قلادے پہنائے گئے تھے اور ان کا اشغار کیا ہوا تھا (یعنی ان اونٹوں کے کوہان پر اس لیے زخم لگایا جاتا ہے تا کہ وہ حج کا ہدیہ متصور کئے جائیں، لہٰذا میں تو یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کو کعبہ سے روکا جائے پھر ان میں سے ایک اور شخص کھڑا ہوا، جس کا نام مکرز بن حفص تھا اس نے کہا کہ مجھے بھی اجازت دو کہ میں بھی محمد کے پاس جاؤں لوگوں نے کہا کہ اچھا تم بھی جاؤ چنانچہ جب وہ مسلمانوں کے پاس آیا، تو رسول اللہ نے فرمایا، یہ مکرز ہے، اور یہ ایک بدکار آدمی ہے، وہ رسول اللہ سے گفتگو کر رہا تھا کہ سہیل بن عمرو نامی ایک شخص کافروں کی طرف سے آیا، معمر کہتے ہیں، مجھ سے ایوب نے عکرمہ سے روایت کر کے یہ بیان کیا کہ جب سہیل آیا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان ہو گیا، معمر کہتے ہیں کہ زہری نے مجھ سے اپنی حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ جب

سہیل بن عمرو آیا، تو اس نے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان میں صلح نامہ لکھ دیجئے پس رسول اللہ نے کاتب کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم، سہیل نے کہا خدا کی قسم، ہم رحمن کو نہیں جانتے کہ وہ کون ہے، کفار نے یہ اس لئے کہا کہ وہ لفظ رحمن کو خدا کا نام جانتے ہی نہ تھے، آپ یوں لکھوایئے باسمک اللھم جیسا کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے، مسلمانوں نے کہا ہم تو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھوائیں گے، رسول اللہ نے فرمایا، اس پر اصرار نہ کرو، باسمک اللھم لکھ دو، پھر آپ نے فرمایا (لکھو) ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ سہیل نے کہا خدا کی قسم اگر ہم جانتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں، تو ہم آپ کو کعبہ سے نہ روکتے، اور نہ آپ سے جنگ کرتے، آپ من جانب محمد بن عبداللہ لکھیے اس پر رسول اللہ نے فرمایا، خدا کی قسم بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اور اگر تم لوگ میری تکذیب ہی کرتے ہو، تو محمد بن عبداللہ لکھ لو، زہری کہتے ہیں کہ یہ سب باتیں آپ نے اس لیے منظور کر لیں کہ آپ فرما چکے تھے کہ وہ جس بات کی مجھ سے درخواست کریں گے، بشرطیکہ اس میں وہ اللہ کی حرمت والی چیزوں کی عظمت کریں تو میں اسے قبول کرلونگا، پھر رسول اللہ نے فرمایا علی ان تخلوا بیننا وبین البیت فنطوف بہ (اس بات پر کہ اے کفار مکہ تم ہمارے اور کعبہ کے درمیان میں راہ صاف کردو، تاکہ ہم اس کا طواف کرلیں) سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم! ہم یہ بات اس سال منظور نہیں کریں گے، کیونکہ ڈر ہے کہ عرب یہ نہ کہیں کہ ہم مجبور کر دیئے گئے، بلکہ اگلے برس یہ بات پوری ہو جائے گی، چنانچہ حضرت نے یہی لکھوا دیا، پھر سہیل نے کہا یہ بھی لکھوا دیجئے کہ وعلی انہ لا یاتیک منار جل وان کان علی دینک الا رددتہ (اس بات پر کہ اے محمد ہماری طرف سے جو شخص تمہارے پاس جائے اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہو تب بھی تم اسے ہماری طرف واپس لوٹا دینا)

مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ! وہ مشرکوں کے پاس کیوں واپس کر دیا جائے گا، حالانکہ وہ مسلمان ہو چکا ہے، اسی حالت میں ابوجندل بن سہیل اپنی بیڑیوں کو کھڑ کھڑاتے ہوئے مکہ کے نشیب سے آئے تھے مسلمانوں کے درمیان آگئے تو انہوں نے کہا محمد یہی سب سے پہلی بات ہے جس پر ہم آپ سے صلح کرتے ہیں کہ تم ابوجندل کو مجھے واپس دے دو جس پر رسول اللہ نے فرمایا ہم نے ابھی تحریر ختم نہیں کی۔ ابھی سے ان شرائط پر عمل کیونکر ضروری ہو سکتا ہے، سہیل نے کہا اللہ کی قسم ہم تم سے کسی بات پر صلح کبھی نہ کریں گے، رسول اللہ نے فرمایا، اچھا اس ایک آدمی کی تم مجھے اجازت دیدو، سہیل نے کہا میں ہرگز اس کی اجازت نہ دونگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی اجازت دے دو اس نے کہا میں نہ دونگا، مکرز نے کہا میں اس کی اجازت آپ کو دیتا ہوں، ابوجندل نے کہا مسلمانو! کیا میں مشرکوں کے پاس واپس کر دیا جاؤں گا، حالانکہ میں مسلمان ہو چکا ہوں کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں نے اسلام کیلئے کیا کیا مصیبتیں اٹھائی ہیں درحقیقت ابوجندل کو خدا کی راہ میں بہت سخت تکلیفیں دی گئی تھیں، حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے پاس آکر عرض کیا کہ کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں میں ضرور سچا نبی ہوں میں نے عرض کیا کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ حضرت نے فرمایا، کیوں نہیں تم حق پر ہو، میں نے عرض کیا پھر ہم اپنے دین میں کیوں نرمی برتیں آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں اس کی نافرمانی نہیں کرتا وہی ہمارا مددگار ہے، میں نے عرض کیا کیا آپ ہم سے بیان نہ کرتے تھے کہ ہم کعبہ میں جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے آپ نے فرمایا کیا میں نے یہ کہا تھا کہ تم اسی سال کعبہ میں جاؤ گے اور طواف کرو گے؟ میں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ تم کعبہ میں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس سے پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، اور ان سے کہا ابوبکر محمد اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں بیشک وہ خدا کے رسول ہیں، میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انہوں نے کہا ہاں یہ بات درست ہے میں نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین کے بارے میں دبتے رہیں تو ابوبکر نے کہا اے عمر! بے شک یہ خدا کے رسول ہیں اور وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان کا مددگار ہے لہٰذا تم ان کی مخالفت نہ کرو، کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں، میں نے کہا کیا وہ ہم سے بیان نہ کرتے تھے کہ ہم کعبہ جائیں گے، اور اس کا طواف کریں گے، تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں

کہا تھا مگر کیا تم سے یہ بھی کہا تھا کہ تم اسی سال کعبہ جاؤ گے میں نے کہا یہ تو نہیں کہا تھا ابو بکر نے کہا پھر تم کعبہ ضرور جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے زہری کہتے ہیں کہ فاروق اعظم کہتے تھے کہ اس گستاخی کے کفارہ میں میں نے بہت سی عبادتیں کیں، راوی کا بیان ہے کہ پھر جب صلح نامہ کی تحریر سے فراغت ہوئی تو رسول اللہ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھو سر منڈوالو، اور قربانی پیش کرو، راوی کہتا ہے اللہ کی قسم کوئی شخص بھی ان میں سے نہ اٹھا، یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا، جب ان میں سے کوئی نہیں اٹھا، تو آپ خود ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے یہ سب پورا واقعہ بیان کیا، جو لوگوں سے آپ کو پیش آیا تھا، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ بات چاہتے ہیں، تو اچھا ذرا آپ باہر تشریف لیجائیے، اور ان میں سے کسی کے ساتھ کلام نہ کیجئے، یہاں تک کہ آپ اپنے قربانی کے جانوروں کی قربانی کر دیجئے اور سر مونڈنے والے کو بلایئے تاکہ وہ آپ کے سر کے بال صاف کر دے، چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور ان میں سے کسی سے کچھ گفتگو نہیں کی، یہاں تک کہ آپ نے سب کچھ پورا کر لیا، یعنی قربانی کے جانور قربان کر دیئے اور اپنا سر بھی مونڈوالیا، صحابہ نے جب یہ دیکھا تو اٹھے اور انہوں نے قربانی کی، ایک نے دوسرے کا سر مونڈ دیا، اژدہام کی وجہ سے عین ممکن تھا کہ ایک دوسرے کو مار ڈالے، (اس کے بعد) آپ کے پاس کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو اللہ نے آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ﴾ ترجمہ ﴿اے مسلمانوں جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان کر لو﴾ اس کے آگے یہ ہے کہ تم ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو سے (بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ) تک نازل فرمائی۔ حضرت عمر نے اس دن دو مشرک عورتوں کو جو ان کے نکاح میں تھیں طلاق دیدی ان میں سے ایک کے ساتھ تو معاویہ بن ابو سفیان نے اور دوسری کے ساتھ صفوان بن امیہ نے نکاح کر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹ کر آئے تو ابو بصیر جو قریشی نسل تھے، حضرت کے پاس آئے وہ مسلمان تھے، کفار نے ان کے تعاقب میں دو آدمی بھیجے اور حضرت سے کہلوا بھیجا کہ ہم سے جو معاہدہ آپ نے کیا ہے اس کا خیال کریں چنانچہ آپ نے ابو بصیر کو ان دونوں کے حوالہ کر دیا اور وہ دونوں ابو بصیر کو لے کر چلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ لوگ اتر کے اپنے چھوارے کھانے لگے ابو بصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا کہ اے فلاں خدا کی قسم تیری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اس شخص نے نیام سے اپنی تلوار نکالی اور کہا کہ ہاں خدا کی قسم یہ تلوار بہت عمدہ ہے میں نے اس کو کئی مرتبہ آزمایا ہے ابو بصیر نے کہا مجھے دکھلاؤ میں بھی اسے دیکھو چنانچہ وہ تلوار اس نے ابو بصیر کو دیدی ابو بصیر نے اس سے اس کو مار ڈالا اور اس کو ٹھنڈا کر دیا لیکن دوسرا شخص بھاگ گیا اور مدینہ آ کر ڈرتا ہوا مسجد میں گھس گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ خوف زدہ ہے جب وہ رسول اللہ کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل کر دیا جاتا پھر ابو بصیر آئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم اللہ نے آپ کو بری کر دیا آپ تو مجھے کفار کی طرف واپس کر چکے تھے لیکن اللہ نے مجھے ان کافروں سے نجات دی اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ لڑائی کی آگ ہے اگر کوئی مقتول کا مددگار ہوتا تو یہ آگ بھڑک اٹھتی جب یہ بات ابو بصیر نے سنی تو سمجھ گئے کہ رسول اللہ پھر انہیں کفار کی طرف واپس کر دیں گے لہذا وہ چلے گئے یہاں تک کہ دریا کے کنارے پہنچے اور اس طرف سے ابو جندل سہیل بھی چھوٹ کر آ رہے تھے راستہ میں وہ بھی ابو بصیر سے مل گئے یہاں تک کہ جو قریشی مسلمان ہو کر آتا ابو بصیر سے مل جاتا آخر کار ان سب کی ایک ٹولی ہو گئی خدا کی قسم جب وہ کسی قافلہ کی سمت سنتے تھے کہ وہ شام کی طرف سے آ رہا ہے تو وہ اس کی گھات میں لگ جاتے اور ان کے آدمیوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیتے آخر کار قریش نے رسول اللہ کے پاس دو آدمیوں کو بھیجا اور آپ کو اللہ کا اور اپنی قرابت کا واسطہ دیا کہ آپ ابو بصیر کو ان باتوں سے منع کریں آئندہ سے جو شخص آپ کے پاس مسلمان ہو کر آئے وہ بے خوف ہے چنانچہ رسول اللہ نے ابو بصیر کو منع کرا بھیجا اور اللہ نے آیت، (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ) ، یعنی وہی ہے جس نے کافروں کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے، (حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ) ، تک نازل فرما کر ان کے تعصب کے اس حال کو ظاہر کیا کہ انہوں نے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا مضمون قائم رکھااور نہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قائم رکھابلکہ مسلمانوں اور کعبہ کے درمیان حائل ہو گئے، عقیل زہری سے روایت کرتی ہیں کہ عروہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ان عورتوں کا جو مسلمان ہو کر آتیں امتحان لے لیا کرتے تھے،اور ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ جب اللہ نے یہ حکم نازل کیا کہ کافروں نے اپنی ان بیبیوں پر جو ہجرت کرکے مسلمانوں کے پاس آجائیں،جو کچھ خرچ کیا وہ تمام صرفہ یہ مسلمان ان مشرکوں کو دے دیں اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ کافر عورتوں کی عصمت کو نہ روکیں اس وقت حضرت عمر نے اپنی دو بیبیوں کو ایک قریبہ بنت ابی امیہ اور دوسری بنت جرول خزاعی کو طلاق دیدی قریبہ سے تو معاویہ نے نکاح کرلیااور دوسری سے ابو جہم نے نکاح کرلیا،اور کافروں نے اس بات سے انکار کیا کہ جو کچھ مسلمانوں نے اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہے وہ اگر کافروں کے پاس چلی جائیں تو ان کا خرچ مسلمانوں کو لوٹادیں تو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل کی،(وَاِنۡ فَاتَکُمۡ شَیۡءٌ مِّنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ) ۔اور معاوضہ یہ کہا کہ کافروں کی عورتیں مسلمانوں کے پاس ہجرت کرکے آجائیں تو ان کا مہر وغیرہ جو کچھ ملا ہو وہ اس مسلمان کو دیدیا جائے جس کی بی بی کافروں کے پاس چلی گئی ہو اور ہم نہیں جانتے کہ ہجرت کرکے آنیوالوں میں سے کوئی عورت مسلمان ہونے کی بعد مرتد ہو گئی ہو اور ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ ابوبصیر بن اسید ثقفی مسلمان ہو کر رسول اللہ کے پاس ہجرت کرکے آگئے تھے اس مدت صلح میں اخنس بن شریق نے رسول اللہ کو خط بھیجا جس میں اس نے ابوبصیر کو آپ سے مانگا تھا،اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث جو اوپر گذر چکی ہے بیان کی

Conditions

Bukhari :: Book 3 :: Volume 50 :: Hadith 891

Narrated Al-Miswar bin Makhrama and Marwan:

(whose narrations attest each other) Allah's Apostle set out at the time of Al-Hudaibiya (treaty), and when they proceeded for a distance, he said, "Khalid bin Al-Walid leading the cavalry of Quraish constituting the front of the army, is at a place called Al-Ghamim, so take the way on the right." By Allah, Khalid did not perceive the arrival of the Muslims till the dust arising from the march of the Muslim army reached him, and then he turned back hurriedly to inform Quraish. The Prophet went on advancing till he reached the Thaniyya (i.e. a mountainous way) through which one would go to them (i.e. people of Quraish). The she-camel of the Prophet sat down. The people tried their best to cause the she-camel to get up but in vain, so they said, "Al-Qaswa' (i.e. the she-camel's name) has become stubborn! Al-Qaswa' has become stubborn!" The Prophet said, "Al-Qaswa' has not become stubborn, for stubbornness is not her habit, but she was stopped by Him Who stopped the elephant." Then he said, "By the Name of Him in Whose Hands my soul is, if they (i.e. the Quraish infidels) ask me anything which will respect the ordinances of Allah, I will grant it to them."

The Prophet then rebuked the she-camel and she got up. The Prophet changed his way till he dismounted at the farthest end of Al-Hudaibiya at a pit (i.e. well) containing a little water which the people used in small amounts, and in a short while the people used up all its water and complained to Allah's Apostle; of thirst. The Prophet took an arrow out of his arrow-case and ordered them to put the arrow in that pit. By Allah, the water started and continued sprouting out till all the people quenched their thirst and returned with satisfaction. While they were still in that state, Budail bin Warqa-al-Khuza'i came with some persons from his tribe Khuza'a and they were the advisers of Allah's Apostle who would keep no secret from him and were from the people of Tihama. Budail said, "I left Kab bin Luai and 'Amir bin Luai residing at the profuse water of Al-Hudaibiya and they had milch camels (or their women and children) with them, and will wage war against you, and will prevent you from visiting the Kaba." Allah's Apostle said, "We have not come to fight anyone, but to perform the 'Umra. No doubt, the war has weakened Quraish and they have suffered great losses, so if they wish, I will conclude a truce with them, during which they should refrain from interfering between me and the people (i.e. the 'Arab infidels other than Quraish), and if I have victory over those infidels, Quraish will have the option to embrace Islam as the other people do, if they wish; they will at least get strong enough to fight. But if they do not accept the truce, by Allah in Whose Hands my life is, I will fight with them

defending my Cause till I get killed, but (I am sure) Allah will definitely make His Cause victorious." Budail said, "I will inform them of what you have said." So, he set off till he reached Quraish and said, "We have come from that man (i.e. Muhammad) whom we heard saying something which we will disclose to you if you should like." Some of the fools among Quraish shouted that they were not in need of this information, but the wiser among them said, "Relate what you heard him saying." Budail said, "I heard him saying so-and-so," relating what the Prophet had told him.

Urwa bin Mas'ud got up and said, "O people! Aren't you the sons? They said, "Yes." He added, "Am I not the father?" They said, "Yes." He said, "Do you mistrust me?" They said, "No." He said, "Don't you know that I invited the people of 'Ukaz for your help, and when they refused I brought my relatives and children and those who obeyed me (to help you)?" They said, "Yes." He said, "Well, this man (i.e. the Prophet) has offered you a reasonable proposal, you'd better accept it and allow me to meet him." They said, "You may meet him." So, he went to the Prophet and started talking to him. The Prophet told him almost the same as he had told Budail. Then Urwa said, "O Muhammad! Won't you feel any scruple in extirpating your relations? Have you ever heard of anyone amongst the Arabs extirpating his relatives before you? On the other hand, if the reverse should happen, (nobody will aid you, for) by Allah, I do not see (with you) dignified people, but people from various tribes who would run away leaving you alone." Hearing that, Abu Bakr abused him and said, "Do you say we would run and leave the Prophet alone?" Urwa said, "Who is that man?" They said, "He is Abu Bakr." Urwa said to Abu Bakr, "By Him in Whose Hands my life is, were it not for the favor which you did to me and which I did not compensate, I would retort on you." Urwa kept on talking to the Prophet and seizing the Prophet's beard as he was talking while Al-Mughira bin Shu'ba was standing near the head of the Prophet, holding a sword and wearing a helmet. Whenever Urwa stretched his hand towards the beard of the Prophet, Al-Mughira would hit his hand with the handle of the sword and say (to Urwa), "Remove your hand from the beard of Allah's Apostle." Urwa raised his head and asked, "Who is that?" The people said, "He is Al-Mughira bin Shu'ba." Urwa said, "O treacherous! Am I not doing my best to prevent evil consequences of your treachery?"

Before embracing Islam Al-Mughira was in the company of some people. He killed them and took their property and came (to Medina) to embrace Islam. The Prophet said (to him, "As regards your Islam, I accept it, but as for the property I do not take anything of it. (As it was taken through treason). Urwa then started looking at the Companions of the Prophet. By Allah, whenever Allah's Apostle spat, the spittle would fall in the hand of one of them (i.e. the Prophet's companions) who would rub it on his face and

skin; if he ordered them they would carry his orders immediately; if he performed ablution, they would struggle to take the remaining water; and when they spoke to him, they would lower their voices and would not look at his face constantly out of respect. Urwa returned to his people and said, "O people! By Allah, I have been to the kings and to Caesar, Khosrau and An-Najashi, yet I have never seen any of them respected by his courtiers as much as Muhammad is respected by his companions. By Allah, if he spat, the spittle would fall in the hand of one of them (i.e. the Prophet's companions) who would rub it on his face and skin; if he ordered them, they would carry out his order immediately; if he performed ablution, they would struggle to take the remaining water; and when they spoke, they would lower their voices and would not look at his face constantly out of respect." Urwa added, "No doubt, he has presented to you a good reasonable offer, so please accept it." A man from the tribe of Bani Kinana said, "Allow me to go to him," and they allowed him, and when he approached the Prophet and his companions, Allah's Ap le I said, "He is so-and-so who belongs to the tribe that respects the Budn (i.e. camels of the sacrifice). So, bring the Budn in front of him." So, the Budn were brought before him and the people received him while they were reciting Talbiya. When he saw that scene, he said, "Glorified be Allah! It is not fair to prevent these people from visiting the Ka'ba." When he returned to his people, he said, 'I saw the Budn garlanded (with colored knotted ropes) and marked (with stabs on their backs). I do not think it is advisable to prevent them from visiting the Ka'ba." Another person called Mikraz bin Hafs got up and sought their permission to go to Muhammad, and they allowed him, too. When he approached the Muslims, the Prophet said, "Here is Mikraz and he is a vicious man." Mikraz started talking to the Prophet and as he was talking, Suhail bin Amr came.

When Suhail bin Amr came, the Prophet said, "Now the matter has become easy." Suhail said to the Prophet "Please conclude a peace treaty with us." So, the Prophet called the clerk and said to him, "Write: By the Name of Allah, the most Beneficent, the most Merciful." Suhail said, "As for 'Beneficent,' by Allah, I do not know what it means. So write: By Your Name O Allah, as you used to write previously." The Muslims said, "By Allah, we will not write except: By the Name of Allah, the most Beneficent, the most Merciful." The Prophet said, "Write: By Your Name O Allah." Then he dictated, "This is the peace treaty which Muhammad, Allah's Apostle has concluded." Suhail said, "By Allah, if we knew that you are Allah's Apostle we would not prevent you from visiting the Kaba, and would not fight with you. So, write: "Muhammad bin Abdullah." The Prophet said, "By Allah! I am Apostle of Allah even if you people do not believe me. Write: Muhammad bin Abdullah." (Az-Zuhri said, "The Prophet accepted all those things, as he had already said that he would accept everything they

would demand if it respects the ordinance of Allah, (i.e. by letting him and his companions perform 'Umra.)" The Prophet said to Suhail, "On the condition that you allow us to visit the House (i.e. Ka'ba) so that we may perform Tawaf around it." Suhail said, "By Allah, we will not (allow you this year) so as not to give chance to the 'Arabs to say that we have yielded to you, but we will allow you next year." So, the Prophet got that written.

Then Suhail said, "We also stipulate that you should return to us whoever comes to you from us, even if he embraced your religion." The Muslims said, "Glorified be Allah! How will such a person be returned to the pagans after he has become a Muslim? While they were in this state Abu- Jandal bin Suhail bin 'Amr came from the valley of Mecca staggering with his fetters and fell down amongst the Muslims. Suhail said, "O Muhammad! This is the very first term with which we make peace with you, i.e. you shall return Abu Jandal to me." The Prophet said, "The peace treaty has not been written yet." Suhail said, "I will never allow you to keep him." The Prophet said, "Yes, do." He said, "I won't do.: Mikraz said, "We allow you (to keep him)." Abu Jandal said, "O Muslims! Will I be returned to the pagans though I have come as a Muslim? Don't you see how much I have suffered?"

Abu Jandal had been tortured severely for the Cause of Allah. Umar bin Al-Khattab said, "I went to the Prophet and said, 'Aren't you truly the Apostle of Allah?' The Prophet said, 'Yes, indeed.' I said, 'Isn't our Cause just and the cause of the enemy unjust?' He said, 'Yes.' I said, 'Then why should we be humble in our religion?' He said, 'I am Allah's Apostle and I do not disobey Him, and He will make me victorious.' I said, 'Didn't you tell us that we would go to the Ka'ba and perform Tawaf around it?' He said, 'Yes, but did I tell you that we would visit the Ka'ba this year?' I said, 'No.' He said, 'So you will visit it and perform Tawaf around it?' " Umar further said, "I went to Abu Bakr and said, 'O Abu Bakr! Isn't he truly Allah's Prophet?' He replied, 'Yes.' I said, 'Then why should we be humble in our religion?' He said, 'Indeed, he is Allah's Apostle and he does not disobey his Lord, and He will make him victorious. Adhere to him as, by Allah, he is on the right.' I said, 'Was he not telling us that we would go to the Kaba and perform Tawaf around it?' He said, 'Yes, but did he tell you that you would go to the Ka'ba this year?' I said, 'No.' He said, "You will go to Ka'ba and perform Tawaf around it." (Az-Zuhri said, " 'Umar said, 'I performed many good deeds as expiation for the improper questions I asked them.' ")

When the writing of the peace treaty was concluded, Allah's Apostle said to his companions, "Get up and' slaughter your sacrifices and get your head shaved." By Allah none of them got up, and the Prophet repeated his order thrice. When none of them got up, he left them and went to Um Salama and told her of the people's attitudes towards him. Um Salama said, "O the Prophet of Allah! Do you want your order to be carried out? Go out and

don't say a word to anybody till you have slaughtered your sacrifice and call your barber to shave your head." So, the Prophet went out and did not talk to anyone of them till he did that, i.e. slaughtered the sacrifice and called his barber who shaved his head. Seeing that, the companions of the Prophet got up, slaughtered their sacrifices, and started shaving the heads of one another, and there was so much rush that there was a danger of killing each other. Then some believing women came (to the Prophet); and Allah revealed the following Divine Verses:--

"O you who believe, when the believing women come to you as emigrants examine them . . ." (60.10)

Umar then divorced two wives of his who were infidels. Later on Muawiya bin Abu Sufyan married one of them, and Safwan bin Umaya married the other. When the Prophet returned to Medina, Abu Basir, a new Muslim convert from Quraish came to him. The Infidels sent in his pursuit two men who said (to the Prophet), "Abide by the promise you gave us." So, the Prophet handed him over to them. They took him out (of the City) till they reached Dhul-Hulaifa where they dismounted to eat some dates they had with them. Abu Basir said to one of them, "By Allah, O so-and-so, I see you have a fine sword." The other drew it out (of the scabbard) and said, "By Allah, it is very fine and I have tried it many times." Abu Bair said, "Let me have a look at it."

When the other gave it to him, he hit him with it till he died, and his companion ran away till he came to Medina and entered the Mosque running. When Allah's Apostle saw him he said, "This man appears to have been frightened." When he reached the Prophet he said, "My companion has been murdered and I would have been murdered too." Abu Basir came and said, "O Allah's Apostle, by Allah, Allah has made you fulfill your obligations by your returning me to them (i.e. the Infidels), but Allah has saved me from them." The Prophet said, "Woe to his mother! what excellent war kindler he would be, should he only have supporters." When Abu Basir heard that he understood that the Prophet would return him to them again, so he set off till he reached the seashore. Abu Jandal bin Suhail got himself released from them (i.e. infidels) and joined Abu Basir. So, whenever a man from Quraish embraced Islam he would follow Abu Basir till they formed a strong group. By Allah, whenever they heard about a caravan of Quraish heading towards Sham, they stopped it and attacked and killed them (i.e. infidels) and took their properties. The people of Quraish sent a message to the Prophet requesting him for the Sake of Allah and Kith and kin to send for (i.e. Abu Basir and his companions) promising that whoever (amongst them) came to the Prophet would be secure. So the Prophet sent for them (i.e. Abu Basir's companions) and Allah I revealed the following Divine

Verses:

"And it is He Who Has withheld their hands from you and your hands From them in the midst of Mecca, After He made you the victorious over them. . . . the unbelievers had pride and haughtiness, in their hearts . . . the pride and haughtiness of the time of ignorance." (48.24-26) And their pride and haughtiness was that they did not confess (write in the treaty) that he (i.e. Muhammad) was the Prophet of Allah and refused to write: "In the Name of Allah, the most Beneficent, the Most Merciful," and prevented the Mushriks from visiting the Ka'ba.

Narrated Az-Zuhri: Urwa said, "Aisha told me that Allah's Apostle used to examine the women emigrants. We have been told also that when Allah revealed the order that the Muslims should return to the pagans what they had spent on their wives who emigrated (after embracing Islam) and that the Mushriks should not. keep unbelieving women as their wives, 'Umar divorced two of his wives, Qariba, the daughter of Abu Urhaiya and the daughter of Jarwal Al-Khuza'i. Later on Mu'awlya married Qariba and Abu Jahm married the other."

When the pagans refused to pay what the Muslims had spent on their wives, Allah revealed: "And if any of your wives have gone from you to the unbelievers and you have an accession (By the coming over of a woman from the other side) (Then pay to those whose wives have gone) The equivalent of what they had spent (On their Mahr)." (60.11)

So, Allah ordered that the Muslim whose wife, has gone, should be given, as a compensation of the Mahr he had given to his wife, from the Mahr of the wives of the pagans who had emigrated deserting their husbands.

We do not know any of the women emigrants who deserted Islam after embracing it. We have also been told that Abu Basir bin Asid Ath-Thaqafi came to the Prophet as a Muslim emigrant during the truce. Al-Akhnas bin Shariq wrote to the Prophet requesting him to return Abu Basir.

On That She Raised Her Voice And Abused

36 - ہبہ کرنے کا بیان: (65)

اس شخص کا بیان جو اپنے دوست کو تحفہ بھیجنے میں خاص اس دن کا انتظار کرے جب اس کی باری ایک خاص بیوی کے پاس رہنے کی ہو۔

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 2412 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 7

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنْ الْمَوَالِي عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 2412 حدیث مرفوع مکررات 8 متفق علیہ 7

اسماعیل برادر اسماعیل (عبدالحمید بن ابی اویس) سلیمان ہشام بن عروہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی دو جماعتیں تھیں ایک میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھیں اور دوسری میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور تمام بیویاں تھیں اور مسلمانوں کو معلوم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محبوب رکھتے ہیں جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا چاہتا تو انتظار کرتا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ہوتے تو ہدیہ والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں بھیجتا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جماعت نے گفتگو کی اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے فرما دیں کہ جو شخص آپ کو ہدیہ بھیجنا چاہے تو بھیج دے چاہے اپنی بیویوں میں سے

جس کے پاس بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے ان کے کہنے کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیاتوآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ بھی جواب نہ دیاان بیویوں نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھاتوانہوں نے کہاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ بیان کیاکہ جب میری باری آئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیاآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ بھی جواب نہ دیاانہوں نے کہاکہ پھر عرض کروچنانچہ جب ان کی باری آئی تو عرض کیاآپ **صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایامجھے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکے متعلق اذیت نہ دواس لیے کہ وحی میرے پاس اسی وقت آتی ہے جب میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکے کپڑوں میں ہوتاہوں** ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے عرض کیامیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کواذیت پہنچانے سے توبہ کرتی ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھران لوگوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہابنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوبلایااوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ عرض کرنے کے لیے بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کرنے کے لیے خداکاواسطہ دیتی ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے بیان کیاتوآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاکہ اے میری بیٹی کیاتجھے اس سے محبت نہیں ہے جس سے میں محبت کرتاہوں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے کہاکیوں نہیں پھروہ لوٹ کوان لوگوں کے پاس آئیں اوران سے حالات بیان کیےان لوگوں نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جانے کوکہاتوانہوں نے دوبارہ جانے سے انکارکیاپھران لوگوں نے زینب بنت جحش کوبھیجاوہ آئیں اورسختی سے گفتگوکرتے ہوئے کہاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں ابن قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کے لیےآپ کواللہ کاواسطہ دیتی ہیں اورانہوں نے اپنی آوازبلندکرلی یہاں تک کہ **حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکوبرابھلاکہاجووہاں بیٹھی ہوئی تھیں** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکی طرف دیکھنے لگے کہ کچھ بولتی ہیں یانہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہابولنے لگیں اورحضرت زینب کی باتوں کاجواب دیا یہاں تک کہ ان کوخاموش کردیاتونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکی طرف دیکھتے ہوئے فرمایاکہ **آخرابوبکرکی بیٹی ہیں** امام بخاری نے کہاکہ آخری قصہ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکاقصہ ہشام بن عروہ سے منقول ہے وہ ایک آدمی سے بواسطہ زہری محمد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں اورابومروان نے بواسطہ ہشام عروہ بیان کیاکہ لوگ ہدیہ بھیجنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکی باری کاانتظار کرتے تھےاورہشام ایک قریشی آدمی سے اورایک غلام سے بواسطہ زہری محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے فرمایاکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی توحضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے اجازت چاہی۔

Gifts

Bukhari :: Book 3 :: Volume 47 :: Hadith 755

Narrated 'Urwa from 'Aisha:

The wives of Allah's Apostle were in two groups. One group consisted of 'Aisha, Hafsa, Safiyya and Sauda; and the other group consisted of Um Salama and the other wives of Allah's Apostle. The Muslims knew that Allah's Apostle loved 'Aisha, so if any of them had a gift and wished to give to Allah's Apostle, he would delay it, till Allah's Apostle had come to 'Aisha's home and then he would send his gift to Allah's Apostle in her home. The group of Um Salama discussed the matter together and decided that Um Salama should request Allah's Apostle to tell the people to send their gifts to him in whatever wife's house he was. Um Salama told Allah's Apostle of what they had said, but he did not reply. Then they (those wives) asked Um Salama about it. She said, "He did not say anything to me." They asked her to talk to him again. She talked to him again when she met him on her day, but he gave no reply. When they asked her, she replied that he had given no reply. They said to her, "Talk to him till he gives you a reply." When it was her turn, she talked to him again. He then said to her, "**Do not hurt me regarding Aisha, as the Divine Inspirations do not come to me on any of the beds except that of Aisha**." On that Um Salama said, "I repent to Allah for hurting you." Then the group of Um Salama called Fatima, the daughter of Allah's Apostle and sent her to Allah's Apostle to say to him, "Your wives request to treat them and the daughter of Abu Bakr on equal terms." Then Fatima conveyed the message to him. The Prophet said, "O my daughter! Don't you love whom I love?" She replied in the affirmative and returned and told them of the situation. They requested her to go to him again but she refused. They then sent Zainab bint Jahsh who went to him and used harsh words saying, "Your wives request you to treat them and the daughter of Ibn Abu Quhafa on equal terms." On that she raised her voice and abused 'Aisha to her face so much so that Allah's Apostle looked at 'Aisha to see whether she would retort. 'Aisha started replying to Zainab till she silenced her. The Prophet then looked at 'Aisha and said, "She is really the daughter of Abu Bakr."

کپڑے اتار کر تلاشی دینا

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دینا چاہتا ہوں تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہو چکا ہے

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب جہاد اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب جاسوس کا بیان۔

حدیث نمبر 2795

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدْ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا

علی سفیان عمرو حسن عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسالت مآب نے مجھ سے اور زبیر اور مقداد سے فرمایا روانہ ہو جاؤ اور جب روضہ خاخ میں پہنچو تو وہاں تم کو ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے پس وہ خط تم اس سے لے لینا چنانچہ ہم چل دیئے اور ہمارے گھوڑے ہوا ہو گئے اور ہم نے روضہ خاخ میں پہنچ کر اس بڑھیا کو جا لیا اور ہم نے کہا وہ خط نکالو اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے تو ہم نے کہا کہ وہ خط نکال کر دو ورنہ **کپڑے اتار کر تلاشی دو** چنانچہ وہ خط اس نے جوڑے سے نکالا جس کو لے کر ہم لوگ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوٹے اور اس خط میں تحریر تھا من جان حاطب بن ابی بلتعہ بنام مشرکین مکہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض حالات کی حاطب نے مشرکین کو خبر دی تھی چنانچہ سرور عالم نے حاطب کو بلا کر پوچھا اے حاطب رضی اللہ تعالی عنہ یہ کیا ہے؟ حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سزا دینے میں آپ جلدی نہ کیجئے واقعہ یہ ہے کہ میں قریش خاندان کا فرد نہیں ہوں لیکن الحاق طور پر میرا شمار ان میں ہوتا ہے آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے قرابت دار مکہ میں موجود ہیں جن کی وجہ سے ان کے مال و دولت اور اہل و عیال کی وہ حفاظت کرتے ہیں۔ اندریں حالات میں نے یہ سوچا کہ چونکہ میرا نسبی تعلق ان سے

نہیں ہے اس لئے ان پر کوئی احسان دھروں تا کہ وہ میرے قرابتداروں کی حفاظت کریں اور میں نے یہ فعل کافرانہ تخیل کے مد نظر نہیں کیا ہے اور میں دین اسلام سے مرتد بھی نہیں ہوا ہوں اور اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف مجھے کسی قسم کی کوئی رغبت بھی نہیں ہے جس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حاطب سچ کہہ رہا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دینا چاہتا ہوں تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہو چکا ہے اور تمہیں معلوم نہیں کہ اہل بدر کی حالت تو اللہ ہی جانتا ہے جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم جو کچھ چاہو کرو۔ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے سفیان نے کہا یہ کیا (اچھی سند ہے) ۔

Fighting for the Cause of Allah (Jihaad)

Bukhari :: Book 4 :: Volume 52 :: Hadith 314

Narrated Sad bin 'Ubaida:

Abu Abdur-Rahman who was one of the supporters of Uthman said to Abu Talha who was one of the supporters of Ali, "I perfectly know what encouraged your leader (i.e. 'Ali) to shed blood. I heard him saying: Once the Prophet sent me and Az-Zubair saying, 'Proceed to such-and-such Ar-Roudah (place) where you will find a lady whom Hatib has given a letter. So when we arrived at Ar-Roudah, we requested the lady to hand over the letter to us. She said, 'Hatib has not given me any letter.' We said to her. 'Take out the letter or else we will strip off your clothes.' So she took it out of her braid. So the Prophet sent for Hatib, (who came) and said, 'Don't hurry in judging me, for, by Allah, I have not become a disbeliever, and my love to Islam is increasing. (The reason for writing this letter was) that there is none of your companions but has relatives in Mecca who look after their families and property, while I have nobody there, so I wanted to do them some favor (so that they might look after my family and property).' The Prophet believed him. 'Umar said, 'Allow me to chop off his (i.e. Hatib's) neck as he has done hypocrisy.' The Prophet said, (to 'Umar), 'Who knows, perhaps Allah has looked at the warriors of Badr and said (to them), 'Do whatever you like, for I have forgiven you.' " 'Abdur-Rahman added, "So this is what encouraged him (i.e. Ali)."

Dealing with Apostates

Bukhari :: Book 9 :: Volume 84 :: Hadith 72

Narrated:

Abu 'Abdur-Rahman and Hibban bin 'Atiyya had a dispute. Abu 'Abdur-Rahman said to Hibban, "You know what made your companions (i.e. Ali) dare to shed blood." Hibban said, "Come on! What is that?" 'Abdur-Rahman said, "Something I heard him saying." The other said, "What was it?" 'AbdurRahman said, "'Ali said, Allah's Apostle sent for me, Az-Zubair and Abu Marthad, and all of us were cavalry men, and said, 'Proceed to Raudat-Hajj (Abu Salama said that Abu 'Awana called it like this, i.e., Hajj where there is a woman carrying a letter from Hatib bin Abi Balta'a to the pagans (of Mecca). So bring that letter to me.' So we proceeded riding on our horses till we overtook her at the same place of which Allah's Apostle had told us. She was traveling on her camel. In that letter Hatib had written to the Meccans about the proposed attached of Allah's Apostle against them. We asked her, "Where is the letter which is with you?' She replied, 'I haven't got any letter.' So we made her camel kneel down and searched her luggage, but we did not find anything. My two companions said, 'We do not think that she has got a letter.' I said, 'We know that Allah's Apostle has not told a lie.'"

Then 'Ali took an oath saying, "By Him by Whom one should swear! You shall either bring out the letter or we shall strip off your clothes." She then stretched out her hand for her girdle (round her waist) and brought out the paper (letter). They took the letter to Allah's Apostle. 'Umar said, "O Allah's Apostle! (Hatib) has betrayed Allah, His Apostle and the believers; let me chop off his neck!" Allah's Apostle said, "O Hatib! What obliged you to do what you have done?" Hatib replied, "O Allah's Apostle! Why (for what reason) should I not believe in Allah and His Apostle? But I intended to do the (Mecca) people a favor by virtue of which my family and property may be protected as there is none of your companions but has some of his people (relatives) whom Allah urges to protect his family and property." The Prophet said, "He has said the truth; therefore, do not say anything to him except good." 'Umar again said, "O Allah's Apostle! He has betrayed Allah, His Apostle and the believers; let me chop his neck off!" The Prophet said, "Isn't he from those who fought the battle of Badr? And what do you know, Allah might have looked at them (Badr warriors) and said (to them), 'Do what you like, for I have granted you Paradise?' " On that, 'Umar's eyes became flooded with tears and he said, "Allah and His Apostle know best."

-تفاسیر کا بیان: (500)

تفسیر سورۃ ممتحنہ اور مجاہد نے کہا کہ ولا تجعلنا فتنۃ کے معنی یہ ہیں کہ ہم کو ان کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا نہ کر کہ وہ لوگ کہنے لگیں کہ اگر یہ حق پر ہیں تو ان پر یہ مصیبت نہ پہنچتی بعصم الکوافر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ ان عورتوں کو جدا کر دیں جو حالت کفر میں مکہ میں رہ گئی تھیں۔ (آیت) لا تتخذ واعدوی وعدوکم اولیائ

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 2004 حدیث قدسی مکررات 5

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنْ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 2004 حدیث قدسی مکررات 5

حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، حسن بن محمد بن علی، عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ کو اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب تم روضہ خاخ میں پہنچو گے تو ایک سوار عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہو گا اس کو اس سے لے لینا چنانچہ ہم لوگ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے یہاں تک کہ روضہ (خاخ) میں پہنچے تو ہم لوگوں نے اس سوار عورت کو پایا ہم نے کہا کہ خط نکال ورنہ کپڑے اتار دیں گے چنانچہ اس نے اپنی چوٹی سے وہ خط نکالا ہم لوگ اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام لکھا گیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امر کے متعلق خبر دی گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھ پر جلدی نہ کریں میں قریشی نہ تھا بلکہ ان کے حلیفوں میں سے تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی ان کے ساتھ قرابتیں ہیں جس کے سبب سے وہ ان کے گھر اور مال کی نگہداشت کرتے ہیں اور چونکہ نسب کے لحاظ سے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میری قرابت کی حفاظت کریں اور میں نے کفر کی بناء پر یا اپنے دین سے پھر جانے کی بناء پر ایسا نہیں کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا کہ وہ بدر میں شریک ہوا تھا اور کیا تم کو معلوم ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو

دیکھ کر فرمایا تھا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے عمرو نے کہا کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ آیت حدیث میں ہے یا عمرو کا قول ہے۔

Prophetic Commentary on the Qur'an (Tafseer of the Prophet (pbuh))

Bukhari :: Book 6 :: Volume 60 :: Hadith 412

Narrated Ali:

Allah's Apostle sent me along with AzZubair and Al-Miqdad and said, "Proceed till you reach a place called Raudat-Khakh where there is a lady travelling in a howda on a camel. She has a letter. Take the letter from her." So we set out, and our horses ran at full pace till we reached Raudat Khakh, and behold, we saw the lady and said (to her), "Take out the letter!" She said, "I have no letter with me." We said, "Either you take out the letter or we will strip you of your clothes." So she took the letter out of her hair braid. We brought the letter to the Prophet and behold, it was addressed by Hatib bin Abi Balta'a to some pagans at Mecca, informing them of some of the affairs of the Prophet. The Prophet said, "What is this, O Hatib?" Hatib replied, "Do not be hasty with me, O Allah's Apostle! I am an Ansari man and do not belong to them (Quraish infidels) while the emigrants who were with you had their relatives who used to protect their families and properties at Mecca. So, to compensate for not having blood relation with them.' I intended to do them some favor so that they might protect my relatives (at Mecca), and I did not do this out of disbelief or an inclination to desert my religion." The Prophet then said (to his companions), "He (Hatib) has told you the truth." 'Umar said, "O Allah's Apostle! Allow me to chop his head off?" The Apostle said, "He is one of those who witnessed (fought in) the Battle of Badr, and what do you know, perhaps Allah looked upon the people of Badr (Badr warriors) and said, 'Do what you want as I have forgiven you.' " (Amr, a sub-narrator, said,: This Verse was revealed about him (Hatib):

'O you who believe! Take not My enemies and your enemies as friends or protectors.' (60.1)

مرتد یا منافق کی پہچان

ورنہ اپنے کپڑے اتار

کتاب حدیث صحیح مسلم

کتاب فضائل کا بیان

باب حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر کے فضائل کے بیان میں

حدیث نمبر 6300

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنْ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ

ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد زہیر بن حرب، اسحق بن ابراہیم، ابن ابی عمر عمرو اسحق سفیان بن عیینہ، عمرو حسن بن محمد عبیداللہ بن ابی رافع علی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا کہ خاخ باغ کی طرف جاؤ وہاں ایک اونٹ سوار عورت ملے گی جس کے پاس خط ہو گا پس تم وہ خط اس سے لے لینا پس گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل پڑے پس جب تم عورت کے پاس پہنچے تو اس سے کہا خط نکالو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا خط نکال دے ورنہ اپنے کپڑے اتار پس اس نے وہ خط اپنے سر کی میں ڈھیوں سے نکال کر دے دیا ہم وہ خط لے کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے مشرکین لوگوں کی طرف اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کی خبر دی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے متعلق جلدی میں کوئی فیصلہ نہ کریں میں قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف آدمی تھا سفیان نے کہا کہ وہ مشرکین کا حلیف تھا لیکن ان کے خاندان سے نہ تھا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین میں سے صحابہ ہیں ان کی وہاں رشتہ داریاں ہیں اور انہی رشتہ داریوں کی وجہ سے وہ ان کے اہل و عیال کی حفاظت کریں گے پس میں نے پسند کیا کہ

ان کے ساتھ میرا نسبی تعلق تو ہے نہیں کہ میں ان پر ایک احسان ہی کر دو جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی بھی حفاظت کریں گے اور میں نے ایسانہ تو کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اپنے دین سے مرتد ہونے کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد کفر پر راضی رہنے کی وجہ سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے حضرت عمر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے اجازت دیں تا کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا یہ غزوہ بدر میں شریک ہو گیا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالی نے اہل بدر کے حالات سے واقفیت کے باوجود فرمایا ہے تم جو چاہو عمل کرو تحقیق میں نے تمہیں معاف کر دیا تو اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی (یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) اے ایمان والوں میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

The Book Pertaining to the Merits of the Companions (Allah Be Pleased With Them) of the Holy Prophet (May Peace Be Upon Him) (Kitab Al-Fada'il Al-Sahabah)

Muslim :: Book 31 : Hadith 6087

Ubaidullah b. Rafi', who was the scribe of 'All, reported: I heard 'Ali (Allah be pleased with him) as saying: Allah's Messenger (may peace be upon him) sent me and Zubair and Miqdad saying: Go to the garden of, Khakh [it is a place between Medina and Mecca at a distance of twelve miles from Medina] and there you will find a woman riding a camel. She would be in possession of a letter, which you must get from her. So we rushed on horses and when we met that woman, we asked her to deliver that letter to us. She said: There is no letter with me. We said: Either bring out that letter or we would take off your clothes. She brought out that letter from (the plaited hair of) her head. We delivered that letter to Allah's Messenger (may peace be upon him) in which Hatib b. Abu Balta'a had informed some people amongst the polytheists of Mecca about the affairs of Allah's Messenger (may peace be upon him). Allah's Messenger (may peace be upon him) said: Hatib, what is this? He said: Allah's messenger, do not be hasty in judging my intention. I was a person attached to the Quraish. Sufyan said: He was their ally but had no relationship with them. (Hatib further said): Those who are with you amongst the emigrants have blood-relationship with them (the Quraish) and thus they would protect their families. I wished that when I had no blood-relationship with them I should find some supporters from (amongst them) who would help my family. I have not done this because of any unbelief or apostasy and I have no liking for the unbelief after I have (accepted) Islam. Thereupon Allah's Apostle (may peace be upon him) said: You have told the truth. 'Umar said: Allah's Messenger, permit me to strike the neck of this hypocrite. But he (the Holy Prophet) said: He was a participant in Badr and you little know that Allah revealed about the people of Badr: Do what you like for there is forgiveness for you. And Allah, the Exalted and Glorious, said:" O you who believe, do not take My enemy and your enemy for friends" (lx. 1). And there is no mention of this verse in the hadith transmitted on the authority of Abu Bakr and Zubair and Ishaq has in his narration made a mention of the recitation of this verse by Sufyan.

خط نکال ورنہ تجھے ننگا کر دوں گا

Strip Off Your Clothes

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب اجازت لینے کا بیان

باب اس خط کے دیکھنے کا بیان، جس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کوئی بات لکھی ہو۔

حدیث نمبر 5839

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

یوسف بن بہلول ابن ادریس حصین بن عبدالرحمن سعد بن سعید ابوعبدالرحمن سلمی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو اور زبیر بن عوام اور ابومرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ روضہ خاخ میں جاؤ وہاں ایک مشرک عورت ہے اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط ہے جو مشرکین کے نام ہے (اسے لے آؤ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے ہر شخص سوار تھا اس لیے اس کو وہاں پالیا جہاں پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار تھی ہم نے کہا وہ تحریر جو تیرے پاس ہے وہ کہاں ہے، اس نے کہا، میرے پاس تو کوئی خط نہیں، ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن وہ خط نہیں ملا، پھر میں نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ نہیں فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، خط نکال ورنہ تجھے ننگا کر دوں گا جب اس ہماری سختی دیکھی، تو اس چادر میں سے جس کا تہ بنمد بنا رکھا تھا خط نکال کر دے دیا، وہ خط ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئے، آپ نے فرمایا اے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نے ایسا کیوں کیا حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، میں بدلا نہیں ہوں (یعنی مرتد نہیں ہو گیا ہوں) بلکہ اس لئے (خط لکھا) کہ مکہ میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں جو

میرے اہل وعیال کی نگرانی کرے میں چاہا کہ ان کو ہمدرد بناؤں تاکہ وہ میرے اہل وعیال کی نگرانی کریں اور دوسرے صحابہ کے تو وہاں رشتہ دار موجود ہیں، جو ان کے اہل وعیال کی نگرانی کرتے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک کہا، اب اسے کچھ نہ کہو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے خیانت کی ہے آپ اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں آپ نے فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ اہل بدر کے متعلق اطلاع دے دی ہے کہ جو چاہو کرو تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی، راوی کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کیا، اللہ اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

Asking Permission

Bukhari :: Book 8 :: Volume 74 :: Hadith 276

Narrated 'Ali:

Allah's Apostle sent me, Az-Zubair bin Al-Awwam and Abu Marthad Al-Ghanawi, and all of us were horsemen, and he said, "Proceed till you reach Rawdat Khakh, where there is a woman from the pagans carrying a letter sent by Hatib bin Abi Balta'a to the pagans (of Mecca)." So we overtook her while she was proceeding on her camel at the same place as Allah's Apostle told us. We said (to her) "Where is the letter which is with you?" She said, "I have no letter with me." So we made her camel kneel down and searched her mount (baggage etc) but could not find anything. My two companions said, "We do not see any letter." I said, "I know that Allah's Apostle did not tell a lie. By Allah, if you (the lady) do not bring out the letter, I will strip you of your clothes' When she noticed that I was serious, she put her hand into the knot of her waist sheet, for she was tying a sheet round herself, and brought out the letter. So we proceeded to Allah's Apostle with the letter. The Prophet said (to Habib), "What made you o what you have done, O Hatib?" Hatib replied, "I have done nothing except that I believe in Allah and His Apostle, and I have not changed or altered (my religion). But I wanted to do the favor to the people (pagans of Mecca) through which Allah might protect my family and my property, as there is none among your companions but has someone in Mecca through whom Allah protects his property (against harm). The Prophet said, "Habib has told you the truth, so do not say to him (anything) but good." 'Umar bin Al-Khattab said, "Verily he has betrayed Allah, His Apostle, and the believers! Allow me to chop his neck off!" The Prophet said, "O 'Umar! What do you know; perhaps Allah looked upon the Badr warriors and said, 'Do whatever you like, for I have ordained that you will be in Paradise.'" On that 'Umar wept and said, "Allah and His Apostle know best."

انہوں نے میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی

8 - نماز کا بیان: (155)

عورت کا مسجد میں سونے کا بیان

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 424   حدیث موقوف   مکررات 2 بدون مکرر

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنْ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتْ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هَذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 424   حدیث موقوف   مکررات 2 بدون مکرر

عبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک حبشی لونڈی تھی، انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا، مگر وہ ان کے ساتھ رہا کرتی تھی، وہ بیان کرتی ہے کہ (ایک مرتبہ) اسی قبیلے کے لوگوں کی لڑکی باہر نکلی اور اس (کے جسم) پر سرخ چمڑے کی ایک حمائل تھی، کہتی ہے کہ اسے اس نے خود اتارا، یا وہ اس سے گر پڑی، پھر ایک چیل اس کی طرف سے گذری اور وہ حمائل پڑی ہوئی تھی، چیل نے اسے گوشت سمجھا اور جھپٹ لے گئی، وہ کہتی ہے کہ ان لوگوں نے اسکی تلاش کی، مگر اسے نہ پایا، تو مجھے اس کی چوری سے متہم کیا، کہتی ہے کہ وہ لوگ میری تلاشی لینے لگے، یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی دیکھا، وہ کہتی ہے کہ اللہ کی قسم میں ان کے پاس کھڑے ہی تھی، کہ ناگاہ وہ چیل گذری اور اس نے اس ہار کو ڈال دیا، وہ ان کے درمیاں میں آکر کہتی ہے کہ میں نے کہا یہی وہ ہار ہے، جس کے ساتھ تم نے مجھے متہم کیا تھا، تم نے بدگمانی کی، حالانکہ میں اس سے بری تھی، عائشہ کہتی ہیں پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ مسجد میں اس کا ایک خیمہ تھا، یا (یہ کہا کہ) ایک چھوٹا سا حجرہ تھا، وہ میرے پاس آیا کرتی تھی اور مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی، میرے پاس جب وہ بیٹھتی تو یہ ضرور کہتی کہ حمائل والا دن تمہارے پروردگار کی عجیب قدرتوں میں سے ہے، سنو! اس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ جب کبھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو، تو یہ ضرور کہتی ہو، عائشہ کہتی ہیں، اس پر اس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا۔

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 424   حدیث موقوف   مکررات 2 بدون مکرر

Narrated 'Aisha: There was a black slave girl belonging to an 'Arab tribe and they manumitted her but she remained with them. The slave girl said, "Once one of their girls (of that tribe) came out wearing a red

leather scarf decorated with precious stones. It fell from her or she placed it somewhere. A kite passed by that place, saw it lying there and mistaking it for a piece of meat, flew away with it. Those people searched for it but they did not find it. **So they accused me of stealing it and started searching me and even searched my private parts**." The slave girl further said, "By Allah! While I was standing (in that state) with those people, the same kite passed by them and dropped the red scarf and it fell amongst them. I told them, 'This is what you accused me of and I was innocent and now this is it.' "'Aisha added: That slave girl came to Allah's Apostle and embraced Islam. She had a tent or a small room with a low roof in the mosque. Whenever she called on me, she had a talk with me and whenever she sat with me, she would recite the following: "The day of the scarf (band) was one of the wonders of our Lord, verily He rescued me from the disbelievers' town.'Aisha added: "Once I asked her, 'what is the matter with you? Whenever you sit with me, you always recite these poetic verses.' On that she told me the whole story" .

43 -انبیاء علیہم السلام کا بیان: (577)

زمانہ جاہلیت کا بیان

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1023 حدیث موقوف مکررات 2 بدون مکرر

حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتْ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1023 مکررات 2 ریکارڈ 2/2 ریکاڈ نمبر 1121023

فروہ بن ابی المغراء علی بن مسہر ہشام ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک حبشی عورت جو کسی عرب کی لونڈی تھی۔ایمان لائی اور مسجد (کے قریب) میں اس کی ایک جھونپڑی تھی جس میں وہ رہتی تھی وہ فرماتی ہیں کہ وہ ہمارے پاس آکر ہم سے باتیں کرتی اور جب وہ اپنی بات سے فارغ ہو جاتی تو یہ کہا کرتی کہ اور ہار والا دن پروردگار کی عجائبات قدرت میں سے ہے ہاں اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات عطا فرمائی ! جب اس نے بہت دفعہ یہ کہا تو اس سے حضرت عائشہ نے پوچھا۔ہار والا دن (کیسا واقعہ ہے) اس نے کہا میرے آقا کی ایک لڑکی باہر نکلی اس پر ایک چمڑے کا ہار تھا وہ ہار اس کے پاس سے گر گیا تو ایک چیل گوشت سمجھ کر اس پر جھپٹی اور لے گئی۔لوگوں نے مجھ پر تہمت لگائی اور مجھے سزا دی۔ حتی کہ میرا معاملہ یہاں تک بڑھا کہ انہوں نے میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی۔لوگ میرے ارد گرد تھے اور میں اپنی

مصیبت میں مبتلا تھی۔ کہ دفعتاوہ چیل آئی جب وہ ہمارے سروں پر آگئی تواس نے وہ ہار ڈال دیا۔ لوگوں نے اسے لے لیاتو میں نے کہاتم نے اسی کی تہمت مجھ پر لگائی تھی حالانکہ میں اس سے بالکل بری تھی۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1023 حدیث موقوف مکررات 2 بدون مکرر

Narrated 'Aisha :

A black lady slave of some of the 'Arabs embraced Islam and she had a hut in the mosque. She used to visit us and talk to us, and when she finished her talk, she used to say: "The day of the scarf was one of our Lord's wonders: Verily! He has delivered me from the land of Kufr." When she said the above verse many times, I (i.e. 'Aisha) asked her, "What was the day of the scarf?" She replied, "Once the daughter of some of my masters went out and she was wearing a leather scarf (round her neck) and the leather scarf fell from her and a kite descended and picked it up, mistaking it for a piece of meat. **They (i.e. my masters) accused me of stealing it and they tortured me to such an extent that they even looked for it in my private parts**. So, while they all were around me, and I was in my great distress, suddenly the kite came over our heads and threw the scarf, and they took it. I said to them 'This is what you accused me of stealing, though I was innocent".

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1419 مکررات 5 ریکارڈ 1/5 ریکاڈ نمبر 1121419

قتیبہ، سفیان، عمرو بن دینار، حسن بن محمد، عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے زبیر اور مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جاؤ حتی کہ (مقام) روضہ خاخ تک پہنچو۔ وہاں تمہیں ایک کجاوہ نشین عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہوگا، وہ خط اس سے لے لو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھوڑے تیزی کے ساتھ ہمیں لے اڑے حتی کہ روضہ خاخ پہنچ گئے، وہاں ہمیں ایک کجاوہ نشین عورت ملی، ہم نے اس سے کہا خط نکال، اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے اس سے کہا کہ یا تو خط نکال دے ورنہ **ہم تیرے کپڑے اتار (کر تلاشی) لیں گے**، تو اس نے اپنی چوٹی میں سے خط نکالا، ہم وہ خط لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو اس میں لکھا ہوا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین مکہ کے نام، انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض معاملات (جنگ) کی اطلاع دے رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب سے فرمایا، حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! مجھ پر جلدی نہ کیجئے، میں ایسا آدمی ہوں کہ قریش سے میرا تعلق ہے، یعنی میں انکا حلیف ہوں اور میں انکی ذات سے نہیں اور آپ کے ساتھ جو مہاجر ہیں، ان سب کے رشتہ دار ہیں جو انکے مال، اولاد کی حمایت کر سکتے ہیں، چونکہ ان سے میری قرابت نہیں تھی اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر کوئی ایسا احسان کر دوں جس سے وہ میری رشتہ داری کی حفاظت کریں اور یہ کام میں نے اپنے دین سے پھر جانے اور اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہونے کے سبب سے نہیں کیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دیکھو، حاطب نے تم سے سچ سچ کہہ

دیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں، آپ نے فرمایا (نہیں نہیں کہ) یہ بدر میں شریک تھے اور تمہیں کیا معلوم ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حاضرین بدر کی طرف التفات کر کے فرمایا تھا، کہ تم جو تمہارا جی چاہے، عمل کرو کہ میں تمہیں بخش چکا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ، اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ تم ان سے اپنی محبت ظاہر کرو، آخر آیت (فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ) 2۔البقرۃ:108) تک۔

کتاب صحیح بخاری　جلد2　حدیث نمبر2004　مکررات5　ریکارڈ2/5　ریکاڈنمبر1122004

حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، حسن بن محمد بن علی، عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ کو اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب تم روضہ خاخ میں پہنچو گے تو ایک سوار عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہوگا اس کو اس سے لے لینا چنانچہ ہم لوگ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے یہاں تک کہ روضہ (خاخ) میں پہنچے تو ہم لوگوں نے اس سوار عورت کو پایا ہم نے کہا کہ **خط نکال ورنہ کپڑے اتار دیں گے** چنانچہ اس نے اپنی چوٹی سے وہ خط نکالا ہم لوگ اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام لکھا گیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امر کے متعلق خبر دی گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھ پر جلدی نہ کریں میں قریشی نہ تھا بلکہ ان کے حلیفوں میں سے تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی ان کے ساتھ قرابتیں ہیں جس کے سبب سے وہ ان کے گھر اور مال کی نگہداشت کرتے ہیں اور چونکہ نسب کے لحاظ سے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میری قرابت کی حفاظت کریں اور میں نے کفر کی بناء پر یا اپنے دین سے پھر جانے کی بناء پر ایسا نہیں کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں آپ نے فرمایا کہ وہ بدر میں شریک ہوا تھا اور کیا تم کو معلوم ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے عمرو نے کہا کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ آیت حدیث میں ہے یا عمرو کا قول ہے۔

کتاب صحیح بخاری　جلد2　حدیث نمبر2005　مکررات5　ریکارڈ3/5　ریکاڈنمبر1122005

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ میں نے سفیان سے آیت (لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ) 60۔الممتحنۃ:1) کے متعلق پوچھا کہ حاطب کے بارے میں نازل ہوئی تھی تو انہوں نے کہا یہ لوگوں کی حدیث میں ہے میں نے اس کو عمرو سے یاد کیا ہے کہ اس سے میں نے ایک حرف بھی نہیں چھوڑا ہے اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے سوا کسی نے اس کو یاد کیا ہوگا۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 3　حدیث نمبر 1190　مکررات 5　ریکارڈ 4/5　ریکاڈ نمبر 1131190

یوسف بن بہلول ابن ادریس حصین بن عبدالرحمن سعد بن سعید ابوعبدالرحمن سلمی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو اور زبیر بن عوام اور ابومرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ روضہ خاخ میں جاؤ وہاں ایک مشرک عورت ہے اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط ہے جو مشرکین کے نام ہے (اسے لے آؤ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے ہر شخص سوار تھا اس لیے اس کو وہاں پالیا جہاں پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار تھی ہم نے کہا وہ تحریر جو تیرے پاس ہے وہ کہاں ہے، اس نے کہا، میرے پاس تو کوئی خط نہیں، ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن وہ خط نہیں ملا، پھر میں نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ نہیں فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، خط نکال **ورنہ تجھے ننگا کردوں گا** جب اس ہماری سختی دیکھی، تو اس چادر میں سے جس کا تہ بند بنا رکھا تھا خط نکال کر دے دیا، وہ خط ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئے، آپ نے فرمایا اے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نے ایسا کیوں کیا حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، میں بدلا نہیں ہوں (**یعنی مرتد نہیں ہو گیا ہوں**) بلکہ اس لئے (خط لکھا) کہ مکہ میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں جو میرے اہل وعیال کی نگرانی کرے میں چاہا کہ ان کو ہمدرد بناؤں تاکہ وہ میرے اہل وعیال کی نگرانی کریں اور دوسرے صحابہ کے تو وہاں رشتہ دار موجود ہیں، جو ان کے اہل وعیال کی نگرانی کرتے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک کہا، اب اسے کچھ نہ کہو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے خیانت کی ہے آپ اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں آپ نے فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ اہل بدر کے متعلق اطلاع دے دی ہے کہ جو چاہو کرو تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی، راوی کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کیا، اللہ اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 3　حدیث نمبر 1828　مکررات 5　ریکارڈ 5/5　ریکاڈ نمبر 1131828

موسیٰ بن اسماعیل، ابوعوانہ، حصین، فلاں (سعد بن عبیدہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمن اور حبان بن عطیہ میں جھگڑا ہوا تو ابوعبدالرحمن نے حبان سے کہا کہ میں اس بات کو جانتا ہوں جس نے تمہارے دوست یعنی حضرت علی کو خونریزی پر دلیر کر دیا ہے، حبان نے کہا کہ وہ کیا ہے تیرا باپ نہ ہو، ابوعبدالرحمن نے کہا کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے، حبان نے کہا کہ وہ بتا، کیا ہے، ابوعبدالرحمن نے کہا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے زبیر اور ابومرثد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا اور ہم سب سوار تھے، آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جاؤ، یہاں تک کہ روضہ حاج میں پہنچو، ابوسلمہ کا بیان ہے کہ ابوعوانہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا وہاں ایک عورت ہو گی جس کے پاس حاطب بن بلتعہ کا خط مشرکین کے نام ہو گا، اس کو میرے پاس لے آؤ، چنانچہ ہم لوگ اپنے گھوڑوں پر چلے یہاں تک کہ ہم نے اسے وہیں پالیا، جہاں کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ وہ اپنے اونٹ پر چلی جارہی تھی، (حاطب) نے اہل مکہ کے نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روانگی کے متعلق لکھا تھا کہ ہم نے کہا کہ کہاں ہے تیرے پاس خط ہے ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا دیا، اور اس کے کجاوے میں تلاش کیا لیکن ہمیں نہیں ملا، میرے ساتھی نے کہا کہ ہم اس کے پاس کوئی خط نہیں دکھائی دیتا، حضرت علی کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ نہیں کہا، حضرت علی نے

قسم کھائی اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تو وہ خط نکال ورنہ میں تجھے ننگا کردوں گا، وہ عورت کمر کی طرف جھکی اور کمر سے ایک چادر باندھی ہوئی تھی اس میں سے خط نکالا، یہ لوگ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے حاضر ہوئے، حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑادوں، آپ نے فرمایا کہ اے حاطب تجھے اس چیز پر کس نے آمادہ کیا، حاطب نے عرض کیا یارسول اللہ میرے لئے کیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والا نہ رہو، لیکن میں نے چاہا کہ اس قوم پر میرا کچھ احسان ہوتا کہ میرے اہل اور مال کی حفاظت ہو، اور آپ کے اصحاب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کے کچھ لوگ وہاں نہ ہوں، اللہ ان کے ذریعے ان کے اہل وعیال کی حفاظت کرتا ہے، آپ نے فرمایا کہ ٹھیک کہا، تم لوگ سوائے خیر کے اور کوئی بات نہ کہو، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ عرض کیا اور کہا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑادوں، آپ نے کہا یہ بدری نہیں ہے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے دلوں کے حال سے آگاہ ہے، اور فرمادیا جو چاہو کرو، تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

ان لوگوں نے قتل وغارت گری کی اور اللہ ورسول سے جنگ کی تھی اور ملک میں بدامنی پھیلائی تھی

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب جہاد اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب کسی مشرک کا مسلمان کو سوختہ کردینے کے بدلے میں اس مشرک کو جلادینے کا بیان۔

حدیث نمبر 2805

حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْغِنَا رِسْلًا قَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا

معلی وہیب ایوب ابو قلابہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے مدینہ منورہ کی آب وہوا کو ناموافق پاکر عرض کیا کہ یارسول اللہ ! ہم کو کچھ اونٹ دے دیجیے اس پر سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے یہی مناسب ہے کہ تم جنگل میں اونٹوں کے پڑاؤں پر جارہو چناچہ وہ لوگ اونٹوں کے پڑاؤ پر جارہے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پی کر تندرست اور موٹے ہوگئے اور انہوں نے چرواہوں کو قتل کرکے اونٹوں کو ہانک لیا اور اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگئے جب یہ مقدمہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی روانہ کیے ابھی زیادہ دن چڑھنے نہ پایا تھا کہ وہ سب گرفتار کرکے لائے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور پھر سلاخیں گرم کرکے ان کی آنکھوں میں پھروادیں اور انہیں جنگل بیابان میں ڈال دیا گیا اور وہ پانی پانی کرتے سب کے سب مرگئے ابو قلابہ نے کہا کہ ان لوگوں نے قتل وغارت گری کی اور اللہ ورسول سے جنگ کی تھی اور ملک میں بدامنی پھیلائی تھی۔

Fighting for the Cause of Allah (Jihaad)

Bukhari :: Book 4 :: Volume 52 :: Hadith 261

Narrated Anas bin Malik:

A group of eight men from the tribe of 'Ukil came to the Prophet and then they found the climate of Medina unsuitable for them. So, they said, "O Allah's Apostle! Provide us with some milk." Allah's Apostle said, "I recommend that you should join the herd of camels." So they went and drank the urine and the milk of the camels (as a medicine) till they became healthy and fat. Then they killed the shepherd and drove away the camels, and they became unbelievers after they were Muslims. When the Prophet was informed by a shouter for help, he sent some men in their pursuit, and before the sun rose high, they were brought, and he had their hands and feet cut off. Then he ordered for nails which were heated and passed over their eyes, and whey were left in the Harra (i.e. rocky land in Medina). They asked for water, and nobody provided them with water till they died (Abu Qilaba, a sub-narrator said, "They committed murder and theft and fought against Allah and His Apostle, and spread evil in the land.")

میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ تو مرتد رہے۔

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب انبیاء علیہم السلام کا بیان

باب اس فرمان الٰہی کا بیان کہ اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو گئیں۔

حدیث نمبر 3202

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ هُمْ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

محمد بن یوسف سفیان مغیرہ بن نعمان سعید بن جبیر ابن عباس رضی للہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول للہ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ برہنہ پا برہنہ بدن بغیر ختنہ کئے ہوئے قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے ابتداء پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اسی طرح دوسری دفعہ بھی کریں گے یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے ہم اسے ضرور پورا کریں گے تو سب سے پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیم ہیں پھر چند اصحاب کو داہنی طرف (جنت میں) اور بائیں طرف (دوزخ میں) لے جایا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ تو مرتد رہے پس میں کہوں گا جو للہ کے نیک بندے عیسیٰ بن مریم کہتے ہیں اور میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے الحکیم تک محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ ابوعبیدللہ قبیصہ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ وہ مرتد ہیں جو عہد ابو بکر میں مرتد ہوئے اور ابو بکر نے ان سے جہاد کیا۔

Prophets

Bukhari :: Book 4 :: Volume 55 :: Hadith 656

Narrted Ibn Abbas:

Allah's Apostle said, "You will be resurrected (and assembled) bare-footed, naked and uncircumcised." The Prophet then recited the Divine Verse:-- "As We began the first creation, We shall repeat it: A promise We have undertaken. Truly we shall do it." (21.104)

He added, "The first to be dressed will be Abraham. Then some of my companions will take to the right and to the left. I will say: 'My companions! 'It will be said, 'They had been renegades since you left them.' I will then say what the Pious Slave Jesus, the son of Mary said: 'And I was a witness over them while I dwelt amongst them; when You did take me up, You were the Watcher over them, and You are a Witness to all things. If You punish them, they are Your slaves, and if you forgive them, You, only You are the All-Mighty the All-Wise.' " (5.117-118) Narrated Quaggas, "Those were the apostates who renegade from Islam during the Caliphate of Abu Bakr who fought them".

یہ وہ مرتد ہیں جو عہد ابو بکر میں مرتد ہوئے اور ابو بکر نے ان سے جہاد کیا

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 576 مکررات 18 ریکارڈ 1/19 ریکاڈ نمبر 1120576

محمد بن کثیر سفیان مغیرہ بن نعمان سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا احشر برہنہ پانگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہوگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ ہے (ہم نے ابتدا میں جس طرح پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہمارے ذمہ ہے اور ہم اسے ضرور پورا کریں گے) اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور (اس روز) میرے چند اصحاب کو بائیں جانب لے جایا جارہا ہوگا تو میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے بعد یہ لوگ اپنے پچھلے دین کی طرف لوٹ گئے سو میں اس وقت ایسا کہوں گا جیسے اللہ کے نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا اور میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ان کا نگران رہا۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 669 مکررات 18 ریکارڈ 2/19 ریکاڈ نمبر 1120669

محمد بن یوسف سفیان مغیرہ بن نعمان سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ برہنہ پا برہنہ بدن بغیر ختنہ کئے ہوئے قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے ابتداء پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اسی طرح دوسری دفعہ بھی کریں گے یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے ہم اسے ضرور پورا کریں گے تو سب سے پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیم ہیں پھر چند اصحاب کو داہنی طرف (جنت میں) اور بائیں طرف (دوزخ میں) لے جایا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ تو مرتد رہے پس میں کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے عیسیٰ بن مریم کہتے ہیں اور میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے الحکیم تک محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ ابو عبید اللہ قبیصہ سے نقل کرتے ہیں کہ **یہ وہ مرتد ہیں جو عہد ابو بکر میں مرتد ہوئے اور ابو بکر نے ان سے جہاد کیا۔**

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1742 مکررات 18 ریکارڈ 3/19 ریکاڈ نمبر 1121742

ابوالولید، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی طرف ننگے پیر اور ننگے بدن اور بلاختنہ کئے اٹھائے جاؤ گے، پھر آپ نے یہ آیت (کَمَا بَدَأْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ۔ الخ)21۔الانبیاء:104) تلاوت فرمائی، یعنی جس حال میں تم کو پیدا کیا ہے، اسی حال میں تم کو قیامت کے دن اٹھائیں گے اس وعدہ کے مطابق جو ہم نے کیا ہے، اور ہم اس کام کے کرنے والے ہیں، اس کے بعد فرمایا، سب سے اول حضرت ابراھیم کو لباس

پہنایا جائے گا پھر چند آدمی میری امت کے لائے جائیں گے، اور فرشتے ان کو دوزخ کی طرف لے چلیں گے، تو میں عرض کروں گا، کہ اے رب! یہ تو میرے صحابی ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہاں، مگر تم کو نہیں معلوم کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا کام کئے اس وقت میں حضرت عیسیٰ کی طرف عرض کروں گا کہ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ) 5۔المائدہ: 117) آخر تک، پھر ارشاد باری ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمھارے جدا ہوتے ہی دین سے پھر گئے تھے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1857 مکررات 18 ریکارڈ 4/19 ریکاڈ نمبر 1121857

سلیمان بن حرب، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، شیخ نخع، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تم اللہ کے سامنے اس طرح ننگے جسم جمع ہوں گے جس طرح تم پیدائش کے وقت ننگے تھے پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا خبردار ہو جاؤ میری امت کے چند لوگ پکڑ کر لائے جائیں گے فرشتے ان کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے میں کہوں گا پروردگار! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں رب فرمائے گا انہوں نے تمہاری وفات کے بعد طرح طرح کی نئی نئی باتیں نکالی تھیں اس وقت میں وہی عرض کروں گا جو کہ اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ جب تک میں ان میں تھا ان کا نگران تھا مگر میرے بعد تو ہی ان کا گواہ ہے ارشاد ہوگا کہ اے محمد! جب تم ان سے جدا ہوئے تو یہ ایڑیوں کے بل پھر گئے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1445 مکررات 18 ریکارڈ 5/19 ریکاڈ نمبر 1131445

علی، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ یقیناً اللہ تعالیٰ سے ملو گے اس حال میں کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، پیادہ پا اور بغیر ختنہ کئے ہوئے ہوگے۔ سفیان نے کہا کہ ہم اس حدیث کو ان حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہیں۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1446 مکررات 18 ریکارڈ 6/19 ریکاڈ نمبر 1131446

قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر، بن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک تم اللہ سے ننگے پیر اور ننگے جسم اور بغیر ختنہ کئے ہوئے ملنے والے ہو۔

کتاب صحیح بخاری   جلد 3   حدیث نمبر 1447   مکررات 18   ریکارڈ 7/19   ریکاڈ نمبر 1131447

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، کہ ہمارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، فرمایا کہ تمہارا حشر اس حال میں ہوگا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوگے (اللہ فرماتا ہے کہ) ہم نے پہلی مرتبہ جس طرح پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے، آخر آیت تک اور قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام لباس پہنائے جائیں گے، میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے بائیں ہاتھ والے ہوں گے (یعنی اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ہوگا) اور ان کا مواخذہ کیا جائے گا میں عرض کروں گا، کہ اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا ہے، تو میں وہی عرض کروں گا، کہ اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا ہے، تو میں وہی عرض کروں گا، جو عبد صالح (یعنی عیسیٰ) کریں گے میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان میں رہا اللہ کے قول الحکیم تک آپ نے فرمایا کہ پھر یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ لوگ ہمیشہ روگردانی کرتے رہے ہیں۔

کتاب صحیح بخاری   جلد 3   حدیث نمبر 1499   مکررات 1   ریکارڈ 8/19   ریکاڈ نمبر 1131499

ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ہلال، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس اثناء میں کہ میں کھڑا ہوں تو ایک گروہ پر نظر پڑے گی، یہاں تک کہ جب میں انہوں نے پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان سے ایک آدمی نکلے گا وہ کہے گا کہ چلو میں کہوں گا کہاں؟ وہ کہے گا کہ دوزخ کی طرف۔ میں کہوں گا کہ ان کا کیا حال ہے وہ کہے گا کہ آپ کے بعد یہ لوگ الٹے پاوں پھر گئے تھے، پھر ایک گروہ پر نظر پڑے گی یہاں تک کہ جب میں ان کو پہچان لوں گا تو ایک آدمی میرے اور ان کے دوزخ کی طرف۔ خدا کی قسم میں کہوں گا کہ ان کا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد الٹے پاوں پھر گئے تھے میں گمان کرتا ہوں ان میں سے صرف بغیر چرواہے کے اونٹ کے برابر (کم) نجات پائیں گے۔

کتاب صحیح بخاری   جلد 3   حدیث نمبر 1930   مکررات 18   ریکارڈ 9/19   ریکاڈ نمبر 1131930

علی بن عبداللہ، بشر بن سری، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ، اسماء، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا میں اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کروں گا، جو میرے پاس آئیں گے، پس کچھ لوگ میرے سامنے سے پکڑے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ میری امت ہے تو جواب ملے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ الٹے پھر جائیں، یا فتنہ میں پڑ جائیں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 3 حدیث نمبر 2703 مکررات 18 ریکارڈ 10/19 ریکاڈ نمبر 1232703

ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر اسحاق سفیان بن عیینہ، عمرو سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ تم لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اور بغیر ختنہ کئے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو گے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 3 حدیث نمبر 2704 مکررات 18 ریکارڈ 11/19 ریکاڈ نمبر 1232704

ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبیداللہ بن معاذ شعبہ، محمد بن مثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ بن نعمان سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ہم میں ایک نصیحت آموز خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو تمہیں اللہ کی طرف ننگے پاؤں ننگے بدن اور بغیر ختنہ کئے ہوئے لے کر جایا جائے گا کمابدانا اول خلق نعیدہ جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اس طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے اور یہ ہمارا وعدہ ہے کہ جسے ہم کرنے والے ہیں آگاہ رہو کہ قیامت کے دن ساری مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا اور آگاہ رہو کہ میری امت میں سے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا پھر ان کو بائیں طرف کو ہٹا دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ تو میرے امتی ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا کیا ایجادات کیں تو میں اسی طرح عرض کروں گا جس طرح کہ اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسی) نے عرض کیا (وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) میں تو ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ کے طور پر تھا جب تک کہ میں ان لوگوں میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ان پر نگہبان تھا اور تو تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر ان لوگوں کو عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان لوگوں کو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے، آپ نے فرمایا پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ جس وقت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو چھوڑا ہے اس وقت سے مسلسل یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے رہے وکیع اور معاذ کی روایت میں ہے کہا جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا بدعات ایجاد کیں۔

کتاب سنن نسائی جلد 1 حدیث نمبر 2085 مکررات 18 ریکارڈ 12/19 ریکاڈ نمبر 1412085

قتیبہ، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے فرماتے تھے کہ تم لوگ خداوند قدوس سے ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنہ کی حالت میں ملاقات کرو گے۔

کتاب سنن نسائی جلد 1 حدیث نمبر 2086 مکررات 18 ریکارڈ 13/19 ریکاڈ نمبر 1412086

محمد بن مثنی، یحیی، سفیان، مغیرۃ بن نعمان، سعید بن جبیر، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگ برہنہ جسم بغیر ختنہ اٹھائے جائیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جیسے پہلے ہم نے پیدا کیا اسی طرح سے دوسری مرتبہ پیدا کریں گے۔

کتاب سنن نسائی جلد 1 حدیث نمبر 2091 مکررات 18 ریکارڈ 14/19 ریکاڈ نمبر 1412091

محمود بن غیلان، وکیع و وہب بن جریر و ابوداؤد، شعبہ، مغیرۃ بن نعمان، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کی نصیحت فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم سب کے سب خداوند قدوس کی بارگاہ میں ننگے جسم ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کے حاضر ہو گے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو ہم نے جس طریقہ سے پیدائش کو شروع کیا اس طرح سے ہم دوسری مرتبہ کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے میں عرض کروں گا کہ اے میرے مولی یہ میرے ساتھی ہیں فرمایا جائے گا کہ تم کو اس کا علم نہیں ہے کہ جو ان لوگوں نے تمہارے (دنیا سے جانے کے) بعد نئی نئی باتیں پیدا کی تھیں میں اس طریقہ سے کہوں گا جس طرح سے نیک قسمت والے بندے (مراد حضرت عیسیٰ ہیں) میں ان پر گواہ تھا۔ جس وقت میں ان میں موجود تھا۔ پھر جس وقت تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ان کا نگہبان اور محافظ تھا۔ اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے گا تو تو غالب اور حکمت والا ہے اس پر فرمایا جائے گا (یعنی حق سبحانہ تعالی فرمائیں گے) تو غالب اور حکمت والا ہے پھر کیا جانے گا یہ (وہ لوگ ہیں جو کہ) دین سے منحرف ہو گئے ہیں (یعنی دین اسلام ان لوگوں نے چھوڑ دیا) جس وقت تم ان لوگوں سے جدا ہوئے۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 313 مکررات 18 ریکارڈ 15/19 ریکاڈ نمبر 1520313

محمود بن غیلان، ابواحمد زبیری، سفیان، مغیرۃ بن نعمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں برہنہ جسم اور بغیر ختنہ کے اکٹھے کئے جائیں گے جس طرح کہ انہیں پیدا کیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) پھر مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے پھر میرے صحابہ میں سے بعض کو دائیں اور بعض کو بائیں طرف سے لے جایا جائے گا میں عرض کروں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا نئی چیزیں نکالی تھیں جس دن سے آپ نے انہیں چھوڑا یہ اسی دن سے اپنی ایڑیوں پر پیچھے کی طرف لوٹ رہے ہیں پھر میں وہی بات کہوں گا جو اللہ تعالی کے صالح بندے (وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) اگر تو ان کو عذاب

دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے پس تو بے شک غالب حکمت والا ہے

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 314 مکررات 18 ریکارڈ 16/19 ریکاڈ نمبر 1520314

محمد بن بشار اور محمد بن مثنی بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ سے اسی کے مانند حدیث مبارکہ نقل کرتے ہیں

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 1092 مکررات 18 ریکارڈ 17/19 ریکاڈ نمبر 1521092

محمود بن غیلان، وکیع ووہب بن جریر وابوداؤد، شعبۃ، مغیرۃ بن نعمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ قیامت کے روز ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے، پھر یہ آیت پڑھی (کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا) 21۔الانبیاء:104) (جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے، یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے، بے شک ہم وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ پھر میری امت کے بعض لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا یا اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے دین میں نئی نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ پھر میں اللہ کے نیک بندے (عیسی علیہ السلام) کی طرح عرض کروں گا (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا) 5۔المائدۃ:117) آپ نے جس دن سے انہیں چھوڑا تھا اسی دن سے یہ مرتد ہو گئے تھے۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 1093 مکررات 18 ریکارڈ 18/19 ریکاڈ نمبر 1521093

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ بن نعمان روایت کی کہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ بن نعمان سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی نعمان بن مغیرہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 1256 مکررات 18 ریکارڈ 19/19 ریکاڈ نمبر 1521256

عبد بن حمید، محمد بن فضل، ثابت بن یزید، ہلال بن خباب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ ننگے سر ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اے فلاں عورت (لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَىِٕذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ)

80۔عبس:37) (ہر مرد کو اس دن ایک فکر لگا ہوا ہے جو اسکے لئے کافی ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے۔

---

61 -دل کو نرم کرنے والی باتوں کا بیان: (170)

حشر کی کیفیت کا بیان۔

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 1447 حدیث قدسی مکررات 19 متفق علیہ 11

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ الْآيَةَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ قَالَ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ

صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 1447 حدیث قدسی مکررات 19 متفق علیہ 11

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، کہ ہمارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، فرمایا کہ تمہارا حشر اس حال میں ہوگا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوگے (اللہ فرماتا ہے کہ) ہم نے پہلی مرتبہ جس طرح پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے، آخر آیت تک اور قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام لباس پہنائے جائیں گے، میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے بائیں ہاتھ والے ہوں گے (یعنی اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ہوگا) اور ان کا مواخذہ کیا جائے گا میں عرض کروں گا، کہ اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے اللہ تعالی فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا ہے، تو میں وہی عرض کروں گا، کہ اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے، اللہ تعالی فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا ہے، تو میں وہی عرض کروں گا، جو عبد صالح (یعنی عیسیٰ) کریں گے میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان میں رہا اللہ کے قول الحکیم تک آپ نے فرمایا کہ پھر یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ لوگ ہمیشہ روگردانی کرتے رہے ہیں۔

To make the Heart Tender (Ar-Riqaq)

Bukhari :: Book 8 :: Volume 76 :: Hadith 533

Narrated Ibn 'Abbas:

The Prophet stood up among us and addressed (saying) "You will be gathered, barefooted, naked, and uncircumcised (as Allah says): 'As We began the first creation, We shall repeat it..' (21.104) And the first human being to be dressed on the Day of Resurrection will be (the Prophet) Abraham Al-Khalil. Then will be brought some men of my followers who will be taken towards the left (i.e., to the Fire), and I will say: 'O Lord! My companions whereupon Allah will say: You do not know what they did after you left them. I will then say as the pious slave, Jesus said, And I was witness over them while I dwelt amongst them..........(up to) ...the All-Wise.' (5.117-118). The narrator added: Then it will be said that those people (relegated from Islam, that is) kept on turning on their heels (deserted Islam).

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب انبیاء علیہم السلام کا بیان

باب اس باب میں کوئی عنوان نہیں

حدیث نمبر 3405

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ
فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ
مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا
وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتْ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي
خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا أَمِيرٌ
وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا وَلَكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ
أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ

وَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمْ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى وَعَرَّفَهُمْ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ

اسمٰعیل سلیمان ہشام عروہ بن زبیر حضرت عائشہ زوجہ محترمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ابو بکر مقام سخ میں تھے (اسمٰعیل کہتے ہیں کہ سخ مدینہ کے بالائی حصہ میں ایک مقام ہے) عمر یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے بخدا میرے دل میں بھی یہی تھا کہ یقینا **خدا تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند لوگوں کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالیں گے** اتنے میں ابو بکر آ گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور کھولا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ لیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات و ممات میں پاکیزہ ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ آپ کو دو موتوں کا مزہ کبھی نہیں چکھائے گا (یہ کہہ کر) پھر اس کے بعد باہر آ گئے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے قسم کھانے والے صبر کر و جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتیں کرنے لگے تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھ گئے۔ پھر ابو بکر نے خدا کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا خبر دار ہو جاؤ جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتے تھے تو ان کو معلوم ہو کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ مطمئن رہیں کہ ان کا خدا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور خدا کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یقینا مر جائیں گے اور یہ لوگ بھی مر جائیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر بھی بہت سے رسول گزر چکے اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم مرتد ہو جاؤ گے؟ اور جو شخص مرتد ہو جائے گا وہ خدا تعالیٰ کو ہر گز کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر گزار لوگوں کو اچھا بدلہ دے گا۔ سب لوگ (یہ سن کر) بے اختیار رونے لگے۔ (راوی کا بیان ہے) کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے ہو پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ بن جراح حضرات سعد کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کرنی چاہی لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو روک دیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے یہ ارادہ اس لئے کیا تھا کہ میں نے ایک ایسا کلام سوچا تھا جو میرے نزدیک بہت اچھا تھا مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ وہاں تک ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں پہنچیں گے۔ لیکن ابو بکر نے ایسا کلام کیا جیسے بہت بڑا فصیح و بلیغ آدمی گفتگو کرتا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہم لوگ امیر بنیں گے تم وزیر رہو۔ اس پر حباب بن منذر نے کہا کہ نہیں بخدا! ہم یہ نہ کریں گے بلکہ ایک امیر ہم میں سے بناؤ ایک امیر تم میں سے مقرر کیا جائے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ ہم امیر و صدر بنیں گے اور تم وزیر اس لئے کہ قریش باعتبار مکان کے تمام عرب میں عمدہ بر تر اور فضائل کے لحاظ سے بڑے اور بزرگ تر ہیں لہذا تم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابو عبیدہ بن جراح سے بیعت کر لو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے جی نہیں ہم تو آپ سے بیعت کریں گے آپ ہمارے سردار اور ہم سب میں بہتر اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان سے بیعت کر لی اور لوگوں نے آپ سے بیعت کی **جس پر ایک کہنے والے نے کہا تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے ہی اسے قتل کر دیا ہے** عبد اللہ بن سالم زبیدی عبد الرحمن بن قاسم قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت میں مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے وقت آنکھیں اوپر اٹھ گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا (فی الرفیق الاعلیٰ) یعنی رفیق اعلیٰ خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہوں اور پوری حدیث بیان کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی جو تقریر ہوئی اس سے اللہ تعالیٰ نے بہت نفع پہنچایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے ڈرایا۔ ان میں جو نفاق تھا خدا تعالیٰ نے عمر کی وجہ سے دور کیا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ہدایت دکھائی۔ اور جو حق ان پر تھا وہ ان کو بتلایا پھر لوگ اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (الشاکرین) تک۔

Companions of the Prophet

Bukhari :: Book 5 :: Volume 57 :: Hadith 19

Narrated 'Aisha:

(the wife of the Prophet) Allah's Apostle died while Abu Bakr was at a place called As-Sunah (Al-'Aliya) 'Umar stood up and said, "By Allah! Allah's Apostle is not dead!" 'Umar (later on) said, "By Allah! Nothing occurred to my mind except that." He said, "**Verily! Allah will resurrect him and he will cut the hands and legs of some men**." Then Abu Bakr came and uncovered the face of Allah's Apostle, kissed him and said, "Let my mother and father be sacrificed for you, (O Allah's Apostle), you are good in life and in death. By Allah in Whose Hands my life is, Allah will never make you taste death twice." Then he went out and said, "O oath-taker! Don't be hasty." When Abu Bakr spoke, 'Umar sat down. Abu Bakr praised and glorified Allah and said, No doubt! Whoever worshipped Muhammad, then Muhammad is dead, but whoever worshipped Allah, then Allah is Alive and shall never die." Then he recited Allah's Statement.:-- "(O Muhammad) Verily you will die, and they also will die." (39.30) He also recited:--

"Muhammad is no more than an Apostle; and indeed many Apostles have passed away, before him, If he dies Or is killed, will you then Turn back on your heels? And he who turns back On his heels, not the least Harm will he do to Allah And Allah will give reward to those Who are grateful." (3.144)

The people wept loudly, and the Ansar were assembled with Sad bin 'Ubada in the shed of Bani Saida. They said (to the emigrants). "There should be one 'Amir from us and one from you." Then Abu Bakr, Umar bin Al-Khattab and Abu 'baida bin Al-Jarrah went to them. 'Umar wanted to speak but Abu Bakr stopped him. 'Umar later on used to say, "By Allah, I intended only to say something that appealed to me and I was afraid that Abu Bakr would not speak so well. Then Abu Bakr spoke and his speech was very eloquent. He said in his statement, "We are the rulers and you (Ansars) are the ministers (i.e. advisers)," Hubab bin Al-Mundhir said, "No, by Allah we won't accept this. But there must be a ruler from us and a ruler from you." Abu Bakr said, "No, we will be the rulers and you will be the ministers, for they (i.e. Quarish) are the best family amongst the 'Arabs and of best origin. So you should elect either 'Umar or Abu 'Ubaida bin Al-Jarrah as your ruler." 'Umar said (to Abu Bakr), "No but we elect you, for you are our chief and the best amongst us and the most beloved of all of us to Allah's Apostle." So 'Umar took Abu Bakr's hand and gave the pledge of allegiance and the people too gave the pledge of allegiance to Abu Bakr. Someone said, **"You have killed Sad bin Ubada." 'Umar said, "Allah has killed him."** 'Aisha said (in another narration), ("When the Prophet was on his death-bed) he looked up

and said thrice, (Amongst) the Highest Companion (See Qur'an 4.69)' Aisha said, Allah benefited the people by their two speeches. 'Umar frightened the people some of whom were hypocrites whom Allah caused to abandon Islam because of 'Umar's speech. Then Abu Bakr led the people to True Guidance and acquainted them with the right path they were to follow so that they went out reciting:-- "Muhammad is no more than an Apostle and indeed many Apostles have passed away before him.." (3.144)

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب غزوات کا بیان

باب فتح (مکہ) کے دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پرچم کہاں نصب فرمایا

حدیث نمبر 3960

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

یحیی بن قزعہ، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح (مکہ) کے دن سر مبارک پر خود رکھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے آپ نے خود اتار ہی تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ ابن خطل (جو کہ چند مسلمانوں کو قتل کر کے مرتد ہو گیا تھا) کعبہ کے پردے پکڑے ہوئے موجود ہے، آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو مالک کہتے ہیں کہ جہاں تک ہمارا خیال ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت محرم نہیں تھے۔

Military Expeditions led by the Prophet (pbuh) (Al-Maghaazi)

Bukhari :: Book 5 :: Volume 59 :: Hadith 582

Narrated Anas bin Malik:

On the day of the Conquest, the Prophet entered Mecca, wearing a helmet on his head. When he took it off, a man came and said, "Ibn Khatal is clinging to the curtain of the Ka'ba." The Prophet said, "Kill him." (Malik a sub-narrator said, "On that day the Prophet was not in a state of Ihram as it appeared to us, and Allah knows better.")

کتاب صحیح بخاری　جلد 1　حدیث نمبر 1730　مکررات 11　ریکارڈ 1/11　ریکاڈ نمبر 1111730

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ خود پہنے ہوئے تھے جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردہ سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ اسے قتل کردو۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 293 مکررات 11 ریکارڈ 2/11 ریکاڈ نمبر 1120293

اسماعیل مالک ابن شہاب حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر اقدس پر خود تھا جب آپ نے اس کو سر سے اتارا تو ایک آدمی نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے پکڑے کھڑا ہے اس کے جواب میں آپ نے فرمایا اس کو وہیں قتل کردو۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1399 مکررات 11 ریکارڈ 3/11 ریکاڈ نمبر 1121399

مسدد، یحیی بن سعید، سفیان بن سعید، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم (مہاجر وانصار) پر اسامہ (بن زید) کو (کسی جہاد میں) امیر بنایا لوگوں نے ان کے امیر ہونے پر طعن کیا تو آنحضرت نے فرمایا اگر آج تم اسامہ کی امیری پر طعن کر رہے ہو تو پہلے تم نے ان کے باپ کی امیری پر بھی طعن کیا تھا، قسم ہے خدا کی! وہ امیر ہونے کے مستحق اور اہل تھے اور وہ مجھے تمام لوگوں میں زیادہ محبوب تھے اور انکے بعد (یہ اسامہ) مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1429 مکررات 11 ریکارڈ 4/11 ریکاڈ نمبر 1121429

یحیی بن قزعہ، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح (مکہ) کے دن سر مبارک پر خود رکھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے آپ نے خود اتار ہی تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ ابن خطل (جو کہ چند مسلمانوں کو قتل کرکے مرتد ہو گیا تھا) کعبہ کے پردے پکڑے ہوئے موجود ہے، آپ نے فرمایا اسے قتل کردو مالک کہتے ہیں کہ جہاں تک ہمارا خیال ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت محرم نہیں تھے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 754 مکررات 11 ریکارڈ 5/11 ریکاڈ نمبر 1130754

ابوالولید، مالک، زہری، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ سر پر خود پہنے ہوئے تھے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 814 مکررات 11 ریکارڈ 6/11 ریکاڈ نمبر 1220814

عبداللہ بن مسلمہ، قعنبی، یحیی بن یحیی، قتیبہ بن سعید، قعنبی، مالک بن انس، حضرت یحیی فرماتے ہیں کہ میں امام مالک سے پوچھا کہ کیا آپ سے حضرت ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت کردہ یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر خود تھا تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اتارا تو ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ ابن حنطل کعبہ کے پردے کو پکڑے ہوئے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اسے قتل کر دو مالک نے کہا ہاں مجھ سے ابن شہاب نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 912 مکررات 11 ریکارڈ 7/11 ریکاڈ نمبر 1320912

قعنبی، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ کے سر پر خود (لوہے کی ٹوپی) تھاجب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن خطل کعبہ کے پردہ سے چمٹا ہوا ہے (یہ ایک کافر تھا جس کا خون آپ نے مباح کر دیا تھا) آپ نے فرمایا اس کو قتل کر ڈالو ابوداد فرماتے ہیں کہ ابن خطل کا نام عبداللہ تھا اور ابوبرزہ اسلمی نے اس کو قتل کیا تھا۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 779 مکررات 11 ریکارڈ 8/11 ریکاڈ نمبر 1420779

قتیبہ، مالک، ابن شہاب، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر (لوہے) کا ایک خود (جنگی لباس) تھا۔ لوگوں نے عرض کیا ابن خطل کعبہ کے لباس میں لپٹا ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس کو قتل کر ڈالو۔

کتاب سنن نسائی جلد 2 حدیث نمبر 780 مکررات 11 ریکارڈ 9/11 ریکاڈ نمبر 1420780

عبیداللہ بن فضالۃ بن ابراہیم، عبداللہ بن زبیر، سفیان، مالک، زہری، انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے جس سال کہ مکہ مکرمہ فتح ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر خود تھا۔

کتاب جامع ترمذی　جلد 1　حدیث نمبر 1745　مکررات 11　ریکارڈ 10/11　ریکاڈ نمبر 1511745

قتیبہ، مالک بن انس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لئے داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود (ضرب وغیرہ سے بچنے کے لئے) تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ فرمایا اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو مالک کی زہری سے روایت کے علاوہ کسی بڑے محدث کی روایت سے نہیں جانتے۔

کتاب سنن ابن ماجہ　جلد 2　حدیث نمبر 962　مکررات 11　ریکارڈ 11/11　ریکاڈ نمبر 1620962

ہشام بن عمار، سوید بن سعید، مالک بن انس، زہری، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب غزوات کا بیان

باب حجۃ الوداع سے پہلے ابو موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ کو یمن روانہ کرنے کا بیان

حدیث نمبر 4008

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيَّمَ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا

أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِيئَ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ قَالَ مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي

موسی، ابو عوانہ، عبدالملک، ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور ہر ایک کو الگ الگ صوبہ میں بھیجا یمن کے دو صوبہ تھے پھر آپ نے فرمایا تم دونوں نرمی کرنا سختی نہ کرنا لوگوں کو خوش رکھنا رنجیدہ نہ کرنا چناچہ ہر ایک اپنی اپنی حکومت پر چلا گیا ابو بردہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک جب اپنی حدود حکومت میں سیر کرتا اور وہ حصہ اس کے لئے دوسرے ساتھی سے قریب ہوتا تو وہ ملاقات کر کے سلام کرتا معاذ بن جبل ابو موسیٰ کی حدود کے قریب اپنی حدود میں اپنے خچر پر سیر کرتے کرتے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آگئے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے اور ایک آدمی جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں اور اس کے ارد گرد لوگ جمع تھے ان کے پاس تھا معاذ نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے عبداللہ بن قیس! یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ آدمی اسلام لا کر مرتد ہو گیا ہے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں (اپنی سواری) سے نہ اتروں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا اسے قتل ہی کے لئے لایا گیا ہے لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتر آئیں معاذ نے کہا جب تک یہ قتل نہ ہو میں نہ اتروں گا چناچہ ابو موسیٰ کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا پھر معاذ (خچر سے) اترے معاذ نے پوچھا اے عبداللہ! تم قرآن کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں ابو موسیٰ نے کہا اے معاذ! تم کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں اول رات میں سو جاتا ہوں پھر ایک نیند لے کر اٹھ جاتا ہوں اور جتنا خدا کو منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں میں اپنی نیند میں بھی عبادت کے برابر ثواب سمجھتا ہوں۔

Military Expeditions led by the Prophet (pbuh) (Al-Maghaazi)

Bukhari :: Book 5 :: Volume 59 :: Hadith 630

Narrated Abu Burda:

Allah's Apostle sent Abu Musa and Muadh bin Jabal to Yemen. He sent each of them to administer a province as Yemen consisted of two provinces. The Prophet said (to them), "Facilitate things for the people and do not make things difficult for them (Be kind and lenient (both of you) with the people, and do not be hard on them) and give the people good tidings and do not repulse them. So each of them went to carry on his job. So when any one of them toured his province and happened to come near (the border of the province of) his companion, he would visit him and greet him. Once Mu'adh toured that part of his state which was near (the border of the province of) his companion Abu Musa. Mu'adh came riding his mule till he reached Abu Musa and saw him sitting, and the people had gathered around him. Behold! There was a man tied with his hands behind his neck. Mu'adh said to Abu Musa, "O 'Abdullah bin Qais! What is this?" Abu Musa replied. "**This man has reverted to Heathenism after embracing Islam**." Mu'adh said, "I will not dismount till he is killed." Abu Musa replied, "He has been brought for this purpose, so come down." Mu'adh said, "I will not dismount till he is killed." So Abu Musa ordered that he be killed, and he was killed. Then Mu'adh dismounted and said, "O Abdullah (bin Qais)! How do you recite the Qur'an ?" Abu Musa said, "I recite the Qur'an regularly at intervals and piecemeal. How do you recite it O Mu'adh?" Mu'adh said, "I sleep in the first part of the night and then get up after having slept for the time devoted for my sleep and then recite as much as Allah has written for me. So I seek Allah's Reward for both my sleep as well as my prayer (at night)."

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب غزوات کا بیان

باب حجۃ الوداع سے پہلے ابو موسی رضی للہ تعالیٰ عنہ اور معاذ کو یمن روانہ کرنے کا بیان

حدیث نمبر 4010

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنْ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِنْ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي وَضَرَبَ

فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

مسلم، شعبہ، سعید بن ابی بردہ ان کے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دادا ابو موسیٰ اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا نرمی کرنا سختی نہ کرنا لوگوں کو خوش رکھنا رنجیدہ نہ کرنا اور تم دونوں متفق رہنا ابو موسیٰ نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے ملک میں جو کی شراب مرز (نامی) اور شہد کی تبع (نامی) شراب ہے (ان کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے چنانچہ یہ دونوں چلے گئے، معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم کس طرح قرآن پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، سواری پر، ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں معاذ نے کہا میں تو سو جاتا ہوں اور پھر اٹھتا ہوں اور اپنی نیند میں بھی وہی ثواب سمجھتا ہوں جو اپنی عبادت میں پھر ابو موسیٰ نے ایک خیمہ نصب کرایا اور ایک دوسرے کی ملاقات ہونے لگی۔ ایک دن معاذ ابو موسیٰ کے پاس آئے تو ایک آدمی کی مشکیں کسی ہوئی دیکھیں معاذ نے کہا یہ کیا (قصہ) ہے؟ ابو موسیٰ نے جواب دیا یہ یہودی تھا (اب) اسلام لا کر مرتد ہو گیا ہے۔ معاذ نے کہا میں اس کی گردن مار دوں گا۔ عقدی اور وہیب نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور وکیع، نضر اور ابوداؤد نے بواسطہ شعبہ، سعدی اور ان کے والد، ان کے دادا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی اور جریر بن عبدالحمید نے بواسطہ شیبانی ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

Military Expeditions led by the Prophet (pbuh) (Al-Maghaazi)

Bukhari :: Book 5 :: Volume 59 :: Hadith 632

Narrated Abu Burda:

That the Prophet sent his (i.e. Abu Burda's) grandfather, Abu Musa and Mu'adh to Yemen and said to both of them "Facilitate things for the people (Be kind and lenient) and do not make things difficult (for people), and give them good tidings, and do not repulse them and both of you should obey each other." Abu Musa said, "O Allah's Prophet! In our land there is an alcoholic drink (prepared) from barley called Al-Mizr, and another (prepared) from honey, called Al-Bit"' The Prophet said, "All intoxicants are prohibited." Then both of them proceeded and Mu'adh asked Abu Musa, "How do you recite the Quran?" Abu Musa replied, "I recite it while I am standing, sitting or riding my riding animals, at intervals and piecemeal." Muadh said, "But I sleep and then get up. I sleep and hope for Allah's Reward for my sleep as I seek His Reward for my night prayer." Then he (i.e. Muadh) pitched a tent and they started visiting each other. Once Muadh paid a visit to Abu Musa and saw a chained man. Muadh asked, "What is this?" Abu Musa said, "(He was) a Jew who embraced Islam and has now turned apostate." Muadh said, "I will surely chop off his neck!"

Drink Camel Urine

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب طب کا بیان

باب ایسی زمین سے نکل جانے کا بیان، جس کی آب و ہوا اچھی نہ ہو

حدیث نمبر 5326

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ

عبدالاعلی بن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی ہم مویشیوں والے تھے، کاشتکاری کرنے والے نہیں تھے اور مدینہ کی آب و ہوا ان لوگوں کو راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے اونٹوں کا ایک گلہ اور چرواہا دیئے جانے کا حکم دیا کہ ان جانوروں کے ساتھ رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، وہ لوگ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب حرہ کے اطراف میں پہنچے تو مرتد ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کرڈالا اور اونٹ کو لے بھاگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو ان کے پیچھے چند آدمی بھیجے (جب وہ لوگ پکڑ کر لائے گئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی اور ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے علاقہ میں چھوڑ دیئے گئے، یہاں تک کہ اسی حال میں مر گئے۔

Medicine

Bukhari :: Book 7 :: Volume 71 :: Hadith 623

Narrated Anas bin Malik:

Some people from the tribes of 'Ukl and 'Uraina came to Allah's Apostle and embraced Islam and said, "O Allah's Apostle! We are owners of livestock and have never been farmers," and they found the climate of Medina unsuitable for them. So Allah's Apostle ordered that they be given some camels and a shepherd, and ordered them to go out with those camels and drink their milk and urine. So they set out, but when they reached a place called Al-Harra, they reverted to disbelief after their conversion to Islam, killed the shepherd and drove away the camels. When this news reached the Prophet he sent in their pursuit (and they were caught and brought). The Prophet ordered that their eyes be branded with heated iron bars and their hands be cut off, and they were left at Al-Harra till they died in that state.

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب جنگ کرنے کا بیان

باب جنگ کرنے والے کافر اور مرتد کا بیان

حدیث نمبر 6356

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا

علی بن عبد للہ ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحیی بن ابی کثیر، ابو قلابہ جرمی حضرت انس رضی للہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی للہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عکل کے لوگ حاضر ہوئے اور اسلام لائے، مدینہ کی آب وہوا ان کے موافق نہ آئی تو آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کے پاس جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں، انہوں نے اسی طرح کیا اور تندرست ہوگئے، پھر وہ لوگ مرتد ہوگئے اور آپ کے چرواہوں کو قتل کر کے مویشی لے کر بھاگے، آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجا وہ لائے گئے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیے اور ان کی آنکھوں کو پھڑوا دیا اور ان کو کاٹنے کی جگہ (داغ نہیں لگایا) یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

Punishment of Disbelievers at War with Allah and His Apostle

Bukhari :: Book 8 :: Volume 82 :: Hadith 794

Narrated Anas:

Some people from the tribe of 'Ukl came to the Prophet and embraced Islam. The climate of Medina did not suit them, so the Prophet ordered them to go to the (herd of milch) camels of charity and to drink, their milk and urine (as a medicine). They did so, and after they had recovered from their ailment (became healthy) they turned renegades (reverted from Islam) and killed the shepherd of the camels and took the camels away. The Prophet sent (some people) in their pursuit and so they were (caught and) brought, and the Prophets ordered that their hands and legs should be cut off and that their eyes should be branded with heated pieces of iron, and that their cut hands and legs should not be cauterized, till they die.

اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

یہ (قتل مرتد) حدود کی آیات نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ یحیی بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریع سے روایت کی ہو۔

کتاب صحیح بخاری جلد 1 حدیث نمبر 231 مکررات 48 ریکارڈ 1/44 ریکاڈ نمبر 1110231

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عکل یا عرینہ کچھ لوگ کے آئے، مگر وہ مدینہ میں بیمار ہو گئے، تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں لے جانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ لوگ ان کا پیشاب اور ان کا دودھ پئیں، چنانچہ وہ (جنگل میں) چلے گئے اور ایسا ہی کیا، جب تندرست ہو گئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور جانوروں کو ہانک لے گئے، ابتدا دن ہی میں (یہ) خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی، چنانچہ آپ نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے اور دن چڑھے وہ (گرفتار کرکے) لائے گئے، آپ نے حکم دیا تو ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں اور گرم سنگلاخ پر ڈال دیئے گئے، پانی مانگتے تھے تو نہیں پانی نہیں پلایا جاتا تھا، ابوقلابہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے چوری کی اور قتل کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اس کے رسول سے لڑے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 1 حدیث نمبر 1411 مکررات 48 ریکارڈ 2/44 ریکاڈ نمبر 1111411

مسدد، یحیی، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے تو یہاں کی آب وہوا ان لوگوں کو راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی کہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، ان لوگوں نے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے، چنانچہ وہ لوگ لائے گئے، آپ نے ان کے ہاتھ پاوں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلایاں پھروادیں اور پتھریلی زمین میں انہیں ڈلوادیا وہ لوگ پتھر چباتے تھے ابوقلابہ اور ثابت اور حمید نے بھی انس سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 271 مکررات 48 ریکارڈ 3/44 ریکاڈ نمبر 1120271

معلی وہیب ایوب ابوقلابہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے مدینہ منورہ کی آب وہوا کو ناموافق پاکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کو کچھ اونٹ دے دیجیے اس پر سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے یہی مناسب ہے کہ تم جنگل میں اونٹوں کے پڑاؤں پر جارہو چنانچہ وہ لوگ اونٹوں کے پڑاؤ پر جارہے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پی کر تندرست اور موٹے ہو گئے اور انہوں نے چرواہوں کو قتل کرکے اونٹوں کو ہانک لیا اور اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے جب یہ مقدمہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی روانہ کیے ابھی زیادہ دن چڑھنے نہ پایا تھا کہ وہ سب گرفتار کرکے لائے گئے اور ان کے ہاتھ

پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور پھر سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھروادیں اور انہیں جنگل بیابان میں ڈال دیا گیا اور وہ پانی پانی کرتے سب کے سب مرگئے ابو قلابہ نے کہا کہ ان لوگوں نے قتل وغارت گری کی اور اللہ ورسول سے جنگ کی تھی اور ملک میں بدامنی پھیلائی تھی۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1353 مکررات 48 ریکارڈ 4/44 ریکاڈ نمبر 1121353

عبدالاعلٰی بن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ عکل وعرینہ کے کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بمقام مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور کلمہ اسلام پڑھنے کے بعد عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم دودھیل جانور والے تھے، یعنی دودھ والے جانور رکھتے تھے اور کھیتی نہیں کرتے تھے ہم کو مدینہ کی ہوا ناموافق ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند اونٹ اور ایک چرواہا دے کر فرمایا تم ان کو ساتھ لے کر جنگل میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ وغیرہ استعمال کرو وہ گئے مگر حرہ میں پہنچ کر اسلام سے منکر ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے (یسار) کو قتل کر ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ کھڑے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پکڑنے کے لئے آدمی بھیجے چنانچہ پکڑ کر لائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری جائیں، ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور حرہ کے ایک گوشہ میں ڈال دیئے جائیں آخر وہ اسی حال میں مرگئے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ ہم کو یہ بات بھی پہنچی ہے کہ اس کے بعد ہر وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو خیرات کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے شعبہ، ابان اور حماد نے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف عرینہ کا لفظ روایت کیا ہے اور یحیی بن ابی کثیر، ایوب، ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت کی ہے کہ عکل کے کچھ لوگ آنحضرت کی خدمت میں آئے تھے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 645 مکررات 48 ریکارڈ 5/44 ریکاڈ نمبر 1130645

مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو مرض تھا ان لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں پناہ دیجئے اور خوراک دیجئے، جب وہ لوگ تندرست ہوگئے تو عرض کیا مدینہ کی آب وہوا ناموافق ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مقام حرہ میں اونٹوں کے ساتھ بھیجا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیو، جب وہ لوگ تندرست ہوگئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے پیچھے چند آدمیوں کو بھیجا اور (گرفتار کرا کے) ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھرا دی، میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین کو اپنی زبان سے چاٹ رہا ہے یہاں تک کہ مرگیا، سلام نے بیان کیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حجاج نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت ترین سزا کے متعلق حدیث بیان کرو، انہوں نے یہی حدیث بیان کی، جب حسن بصری کو خبر ملی تو کہا کاش وہ اس حدیث کو بیان نہ کرتے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 646 مکررات 48 ریکارڈ 6/44 ریکاڈ نمبر 1130646

موسی بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب وہوا راس نہ آئی تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ کے چرواہوں سے ملیں ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، چنانچہ وہ لوگ اونٹوں کے چرواہے سے ملے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا یہاں تک کہ وہ تندرست ہوگئے، تو چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ لے بھاگے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو ان لوگوں کی تلاش میں آدمی بھیجے ان کو پکڑ کر لایا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے بیان کیا یہ **حدود کی آیات نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔**

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 678 مکررات 48 ریکارڈ 7/44 ریکاڈ نمبر 1130678

عبدالاعلی بن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی ہم مویشیوں والے تھے، کاشتکاری کرنے والے نہیں تھے اور مدینہ کی آب وہوا ان لوگوں کو راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے اونٹوں کا ایک گلہ اور چرواہا دیئے جانے کا حکم دیا کہ ان جانوروں کے ساتھ رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، وہ لوگ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب حرہ کے اطراف میں پہنچے تو مرتد ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ کو لے بھاگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو ان کے پیچھے چند آدمی بھیجے (جب وہ لوگ پکڑ کر لائے گئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی اور ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے علاقہ میں چھوڑ دیئے گئے، یہاں تک کہ اسی حال میں مر گئے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1707 مکررات 48 ریکارڈ 8/44 ریکاڈ نمبر 1131707

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحیی بن ابی کثیر، ابوقلابہ جرمی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عکل کے لوگ حاضر ہوئے اور اسلام لائے، مدینہ کی آب وہوا ان کے موافق نہ آئی تو آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کے پاس جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں، انہوں نے اسی طرح کیا اور تندرست ہوگئے، پھر وہ لوگ مرتد ہوگئے اور آپ کے چرواہوں کو قتل کر کے مویشی لے کر بھاگے، آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجا وہ لائے گئے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیے اور ان کی آنکھوں کو پھڑوا دیا اور ان کو کاٹنے کی جگہ (داغ نہیں لگایا) یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1708 مکررات 48 ریکارڈ 9/44 ریکاڈ نمبر 1131708

محمد بن صلت، ابویعلی، ولید، اوزاعی، یحیی، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل عرینہ کے (ہاتھ پاؤں) کٹوا دیے اور ان لوگوں کو داغ نہیں لگوایا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1709 مکررات 48 ریکارڈ 10/44 ریکاڈ نمبر 1131709

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عکل کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ لوگ صفہ میں رہنے لگے لیکن مدینہ کی آب وہوا ان کو راس نہ آئی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے دودھ کے جانور تلاش کریں، آپ نے فرمایا کہ کوئی صورت بجز اس کے نہیں پاتا کہ تم ہمارے اونٹوں کے پاس جا کر رہو، چنانچہ وہ لوگ (وہاں) آئے اور ان کا دودھ پیشاب پیتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ تندرست موٹے ہوگئے اور چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک خبر دینے والا آیا آپ نے انہیں تلاش کرنے کے لئے آدمی دوڑائے، ابھی دن بھی نہ ہوا تھا کہ وہ آدمی پکڑ کر لائے گئے، آپ نے سلاخیں گرم کرا کر ان کی آنکھوں میں پھرا دیں اور ہاتھ پاؤں کٹوا دیے اور انہیں داغ نہیں لگوایا اور پھر وہ گرم زمین میں ڈال دیے گئے اور پانی مانگتے رہے انہیں پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے، ابوقلابہ نے کہا کہ انہوں نے چوری کی، اور قتل کیا اور اللہ اس کے رسول سے جنگ کی۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 3　حدیث نمبر 1710　مکررات 48　ریکارڈ 11/44　ریکاڈ نمبر 1131710

قتیبہ بن سعید، حماد، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں عکل کی ایک جماعت یا کہا عرینہ کی ایک جماعت (ابوقلابہ کا بیان ہے کہ وہ عکل ہی کے تھے) مدینہ آئی، ان کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور انہیں حکم دیا کہ ان اونٹنیوں کے پاس جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں، انہوں نے پیا یہاں تک کہ جب وہ تندرست ہوگئے تو چرواہے کو قتل کر ڈالا اور مویشیوں کو لے بھاگے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح کے وقت خبر ملی تو ان کے پیچھے تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجے، ابھی دن بلند بھی نہیں تھا کہ وہ پکڑ کر لائے گئے، آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا پھر ان کی آنکھوں کو پھڑوا دیا، اور انہیں گرم زمین میں ڈال دیا، وہ پانی مانگتے رہے لیکن انہیں نہیں دیا گیا، ابوقلابہ نے کہا کہ یہ وہ جماعت ہے جس نے چوری کی تھی اور قتل کیا تھا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے تھے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی تھی۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 2　حدیث نمبر 1859　مکررات 48　ریکارڈ 12/44　ریکاڈ نمبر 1221859

یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشیم، عبدالعزیز بن صہیب، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں مدینہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کہا اگر تم چاہو تو صدقہ کے اونٹوں کی طرف نکل جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ تندرست ہوگئے۔ پھر وہ چرواہوں پر متوجہ ہوئے انہیں قتل کر دیا اور اسلام سے پھر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹ لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی تو آپ نے (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو) ان کے پیچھے بھیجا۔ پس انہیں حاضر خدمت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروائیں اور انہیں گرمی میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 2　حدیث نمبر 1860　مکررات 48　ریکارڈ 13/44　ریکاڈ نمبر 1221860

ابو جعفر، محمد بن صباح، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابی بکر، ابن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، ابو رجاء مولی ابی قلابہ، ابی قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی انہیں (مدینہ کی) آب ہوا موافق نہ آئی اور ان کے جسم کمزور ہو گے انہوں نے اس بات کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے چرواہوں کے ساتھ ہمارے اونٹوں میں کیوں نہیں نکل جاتے ان کا پیشاب اور دودھ پیو۔ انہوں نے اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیا تو تندرست ہو گئے۔ اسکے بعد انہوں نے چرواہے قتل کر دیئے اور اونٹ لے کر چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا۔ انہوں نے انہیں پا لیا۔ تو انہیں لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم فرمایا اور انکی آنکھوں میں سلائیاں ڈالی گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1861 مکررات 48 ریکارڈ 14/44 ریکاڈ نمبر 1221861

ہارون بن عبداللہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابی رجاء مولی ابی قلابہ، حضرت انس مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عکل یا عرینہ کے لوگ آئے تو انہیں مدینہ کی آب وہوا موافق نہ آئی لہذا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹوں کے باڑے میں جانے کا حکم دیا اور انہیں ان کا پیشاب اور دودھ پینے کا حکم فرمایا۔ باقی حدیث گزر چکی اور فرمایا ان کی آنکھوں میں سلایاں ڈالی گئیں اور انہیں میدان حرہ میں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1864 مکررات 48 ریکارڈ 15/44 ریکاڈ نمبر 1221864

ہارون بن عبداللہ، مالک بن اسماعیل، زہیر، سماک بن حرب، معاویہ بن قرۃ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے۔ اسلام قبول کیا اور بیعت کی اور مدینہ میں موم یعنی برسام کی بیماری پھیل گئی۔ باقی حدیث انہی کی طرح بیان کی اضافہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس انصاری نوجوانوں میں سے تقریباً بیس نوجوان موجود تھے جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف بھیجا اور انکے ساتھ کھوج لگانے والے کو بھی بھیجا جو ان کے قدموں کے نشان پہچانے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1865 مکررات 48 ریکارڈ 16/44 ریکاڈ نمبر 1221865

ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے اور ہمام کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عرینہ میں سے ایک جماعت آئی اور سعید کی حدیث میں عکل اور عرینہ سے آئے۔ باقی حدیث ان کی حدیث کی طرح ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1866 مکررات 48 ریکارڈ 17/44 ریکاڈ نمبر 1221866

فضل بن سہل اعرج، یحیی بن غیلان، یزید بن زریع، سلیمان تیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائی اس وجہ سے پھروائی تھی کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں تھیں۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 958 مکررات 48 ریکارڈ 18/44 ریکارڈ نمبر 1330958

سلیمان بن حرب، حماد، ابوایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ قبیلہ،، عکل،، یا عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے پس انہیں مدینہ کی آب وہوا راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ان کے لیے دودھ دینے والی اونٹنیوں کا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان کے پیشاب اور دودھ کو پئیں چنانچہ وہ چلے گئے (علاج کے بعد) جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہنکا کر لے گئے صبح کو اس کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو بھیجا کہ پس جب دن چڑھے وہ انہیں پکڑ کر لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ان کے لیے کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں حرہ میں (جو مدینہ کے دونوں کناروں کے پاس ایک بہت بڑا قطعہ زمین ہے جہاں سیاہ پتھر پڑے ہوئے ہیں) ڈال دیا گیا اور ان کی یہ حالت ہو گئی کہ وہ پیاس سے تڑپ کر پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ پلایا جاتا۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ یہ وہ لوگ تھے انہوں نے چوری کی، قتل کیا اور ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی راہ اختیار کی اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 959 مکررات 48 ریکارڈ 19/44 ریکارڈ نمبر 1330959

موسی بن اسماعیل، وہیب، ایوب نے انہی سے اس حدیث کو بیان کیا ہے اس میں فرمایا کہ آپ نے حکم دیا کہ سلائیاں گرم کرنے کا چنانچہ وہ گرم کی گئیں اور ان کی آنکھوں میں بطور سرمہ کے پھیری گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے اور انہیں دفعتہ ہی نہیں قتل کیا گیا۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 960 مکررات 48 ریکارڈ 20/44 ریکارڈ نمبر 1330960

محمد بن صباح بن سفیان، عمرو بن عثمان، ولید، اوزاعی، ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے یہی حدیث روایت کی ہے اس میں فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی تلاش میں قیافہ شناسوں کی جماعت بھیجی پس انہیں پکڑ کر لایا گیا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا) 5۔ المائدہ: 33) بیشک یہی بدلہ ہے ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرتے ہیں کہ انہیں قتل کیا جائے یا سولی پر لٹکایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں متضاد کاٹے جائیں۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 961 مکررات 48 ریکارڈ 21/44 ریکارڈ نمبر 1330961

موسی بن اسماعیل، حماد، ثابت، قتادہ، حمید، انس بن مالک، حضرت ثابت قتادہ اور حمید نے حضرت انس بن مالک سے اس حدیث کو روایت کیا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ پس بیشک میں نے ان میں سے (عکل یا عرینہ کے سزایافتہ لوگوں میں سے) ایک ایک کو دیکھا کہ وہ

پیاس کی شدت سے زمین کرید رہا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 962 مکررات 48 ریکارڈ 22/44 ریکاڈ نمبر 1330962

محمد بن بشار، ابن ابوہادی، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کی طرح مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

کتاب سنن نسائی جلد 1 حدیث نمبر 308 مکررات 48 ریکارڈ 23/44 ریکاڈ نمبر 1410308

محمد بن عبدالاعلی، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، انس بن مالک سے روایت ہے کہ (قبیلہ) عکل کے چند لوگ ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے زبان سے اسلام قبول کر لیا پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ جانور والے لوگ ہیں (ہمارا گزر اوقات دودھ ہی پر ہے) اور ہم کاشت کار لوگ نہیں ہیں اور ان کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے واسطے کئی اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مدینہ منورہ سے باہر جا کر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور پیشاب پی لیا کرو اور باہر جا کر رہو۔ جب وہ لوگ صحت یاب ہو گئے اور وہ لوگ قبیلہ حرہ کے ایک جانب تھے تو وہ لوگ کافر بن گئے اور اسلام قبول کر کے مرتد ہو گئے۔ وہ لوگ نبی کے چرواہے کو قتل کر کے اور اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے۔ جس وقت یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاش کرنے والے لوگوں کو ان کے پیچھے بھیجا۔ وہ لوگ ان کو پکڑ کر لے آئے تو ان کی آنکھیں (سلائی سے) پھوڑ دی گئیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو اسی جگہ مقام حرہ میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

کتاب سنن نسائی جلد 1 حدیث نمبر 309 مکررات 48 ریکارڈ 24/44 ریکاڈ نمبر 1410309

محمد بن وہب، محمد بن سلمہ، ابوعبدالرحیم، زید بن ابوانسۃ، طلحہ بن مصرف، یحیی بن سعید، انس بن مالک سے روایت ہے کہ چند لوگ قبیلہ عرینہ کے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی۔ ان کے (چہروں کے رنگ) پیلے پڑ گئے اور ان کے پیٹ اوپر کو چڑھ گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو دودھ دینے والی اونٹنی دے کر حکم فرمایا کہ تم لوگ اس اونٹنی کا دودھ اور پیشاب (بطور علاج) پی لو۔ ان لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا حتی کہ وہ لوگ شفا پا گئے۔ تو وہ لوگوں چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر ساتھ لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی تلاش میں آدمی دوڑائے اور ان کو پکڑ کر لانے کا حکم فرمایا۔ وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں چلائی گئی۔ عبدالملک بن مروان جو کہ اس وقت اہل اسلام کا امیر اور حاکم تھا انہوں نے انس سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سزا ان لوگوں کو کفر قبول کرنے (یا مرتد ہونے) کی وجہ سے دی یا ان کے جرم کی وجہ سے تھی؟ انس نے جواب میں فرمایا کفر کی وجہ سے سزا دی۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 326 مکررات 48 ریکارڈ 25/44 ریکاڈ نمبر 1430326

اسماعیل بن مسعود، یزید بن زریع، حجاج صواف، ابورجاء، ابوقلابۃ، ابوقلابۃ، انس بن مالک سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (یعنی قبیلہ عکل کی ایک جماعت) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئی ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تھی اور وہ لوگ بیمار پڑ گئے ان لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی۔ تم لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ۔ اونٹوں میں (یعنی تم لوگ تازہ ہوا کھانے کے واسطے باہر چلے جاؤ اور) اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (جو کہ تم لوگوں کے مرض کا علاج ہے) ان لوگوں نے کہا کہ جی ہاں! (ٹھیک ہے) چنانچہ وہ لوگ گئے اور انہوں نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب کیا اور وہ صحت یاب ہوگئے جس وقت وہ لوگ تندرست اور شفایاب ہوگئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے کو انہوں نے قتل کر ڈالا (اور اونٹوں کو لے کر فرار ہوگئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا اور وہ ان کو پکڑ کر لائے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کو الٹا کر کے کٹوا دیا اور ان لوگوں کو آنکھوں کی گرم سلائی سے اندھا کیا اور پھر ان کو دھوپ میں ڈالوا دیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 327 مکررات 48 ریکارڈ 26/44 ریکاڈ نمبر 1430327

عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، ولید، اوزاعی، یحیی، ابوقلابۃ، انس سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں رہنا سہنا گوارا اور گراں محسوس ہوا (کیونکہ ان کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو صدقہ کے اونٹ دیئے جانے کا حکم فرمایا اور ان کا دودھ اور پیشاب پی لینے کا (اس کی وجہ سابق میں گزر چکی ہے) چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح سے کیا اور انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو گرفتار کرنے کے واسطے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر کے لائے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر ان کی آنکھیں گرم سلائی سے گرم کر کے اندھی کی گئیں اور ان کے زخم کو (خون بند کرنے کے واسطے) تلا (داغا) نہیں بلکہ ان کو اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔ **اس پر خداوند قدوس نے آیت کریمہ نازل فرمائی۔**

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 328 مکررات 48 ریکارڈ 27/44 ریکاڈ نمبر 1430328

ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 329 مکررات 48 ریکارڈ 28/44 ریکاڈ نمبر 1430329

احمد بن سلیمان، محمد بن بشر، سفیان، ایوب، ابوقلابۃ، انس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں قبیلہ عکل یا قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے (ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کے علاج کی غرض

سے) ان کو اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کے دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو گرفتار کر کے حاضر کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھیں اندھی کی گئیں۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 330 مکررات 48 ریکارڈ 29/44 ریکاڈ نمبر 1430330

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عبداللہ بن عمر ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لوگ کہ جن کا سابقہ روایت میں تذکرہ ہے وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو وہ اسلام سے منحرف ہو گئے اور اپنے چرواہے کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیا تھا (اور وہ مسلمان تھا) اس کو قتل کر دیا اور یہ بھی اسی روایت میں اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر ان کو پھانسی پر لٹکایا۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 331 مکررات 48 ریکارڈ 30/44 ریکاڈ نمبر 1430331

ترجمہ گزشتہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں سولی کا تذکرہ نہیں ہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 332 مکررات 48 ریکارڈ 31/44 ریکاڈ نمبر 1430332

ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لوگ لڑتے ہوئے گئے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 333 مکررات 48 ریکارڈ 32/44 ریکاڈ نمبر 1430333

ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر ان لوگوں کو چھوڑ دیا حرہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک پتھریلی زمین ہے) وہاں پر چھوڑا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 334 مکررات 48 ریکارڈ 33/44 ریکاڈ نمبر 1430334

ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ کچھ لوگ قبیلہ عکل کے یا قبیلہ عرینہ کے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگ تھن والے تھے (یعنی ہم لوگ جانور رکھتے تھے) اور ہم ان کا دودھ پیا کرتے تھے اور ہم لوگ زمین والے یا کھیتی والے نہ تھے تو ان کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی آخر تک۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 335 مکررات 48 ریکارڈ 34/44 ریکاڈ نمبر 1430335

ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ کچھ لوگ قبیلہ عکل کے یا قبیلہ عرینہ کے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگ تھن والے تھے (یعنی ہم لوگ جانور رکھتے تھے) اور ہم ان کا دودھ پیا کرتے تھے اور ہم لوگ زمین والے یا کھیتی والے نہ تھے تو ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی آخر تک۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 336 مکررات 48 ریکارڈ 35/44 ریکاڈ نمبر 1430336

ترجمہ سابق کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت انس نے فرمایا میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جو کہ اپنے منہ کو زمین سے رگڑ رہا تھا پیاس کی شدت کی وجہ سے یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 337 مکررات 48 ریکارڈ 36/44 ریکاڈ نمبر 1430337

محمد بن وہب، محمد بن سلمہ، ابوعبدالرحیم، زید بن ابوانیسة، طلحہ بن مصرف، یحیی بن سعید، انس بن مالک ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ قبیلہ عرینہ کے چند لوگ جو کہ گنوار تھے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا پھر ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی یہاں تک کہ ان کے چہرے زرد پڑ گئے اور ان کے پیٹ پھول گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ والی اونٹنی کے پاس ان کو بھیجا آخر روایت تک۔ حضرت عبدالملک نے حضرت انس سے یہ حدیث نقل کرتے وقت دریافت فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سزا ان لوگوں کو ان کے جرم کی وجہ سے دی یا ان کے کفر کی وجہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کفر کی وجہ سے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 345 مکررات 48 ریکارڈ 37/44 ریکاڈ نمبر 1430345

فضل بن سہل الاعرج، یحیی بن غیلان، یزید بن زریع، سلیمان تیمی، انس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کو اندھا کر دیا تھا (قصاصا ان باغیوں کو اندھا کیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی طریقہ سے کیا۔

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 68 مکررات 48 ریکارڈ 38/44 ریکاڈ نمبر 1510068

حسن بن محمد زعفرانی، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، حمید، قتادہ، ثابت، انس سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں زکوۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور خود اسلام سے مرتد ہو گئے جب انہیں پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹنے کا حکم دیا اور ان کو ریگستان میں ڈال دیا گیا حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک خاک چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ سب مر گئے اور کبھی

حماد نے کہااس روایت میں ،یکُدُّ الارَ ضَ، کی بجائے ۔یکدُمُ الاَرَضَ،اوران دونوں کے معنی ایک ہی ہیں امام ابوعیسی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس سے کئی سندوں سے منقول ہے **اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔**

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 69 مکررات 48 ریکارڈ 39/44 ریکاڈ نمبر 1510069

فضل بن سہل اعرج، یحیی بن غیلان، یزید بن زریع، سلیمان تیمی، انس بن مالک نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائی تھیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہوں کے آنکھوں میں سلائیاں پھیریں تھیں ابوعیسی فرماتے ہیں **یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ یحیی بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریع سے روایت کی ہو اور یہ آنکھوں میں سلاخیں پھروانا قرآنی حکم ،وَالجُرُوحَ قِصَاصٌ، کے مطابق تھا محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فعل حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔**

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 1903 مکررات 48 ریکارڈ 40/44 ریکاڈ نمبر 1511903

حسن بن محمد زعفرانی، عفان، حماد بن سلمہ، حمید، ثابت، قتادہ، حضرت انس سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب وہواان لوگوں کو موافق نہ آئی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث ثابت کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ حضرت انس سے ابوقلابہ نقل کرتے ہیں کہ سعد بن ابی عروبہ بھی قتادہ سے اور وہ حضرت انس سے نقل کرتے ہیں۔

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 2111 مکررات 48 ریکارڈ 41/44 ریکاڈ نمبر 1512111

حسن بن محمد زعفرانی، عفان، حماد بن سلمہ، حمید، ثابت، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں صدقے (زکوۃ) کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 735 مکررات 48 ریکارڈ 42/44 ریکاڈ نمبر 1620735

نصر بن علی، عبدالوہاب، حمید، انس بن مالک، عرینہ، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ کے عہد مبارک میں آئے مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے فرمایا اگر (صدقہ کے) اونٹوں میں چلے جاؤ اور انکا دودھ اور پیشاب استعمال کرو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر اسلام سے پھر گئے نبی کی جانب سے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کرلے گئے آپ نے ان کی تلاش میں لوگوں کو بھیجا انکو لایا گیا انکے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، ان کی آنکھوں میں سلائی پھیری اور انہیں گرم زمین میں ڈال دیا یہاں تک مر گئے۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 736 مکررات 1 ریکارڈ 43/44 ریکاڈ نمبر 1620736

محمد بن بشار، محمد بن مثنی، ابراہیم بن ابی وزیر، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے اللہ کے رسول کے جانور لوٹ لیے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور آنکھوں میں سلائی پھروائی۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث نمبر 384 مکررات 48 ریکارڈ 44/44 ریکاڈ نمبر 1630384

نصر بن علی جہضمی، عبدالوہاب، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہ نے فرمایا اگر تم ہمارے اونٹوں میں جاؤ اور انکے دودھ پیو اور پیشاب بھی (تو شاید تم تندرست ہو جاؤ) انہوں نے ایسا ہی کیا۔

Drink The Camels' Urine And Milk (As A Medicine)

Medicine

Bukhari :: Book 7 :: Volume 71 :: Hadith 672

Narrated Abu Tha'laba Al-Khushani:

The Prophet forbade the eating of wild animals having fangs. (Az-Zuhri said: I did not hear this narration except when I went to Sham.) Al-Laith said: Narrated Yunus: I asked Ibn Shihab, "May we perform the ablution with the milk of she-asses or drink it, or drink the bile of wild animals or urine of camels?" He replied, "The Muslims used to treat themselves with that and did not see any harm in it. As for the milk of she-asses, we have learnt that Allah's Apostle forbade the eating of their meat, but we have not received any information whether drinking of their milk is allowed or forbidden." As for the bile of wild animals, Ibn Shihab said, "Abu Idris Al-Khaulani told me that Allah's Apostle forbade the eating of the flesh of every wild beast having fangs . "

Medicine

Bukhari :: Book 7 :: Volume 71 :: Hadith 590

Narrated Anas:

The climate of Medina did not suit some people, so the Prophet ordered them to follow his shepherd, i.e. his camels, and drink their milk and urine (as a medicine). So they followed the shepherd that is the camels and drank their milk and urine till their bodies became healthy. Then they killed the shepherd and drove away the camels. When the news reached the Prophet he sent some people in their pursuit. When they were brought, he cut their hands and feet and their eyes were branded with heated pieces of iron.

Punishment of Disbelievers at War with Allah and His Apostle

Bukhari :: Book 8 :: Volume 82 :: Hadith 796

Narrated Anas:

A group of people from 'Ukl (tribe) came to the Prophet and they were living with the people of As-Suffa, but they became ill as the climate of Medina did not suit them, so they said, "O Allah's Apostle! Provide us with milk." The Prophet said, I see no other way for you than to use the camels of Allah's Apostle." So they went and drank the milk and urine of the camels, (as medicine) and became healthy and fat. Then they killed the shepherd and took the camels away. When a help-seeker came to Allah's Apostle, he sent some men in their pursuit, and they were captured and brought before mid day. The Prophet ordered for some iron pieces to be made red hot, and their eyes were branded with them and their hands and feet were cut off and were not cauterized. Then they were put at a place called Al-Harra, and when they asked for water to drink they were not given till they died. (Abu Qilaba said, "Those people committed theft and murder and fought against Allah and His Apostle.")

Punishment of Disbelievers at War with Allah and His Apostle

Bukhari :: Book 8 :: Volume 82 :: Hadith 797

Narrated Anas bin Malik:

A group of people from 'Ukl (or 'Uraina) tribe ----but I think he said that they were from 'Ukl came to Medina and (they became ill, so) the Prophet ordered them to go to the herd of (Milch) she-camels and told them to go out and drink the camels' urine and milk (as a medicine). So they went and drank it, and when they became healthy, they killed the shepherd and drove away the camels. This news reached the Prophet early in the morning, so he sent (some) men in their pursuit and they were captured and brought to the Prophet before midday. He ordered to cut off their hands and legs and their eyes to be branded with heated iron pieces and they were thrown at Al-Harra, and when they asked for water to drink, they were not given water. (Abu Qilaba said, "Those were the people who committed theft and murder and reverted to disbelief after being believers (Muslims), and fought against Allah and His Apostle").

روایات کی کہانی روایات کی زبانی

مقدمہ مسلم:

حدیث معنعن سے حجت پکڑنا صحیح ہے جبکہ معنعن والوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں کوئی راوی مدلس نہ ہو۔

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 95 مکررات 75 متفق علیہ 75

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض ہمعصر محدثین نے سند حدیث کی صحت اور سقم کے بارے میں ایک ایسی غلط شرط عائد کی ہے جس کا اگر ہم ذکر نہ کرتے اور اس کا ابطال نہ کرتے تو یہی زیادہ مناسب اور عمدہ تجویز ہوتی اس لئے کہ قول باطل و مردود کی طرف التفات نہ کرنا ہی اس کو ختم کرنے اور اس کے کہنے والے کا نام کھو دینے کے لئے بہتر اور موزوں و مناسب ہوتا ہے تاکہ کوئی جاہل اور ناواقف اس قول باطل کو قول صواب و صحیح نہ سمجھ لے مگر ہم انجام کی برائی سے ڈرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جاہل نئی نئی باتوں کے زیادہ دلدادہ اور عجیب و غریب شرائط کے شیدا ہوتے ہیں اور غلط بات پر جلد اعتقاد کر لیتے ہیں حالانکہ وہ بات علماء راسخین کے نزدیک ساقط الاعتبار ہوتی ہے لہذا اس نظریہ کے پیش نظر ہم نے معاصرین کے قول باطل کی غلطی بیان کرنا اور اس کو رد کرنا اس کا فساد و بطلان اور خرابیاں ذکر کرنا لوگوں کے لئے بہتر اور فائدہ مند خیال کیا تاکہ عام لوگ غلط فہمی سے محفوظ رہیں اور ان کا انجام بھی نیک ہو اور اس شخص نے جس کے قول سے ہم نے بات مذکور شروع کی ہے اور جس کے فکر و خیال کو ہم نے باطل قرار دیا ہے یوں گمان اور خیال کیا ہے کہ جس حدیث کی سند میں فلاں عن فلاں ہو اور ہم کو یہ بھی معلوم ہو کہ وہ دونوں معاصر ہیں اس لئے کہ ان دونوں کی ملاقات ممکن ہے اور حدیث کا سماع بھی البتہ ہمارے پاس کوئی دلیل یا روایت ایسی موجود نہ ہو جس سے قطعی طور پر یہ بات ثابت ہو سکے کہ ان دونوں کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوا اور ایک نے دوسرے سے بالمشافہ اور بلاواسطہ حدیث سنی تو ایسی اسناد سے جو حدیث روایت کی جائے وہ حدیث ان لوگوں کے ہاں اس وقت تک قابل اعتبار اور حجت نہ ہو گی جب تک انہیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ وہ دونوں اپنی عمر اور زندگی میں کم از کم ایک بار ملے تھے یا ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے بالمشافہ حدیث سنی تھی یا کوئی ایسی روایت ہو جس سے یہ ثابت ہو کہ ان دونوں کی زندگی میں کم از کم ایک بار ملاقات ہوئی اور اگر نہیں تو کسی دلیل سے ان کی ملاقات کا یقین ہو سکے نہ کسی روایت سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت ہو تو ان کے نزدیک اس روایت کا قبول کرنا اس وقت تک موقوف رہے گا جب تک کہ کسی روایت آخر سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت نہ ہو جائے خواہ ایسی روایات قلیل ہوں یا کثیر۔ اللہ تجھ پر رحم کرے تو نے یہ قول اسناد کے باب میں ایک نیا ایجاد کیا ہے جو پیشرو محدثین میں سے کسی نے نہیں کہا اور نہ علماء حدیث نے اس کی موافقت کی ہے کیونکہ موجودہ اور سابقین تمام علماء حدیث وارباب فن حدیث اور اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کوئی ثقہ اور عادل راوی اپنے ایسے ہم عصر ثقہ اور عادل راوی سے کوئی حدیث روایت کرے جس سے اس کی ملاقات اور سماع باعتبار سن اور عمر کے اس وجہ سے ممکن ہو کہ وہ دونوں ایک زمانہ میں موجود تھے تو اس کی روایت قابل قبول اور لائق حجت ہے خوار ہمارے پاس ان کی باہمی ملاقات اور بالمشافہ سماع حدیث پر نہ کوئی دلیل ہو اور کسی اور روایت سے یہ امر ثابت ہو البتہ اگر کسی دلیل یا روایت سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے کہ در حقیقت یہ راوی دوسرے سے نہیں ملا یا ملاقات تو ہوئی لیکن اس سے کوئی روایت نہیں سنی تو اس صورت میں وہ حدیث قابل حجت نہ ہو گی لیکن جب تک یہ امر مبہم رہے یعنی کوئی دلیل نہ ملنے اور نہ سننے کی نہ ہو تو صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی ہے اور اس روایت کو سماع پر محمول کرتے ہوئے قابل حجت سمجھا جائے گا۔ پھر جس شخص نے یہ قول نکالا یا اس کی حمایت کرتا ہے اس سے کہا جائے گا کہ یہ تو تم بھی تسلیم کرتے

ہو کہ ایک ثقہ راوی کی روایت دوسرے ثقہ راوی سے حجت ہوتی ہے اور اس کے مقتضی پر عمل لازم ہوتا ہے پھر تم نے مزید ایک شر کا اضافہ کر دیا کہ ان دونوں کی ملاقات بھی ضروری یا اس سے کوئی حدیث سنی تھی اب اس شرط کا ثبوت کسی ایسے ماہر فن حدیث کے قول سے پیش کرنا لازم ہے جس کا ماننا لازم ہو یا صرف تم نے کسی دلیل کی بنیاد پر نئی اختراعی اور من گھڑت شرط عائد کی ہے اگر وہ دعوی کرے کہ اس باب میں سلف کا قول اس شرط کے ثبوت کے لئے تو اس سے اس کی دلیل طلب کی جائے گی لیکن وہ ہر گز ایسا کوئی قول نہیں لا سکے گا نہ اور صاحب علم اس کے علاوہ اور دوسرے صورت کہ اگر وہ کوئی دلیل قائم کرنا چاہے تو اس سے کہا جائے گا وہ دلیل کیا ہے؟ یہ بھی باطل ہے کیونکہ اس پر کائی دلیل نہیں ہے اگر یہ شخص اپنی اختراعی شرط کے ثبوت میں یہ کہے کہ میں نے زمانہ حال اور ماضی میں بہت ایسے رواۃ حدیث دیکھے ہیں جو ایک دوسرے سے حدیث روایت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے دوسرے کو دیکھا نہ اس سے سنا ہے جب میں نے دیکھا کہ انہوں نے مرسل کو بغیر سماع کے روایت کرنا جائز رکھا ہے اور مرسل روایات ہمارے اور اہل علم کے قول کے مطابق حجت نہیں ہیں اس لیے میں نے سند حدیث میں راوی کے سماع کی شرط عائد کر دی پھر اگر مجھے کہیں سے ذرا بھر بھی ثابت ہو گیا کہ راوی نے مروی عنہ سے حدیث سنی ہے تو اس کی تمام مرویات مقبول ہوں گی اور اگر مجھے بالکل معلوم نہ ہوا کسی قرینہ یا روایت اس کا سماع تو حجت نہ ہو گی اس لئے کہ ممکن ہے اس کا مرسل ہونا یہ مخالف فریق کی دلیل مذکور ہوئی آگے اس کا جواب ذکر فرماتے ہیں تو اس سے کہا جائے گا اگر تیرے نزدیک حدیث کو ضعیف کرنے کی اور اس کو قابل حجت نہ ماننے کی علت صرف ارسال کا ممکن ہونا ہے تو آپ کے قاعدہ کے مطابق یہ بات لازم آتی ہے کہ تو کسی اسناد منعن کو نہ مانے جب تک تو اسل سے لے کر آخر تک اس میں سماع کی تصریح نہ دیکھے یعنی ہر راوی اپنی سماعت دوسرے سے بیان کرے فرض کرو جو حدیث ہم تک اس سند سے پہنچی ہے ہشام اپنے باپ عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے سماع کیا اور ہمیں یقینا معلوم ہے کہ ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور اس کے باپ عروہ نے حضرت عائشہ سے سنا ہے جیسے ہم کو یہ بھی قطعی طور پر معلوم ہے کہ سیدہ عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے اور یہ سند بالا اتفاق مقبول ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ہشام کسی روایت میں یوں نہ کہیں کہ میں نے عروہ سے سنا ہے یا عروہ نے مجھے خبر دی (یعنی سمعت یا اخبرنی کا صیغہ استعمال نہ کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ حدیث ہشام نے اپنے والد سے براہ راست نہ سنی ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا شخص واسطہ ہو جس کا ذکر ہشام نے نہ کیا ہو اور براہ راست اپنے والد سے حدیث روایت کر دی ہو اسی طرح یہ احتمال عروہ اور سیدہ عائشہ کے درمیان بھی ہو سکتا ہے جو ہشام اور عروہ کے درمیان مذکور ہوا ہے خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ہر وہ حدیث جس کا راوی مروی عنہ سے حدیث سننے کی تصریح نہ کرے اس میں یہ ممکن ہے کہ راوی نے مروی عنہ سے وہ حدیث براہ راست اور بلا واسطہ نہ سنی ہو اگرچہ یہ بات معلوم ہو کہ ایک نے دوسرے سے بہت سی احادیث سنی ہیں مگر یہ ہو سکتا ہے کہ بعض روایات اس سے نہ سنی ہیں مگر یہ ہو سکتا ہے کہ بعض روایات اس سے نہ سنی ہوں بلکہ کسی اور سے سن کر اس کو مرسلا نقل کر دیا ہو لیکن جس کے واسطہ سے سن کر اس کا نام نہ لیا ہو اور کبھی اس اجمال کو رفع کرنے کے لئے اس کا نام بھی لے دیا اور ارسال ترک کر دیا۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہ احتمال جو ہم نے بیان کیا صرف فرضی اور ظنی نہیں بلکہ حدیث میں موجود اور بہت سے ثقہ محدثین کی روایات میں جاری ہے ہم تھوڑی سی ایسی روایات ذکر کرتے ہیں اہل علم کی جن سے اگر اللہ نے چاہا تو بہت سی روایتوں پر دلیل پوری ہو گی پہلی روایت یہ ہے کہ ایوب سختیانی ابن مبارک وکیع اور ابن نمیر اور ایک کثیر جماعت نے ہشام سے روایت کی ہے اس نے اپنے باپ عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احرام باندھنے اور کھولنے کے مواقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خوشبو لگایا کرتی تھی جو میرے پاس بہتر سے بہتر موجود ہوتی لیکن اس حدیث کو بعینہ لیث بن سعد داؤد عطار حمید بن اسود وہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے ہشام فرماتے ہیں کہ مجھے عثمان بن عروہ نے خبر دی عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثال ثانی ہشام اپنے والد سے اور وہ عائشہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے سر اقدس میں کنگھی کرتی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی اسی روایت کو بعینہ مالک بن انس نے اس سند سے نقل کیا ہے عن زہری عن عروۃ عن عمرہ عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری مثال زہری اور صالح بن ابی حسان نے بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ سے نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دیتے تھے لیکن یحیی بن کثیر نے اس بوسے کی حدیث کو یوں روایت کیا کہ مجھے خبر دی ابو سلمہ نے ان کو خبر دی عمر بن عبد العزیز نے ان کو خبر دی عروہ نے ان کو خبر دی سیدہ عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں روزہ کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے۔ چوتھی مثال یہ ہے کہ ابن عیینہ وغیرہ نے عمرو بن دینار سے حدیث جابر روایت کی ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے حضرت جابر سے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے۔ اس قسم کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن جتنی ہم نے بیان کیں وہ سمجھنے والوں کے لئے کافی ہیں پھر جب علت اس شخص کے نزدیک جس کا قول ہم نے اوپر ذکر کیا حدیث کے غیر معتبر ہونے کی یہ ہوئی کہ ایک راوی کا سماع جب دوسرے راوی سے معلوم نہ ہو تو ارسال ممکن ہے تو اس قول کے مطابق ان لوگوں پر لازم ہے کہ ایسی احادیث سے حجت پکڑنا ترک کر دیں جن میں راوی کی مروی عنہ سے سماع کی تصریح نہ ہو خواہ دوسرے روایت میں سماع ثابت ہو البتہ اس شخص کے نزدیک وہی حدیث حجت ہو گی جس میں سماع کی تصریح ہو کیونکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں ائمہ حدیث روایت حدیث میں کبھی تو بعض راویوں کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں یعنی ارسال کرتے ہیں اور جس سے سنا ہے اسکو سند میں بیان نہیں کرتے اور کبھی خوش ہوتے ہیں تو حدیث کی سند مکمل اسی طرح بیان کر دیتے ہیں جس طرح انہوں نے اپنے شیخ سے سنی ہوتی ہے پھر اگر انکو اتار ہوتا تو اتار بتلاتے اور جو چڑھاؤ ہوتا تو چڑھاؤ بتلاتے جیسے ہم اوپر صاف بیان کر چکے۔ متقدمین میں سے ائمہ حدیث مثلا ایوب سختیانی ابن عوف مالک بن انس شعبہ بن حجاج یحیی بن سعید قطان عبد الرحمن بن مہدی اور ان کے بعد ائمہ حدیث میں سے کسی کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ وہ اسناد میں سماع کی تحقیق کرتے ہوں اور کسی محدث نے بھی سماع کی قید نہیں لگائی جیسے یہ شخص دعوی کرتا ہے جس کا قول ہم نے اوپر ذکر کیا ہے البتہ جو راوی تدلیس کرنے میں مشہور ہو اس کے بارے میں محدثین یہ تحقیق ضرور کرتے ہیں کہ وہ جس شیخ کی طرف روایت کی نسبت کر رہا ہے فی الوقع اس شخص نے شیخ مذکور سے حدیث سنی بھی ہے یا اس کی طرف تدلیس کی نسبت کر دی ہے اور اصل میں کسی اور سے حدیث سنی ہے لیکن یہ تحقیق اس وقت کرنے کا مقصد تدلیس کے مرض کو دور کرنا ہوتا ہے اور اگر فی الواقع راوی نے سند میں تدلیس کی ہو تو اس سند کا عیب ظاہر ہو جائے لیکن سماع کی تحقیق اس راوی میں جو مدلس نہ ہو جس طرح اس شخص نے بیان کیا تو ائمہ اس کی سند اور روایت کے بارے میں تحقیق اس قسم کی نہیں کرتے کہ راوی نے مروی عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں حدیث کے قبول کرنے کے لئے ان لوگوں نے جو یہ باطل شرط عائد کی ہے اس کا ذکر ہم نے فن حدیث کے کسی امام سے نہیں سنا خواہ وہ ائمہ حدیث ہوں جن کا ذکر کیا یا ان کے علاوہ اس قسم کی روایات میں سے عبد اللہ بن یزید انصاری کی روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے یعنی صحابی ہیں وہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود انصاری دونوں میں سے ہر ایک سے حدیث روایت کرتے ہیں اور اس کو مسند کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کے باوجود عبد اللہ بن یزید کی کسی روایت پر اعتراض اس وجہ سے نہیں سنا کہ ان کی حذیفہ اور مسعود سے ملاقات اور سماع ثابت نہیں اس کے برخلاف ہمارے علم میں جس قدر اہل علم ہیں وہ سب ان کی سند کو قوی ترین اسانید میں شمار کرتے ہیں اور کسی اہل علم نے عبد اللہ کی ان دونوں سے روایت کرنے پر طعن نہیں کیا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں بلکہ وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور ان کے مقتضی پر عمل کرتے اور ان سے حجت لیتے ہیں حالانکہ یہی احادیث اس شخص کے نزدیک جس کا قول ہم نے اوپر ذکر کیا ثبوت ملاقات کی شرط ضعیف غیر معتبر اور بے کار ہیں یہاں تک راوی کا مروی عنہ سے سماع متحقق نہ ہو جائے اور **اگر ہم ان تمام احادیث کا شمار شروع کر دیں جن کو تمام اہل علم نے صحیح قرار دیا ہے اور اس شخص کے نزدیک ضعیف کمزور ہیں تو ان کو ذکر کرنے اور شمار کرنے سے ہم عاجز آ جائیں گے** باوجود اس کے ہم

چاہتے ہیں کہ بطور نمونہ ایسی متفق علیہ احادیث کی چند مثالیں پیش کر دیں جو اہل علم کے نزدیک معتبر و صحیح ہیں اور ان کی شرط کے مطابق ضعیف اور غیر معتبر قرار پاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ حضرت ابو عثمان نہدی عبدالرحمن اور ابو رافع صائغ نقیع مدنی دونوں نے دور جاہلیت پایا اور صحابہ کرام میں بہت سے بدری صحابہ سے ملے ہیں ان سے احادیث روایت کی ہیں پھر ان سے اتر کر صحابہ سے یہاں تک کہ ابو ہریرہ اور ابن عمر سے بھی احادیث روایت کی ہیں ان دونوں میں سے ہر ایک نے ابی بن کعب کے واسطہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی احادیث روایت کی ہیں حالانکہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان دونوں نے ابی بن کعب کو دیکھا یا ان سے سماع کیا ہو۔ دوسری مثال حضرت ابو عمرو شیبانی سعد بن ایاس کی سند ہے اور وہ بھی انہی لوگوں میں سے جنہوں نے دور جاہلیت کو پایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں جوان مرد تھا اور ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ ان دونوں میں سے ہر ایک نے ابو مسعود انصاری کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو احادیث روایت کی ہیں۔ تیسری مثال حضرت عبید بن نمیر کی سند ہے کہ انہوں نے ام سلمہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حالانکہ عبید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ چوتھی مثال حضرت قیس بن ابی حازم کی سند ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے ابو مسعود انصاری کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تین احادیث روایت کی ہیں۔ پانچویں مثال حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی کی سند حدیث ہے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا اور حضرت علی کی صحبت میں رہے ہیں انہوں نے انس بن مالک کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ چھٹی مثال ربعی بن حراش کی سند ہے کہ انہوں نے عن عمران بن حصین عن النبی دو احادیث اور عن ابی بکرہ عن النبی ایک حدیث روایت کی ہے حالانکہ ربعی نے علی بن ابی طالب سے سنا اور ان کی روایت بھی کی ہے۔ ساتویں مثال حضرت نافع بن جبیر بن مطعم کی سند ہے انہوں نے ابو شرح خزاعی کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ آٹھویں مثال حضرت نعمام بن ابی عیاش کی سند ہے کہ انہوں نے تین احادیث ابو سعید خدری کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ نویں مثال عطاء بن یزید لیث کی سند ہے کہ انہوں نے عن تمیم داری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث روایت کی ہے۔ دسوین مثال سلیمان بن یسار کی سند ہے کہ انہوں نے عن رافع بن خدیج عن النبی ایک حدیث روایت کی ہے گیارہویں مثال حمید بن عبدالرحمن حمیری کی سند ہے کہ انہوں نے عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی احادیث روایت کی ہیں۔ پھر یہ سب تابعین جن کی روایات ہم نے صحابہ سے کی اور ان کے نام بھی بتلائے ہیں ان میں سے کسی تابعی کے بارے میں ہمیں یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ اس نے ان صحابہ کرام سے سماع کیا ہو اور نہ ہی یہ بات متحقق ہو سکی کہ ان تابعین کی ان صحابہ کرام سے ملاقات ہوئے ہو اور یہ اسانید حدیث اور روایت کے پہچاننے والوں کے نزدیک صحیح اسناد میں سے ہیں اور نہ ہمارے علم میں ایسا کوئی شخص ہے جس نے ان اسانید کو ضعیف قرار دیا ہو یا ان اسانید میں سماع کی تلاش کی ہو کیونکہ تابعین میں سے ہو تابعی کا صحابی سے حدیث سننا ممکن تھا کیونکہ یہ لوگ ایک دوسرے کے معاصرین اور ہم زمانہ تھے اس لئے اس کا انکار ممکن نہیں اور یہ قول جس کو اس شخص نے نکالا ہے جس کا ہم نے اوپر بیان کیا احادیث صحیحہ کو ضعیف قرار دینے کے لائق نہیں کہ اس کی طرف التفات کیا جائے یاذکر کیا جائے اس لئے یہ قول نیا غلط اور فاسد ہے متقدین اہل علم اور اسلاف میں سے کسی محدث نے یہ بات نہیں فرمائی اور جو لوگ اسلاف کے بعد گزرے انہوں نے بھی اس کا انکار کیا ہے جب اہل علم اسلام اور معاصرین نے اس قول کو رد کر دیا تو اس سے بڑھ کر اس باطل وفاسد قول کو رد کرنے کی حاجت وضرورت نہیں جب اس قول اور اس کے کہنے والے کی قدر و منزلت اور وقعت جیسے بیان ہوئی سب پر واضح ہو گئی اور اللہ مدد کرنے والا ہے اور بات کو رد کرنے کے لئے جو علماء کے مذہب کے خلاف ہے اور اسی پر بھروسہ ہے تمام حمد و ثناء کا اللہ تعالی ہی مستحق ہے اور اللہ تعالی عظیم رحمتیں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل واصحاب ہی کے شایان شان ہیں

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 21 مکررات 75 ریکارڈ 1/75 ریکاڈنمبر 1210021

محمد بن عباد، سعید بن عمر، اشعثی، ابن عیینہ، سعید، سفیان، ہشام، حجیر، حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ بشیر بن کعب عبداللہ بن عباس کے پاس آئے اور ان سے احادیث بیان کیں ابن عباس نے بشیر کو کہا کہ فلاں فلاں حدیث دہراؤ بشیر نے ان احادیث کو دہرایا پھر کچھ اور احادیث بیان کیں ابن عباس نے اس کو کہا کہ فلاں فلاں حدیث کو دوبارہ دہراؤ بشیر نے وہ احادیث پھر دہرا دین اور عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے میری بیان کردہ سب احادیث کی تصدیق کی ہے یا تکذیب کی ہے جن کو آپ نے دہرایا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہم نے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کیا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا جاتا تھا پھر جب لوگ اچھی اور بری راہ پر چلنے لگے تو ہم نے احادیث بیان کرنا چھوڑ دیں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 22 مکررات 75 ریکارڈ 2/75 ریکاڈنمبر 1210022

محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیث یاد کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث یاد کی جاتی تھیں لیکن جب تم ہر اچھی اور بری راہ پر چلنے لگے تو اب اعتماد اور اعتبار ختم ہو گیا اور ہم نے اس فن کو چھوڑ دیا۔

ابوایوب، سلیمان بن عبداللہ غیلانی، ابوعامر، عقدی، رباح، قیس بن سعد، حضرت مجاہد بیان فرماتے ہیں کہ بشیر بن کعب عدوی ابن عباس کے پاس آئے اور احادیث بیان کرنا شروع کیں اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا لیکن ابن عباس نے نہ اس کی احادیث غور سے سنیں اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا بشیر نے عرض کیا اے ابن عباس! کیا بات ہے کہ میں آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ سنتے ہیں نہیں؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب ہم کسی سے یہ سنتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ہماری نگاہیں دفعتا بے اختیار اس کی طرف لگ جاتیں اور غور سے اس کی حدیث سنتے لیکن جب سے لوگوں نے ضعیف اور ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم صرف اسی حدیث کو سن لیتے ہیں جس کو صحیح سمجھتے ہیں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 23 مکررات 75 ریکارڈ 3/75 ریکاڈنمبر 1210023

داؤد بن عمرو ضبی، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو لکھا کہ میرے پاس کچھ احادیث لکھوا کر پوشیدہ طور پر بھجوا دو ابن عباس نے فرمایا لڑکا خیر خواہ دین ہے میں اس کے لئے احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے صحیح احادیث کو منتخب کروں گا اور چھپانے کی باتیں چھپالوں گا پھر ابن عباس نے سیدنا علی کے فیصلے منگوائے اور ان میں بعض باتیں لکھنے لگے اور بعضی باتوں کو دیکھ کر فرماتے اللہ کی قسم علی نے یہ فیصلہ نہیں کیا اگر کیا ہے تو وہ بھٹک گئے ہیں یعنی لوگوں نے فیصلہ جات علی میں خلط ملط کر دیا ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 24 مکررات 75 ریکارڈ 4/75 ریکاڈنمبر 1210024

عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ہشام، بن حجیر، حضرت طاؤس بیان فرماتے ہیں کہ ابن عباس کے پاس حضرت علی کے فیصلوں کی کتاب لائی گئی تو انہوں

نے سب کو مٹادیا سوائے چند سطور کے سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 25 مکررات 75 ریکارڈ 5/75 ریکاڈ نمبر 1210025

حسن بن علی حلوانی، یحیی بن آدم، ابن ادریس، اعمش، حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے ان باتوں کو حضرت علی کے بعد نکالا تو علی کے ساتھیوں میں سے ایک نے فرمایا اللہ تعالی ان کو تباہ کرے کیسا علم کو بگاڑا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 26 مکررات 75 ریکارڈ 6/75 ریکاڈ نمبر 1210026

علی بن خشرم، حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے سناوہ فرماتے تھے کہ لوگ حضرت علی سے جو روایت کرتے ہیں اس کی تصدیق نہ کی جائے سوائے عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں کے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 27 مکررات 75 ریکارڈ 7/75 ریکاڈ نمبر 1210027

حسن بن ربیع، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، ح، فضیل، ہشام، مخلد بن حسین، ہشام، محمد بن سیرین مشہور تابعی نے فرمایا کہ علم حدیث دین ہے تو دیکھ کہ کس شخص سے تم اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 28 مکررات 75 ریکارڈ 8/75 ریکاڈ نمبر 1210028

ابوجعفر محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عاصم احول، حضرت بن سیرین نے فرمایا کہ پہلے لوگ اسناد کی تحقیق نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب دین میں بدعات اور فتنے داخل ہوگئے تو لوگوں نے کہا کہ اپنی اپنی سند بیان کرو پس جس حدیث کی سند میں اہلسنت راوی دیکھتے تو ان کی حدیث لے لیتے اور اگر سند میں اہل بدعت راوی دیکھتے تو اس کو چھوڑ دیتے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 29 مکررات 75 ریکارڈ 9/75 ریکاڈ نمبر 1210029

اسحاق بن ابراہیم، حنظلی، عیسیٰ، ابن یونس، اوزاعی، سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر تیرا ساتھی ثقہ ہے تو تو اس سے حدیث بیان کر۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 30 مکررات 75 ریکارڈ 10/75 ریکاڈ نمبر 1210030

عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، مروان بن دمشقی، سعید بن عبدالعزیز، حضرت سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر تیرا ساتھ ثقہ ہے تو تو اس سے حدیث بیان کر۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 31 مکررات 75 ریکارڈ 11/75 ریکارڈ نمبر 1210031

نصر بن علی جہضمی، اصمعی، حضرت ابن ابی الزناد عبداللہ بن ذکوان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں سو آدمی ایسے پائے جو نیک سیرت تھے مگر انہیں روایت حدیث کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا اور ان سے حدیث نہیں لی جاتی تھی۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 32 مکررات 75 ریکارڈ 12/75 ریکاڈ نمبر 1210032

محمد عمر مکی، سفیان، ح، ابو بکر بن خلاد باہلی، سفیان بن عیینہ، مسعر، مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابراہیم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے ثقہ لوگوں راویوں کے کسی کی حدیث نقل نہ کرو۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 33 مکررات 75 ریکارڈ 13/75 ریکاڈ نمبر 1210033

محمد بن عبداللہ قہزاد، حضرت عبداللہ بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسناد حدیث امور دین سے ہیں اور اگر اسناد نہ ہوتیں تو آدمی جو چاہتا کہہ دیتا اور عباس بن رزمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان اسناد ستونوں کی طرح ہیں اور ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانی فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا اے ابو عبدالرحمن اس حدیث کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزے کے ساتھ ان کے لئے روزہ رکھے ابن مبارک نے فرمایا کہ یہ حدیث کس کی روایت ہے انہوں نے کہا کہ وہ تو ثقہ ہے پھر انہوں نے کہا کہ انہوں نے کس سے روایت کی ہے میں نے کہا حجاج بن دینار سے انہوں نے فرمایا کہ وہ بھی ثقہ ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے کس سے روایت کی ہے میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **حضرت ابن مبارک نے فرمایا اے ابو اسحاق حجاج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تو اتنا طویل زمانہ ہے جس کو طے کرنے کے لئے اونٹوں کی گردنیں تھک جائی گی** البتہ صدقہ دینے میں کسی کا اختلاف نہیں علی بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے بر سر عام سنا وہ فرما رہے تھے کہ **عمرو بن ثابت کی روایت کو چھوڑ دو کیونکہ یہ شخص اسلاف کو گالیاں دیتا ہے۔**

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 34 مکررات 75 ریکارڈ 14/75 ریکاڈ نمبر 1210034

ابو بکر بن نضر بن ابی نضر، ابو نضر، ہاشم، حضرت ابو عقیل یحیی بن متوکل ضریر جو کہ مولی تھا بہیہ کا بہیہ ایک عورت ہے جو حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں نے فرمایا کہ میں قاسم بن عبیداللہ اور یحیی بن سعید کے پاس بیٹھا تھا یحیی نے قاسم سے کہا کہ اے ابو محمد آپ جیسے عظیم الشان عالم دین

کے لئے یہ بات باعث عار ہے کہ آپ سے دین کا کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور آپ کو اس کا نہ کچھ علم ہو نہ اس کا حل اور نہ ہی اس کو جواب قاسم نے پاچھا کیوں باعث عار ہے؟ یحیی نے کہا اس لئے کہ آپ دو بڑے بڑے اماموں ابو بکر و عمر کے بیٹے ہیں قاسم ابو بکر کے نواسے اور فاروق اعظم کے پوتے ہیں قاسم نے کہا کہ یہ بات اس سے بھی زیادہ باعث عار ہے اس شخص کے لئے جس کو اللہ نے عقل عطاء فرمائی ہو کہ میں بغیر علم کوئی بات کہوں یا میں اس شخص سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو یہ سن کر یحیی خاموش ہو گئے اور اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

کتاب صحیح مسلم　　جلد 1　　حدیث نمبر 35　　مکررات 75　　ریکارڈ 15/75　　ریکاڈ نمبر 1210035

بشر بن حکم عبدی، سفیان، ابو عقیل صاحب بہیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کے بیٹے سے کسی نے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جس کے بارے میں انہیں علم نہ تھا یہ دیکھ کر یحیی بن سعید نے ان سے کہا کہ یہ امر مجھ پر گراں گزرا کہ آپ جیسے شخص سے جو بیٹا ہے دو جلیل القدر ائمہ عمر اور ابن عمر سے کوئی بات پوچھ جائے اور آپ اس کے جواب سے لا علم ہوں انہوں نے کہا اللہ کی قسم اس سے بڑھ کر یہ بات زیادہ بری ہے اللہ کے نزدیک اور جس کو اللہ نے عقل دی ہے کہ وہ بغیر علم کے کوئی بات بتلائے یا میں جواب دوں کسی غیر ثقہ کی روایت سے سفیان نے کہا یحیی بن متوکل اس گفتگو کے وقت موجود تھے جب انہوں نے کہا۔

کتاب صحیح مسلم　　جلد 1　　حدیث نمبر 36　　مکررات 75　　ریکارڈ 16/75　　ریکاڈ نمبر 1210036

عمرو بن علی، ابو حفص، یحیی بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری شعبہ، مالک اور ابن عینیہ سے پوچھا کہ لوگ مجھ سے ایسے شخص کی روایت کے باتے میں پوچھتے ہیں جو روایت حدیث میں ثقہ و معتبر نہیں ہے ان سے ائمہ حدیث نے فرمایا کہ لوگوں کو بتادو کہ وہ راوی نا قابل اعتبار ہے۔ (اس میں گناہ غیبت نہ ہوگا کیونکہ مقصود حفاظت دین ہے نہ کہ توہین راوی)۔

کتاب صحیح مسلم　　جلد 1　　حدیث نمبر 37　　مکررات 75　　ریکارڈ 17/75　　ریکاڈ نمبر 1210037

عبیداللہ بن سعید، حضرت نضر بن شمیل سے مروی ہے کہ ابن عون اپنے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے تھے کسی نے ان سے شہر بن حوشب کی روایات کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ شہر کو لوگوں نے طعن کیا اور طعن کے نیزوں نے زخمی کیا امام مسلم فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اس کی تضعیف کر کے اس میں کلام کیا اور کلام کے نیزوں سے اس کو گھائل کیا ہے۔

کتاب صحیح مسلم　　جلد 1　　حدیث نمبر 38　　مکررات 75　　ریکارڈ 18/75　　ریکاڈ نمبر 1210038

حجاج بن شاعر، شبابہ، شعبہ فرماتے ہیں کہ میری شہر سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے ان کی روایت کو قابل اعتبار نہیں سمجھا۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 39　مکررات 75　ریکارڈ 19/75　ریکاڈ نمبر 1210039

محمد بن عبداللہ قہزاد، حضرت علی بن حسین بن واقد بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ میں نے سفیان ثوری سے کہا کہ تم عباد بن کثیر کے حالات سے واقف ہو کہ وہ جب کوئی حدیث بیان کرتا ہے تو عجیب وغریب بیان کرتا ہے آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے کہ میں لوگوں کو ان سے احادیث بیان کرنے سے روک دوں؟ حضرت سفیان نے کہا کیوں نہیں ابن مبارک نے فرمایا کہ جس مجلس میں میری موجودگی میں عباد بن کیثر کا ذکر آتا تو **میں اس کی دینداری کی تعریف کرتا لیکن یہ بھی کہہ دیتا کہ اس کی احادیث نہ لو** عبداللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں شعبہ کے پاس گیا کہ عباد بن کثیر سے روایت حدیث میں بچو۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 40　مکررات 75　ریکارڈ 20/75　ریکاڈ نمبر 1210040

حضرت فضل بن سہل نے بیان کیا کہ میں نے معلی رازی سے محمد بن سعید کے متعلق سوال کیا جس سے عباد بن کثیر روایت کرتا ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہ میں ایک دن عباد کے دروازہ پر کھڑا تھا اور سفیان اس کے پاس تھے جب سفیان باہر نکلے تو میں نے ان سے عباد کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ یہ بہت جھوٹا آدمی ہے۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 41　مکررات 75　ریکارڈ 21/75　ریکاڈ نمبر 1210041

محمد بن ابی عتاب، عفان، حضرت سعید بن قطان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نیک لوگوں کا کذب فی الحدیث سے بڑھ کر کوئی جھوٹ نہیں دیکھا ابن ابی عتاب نے کہا کہ میری ملاقات سعید بن قطان کے بیٹے سے ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ کہتے تھے **کہ ہم نے نیک لوگوں کا جھوٹ حدیث میں کذب سے بڑھ کر کسی بات میں نہیں دیکھا امام مسلم نے اس کی تاویل یوں ذکر کی ہے کہ جھوٹی حدیث ان کی زبان سے نکل جاتی ہے وہ قصداً جھوٹ نہیں بولتے۔**

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 42　مکررات 75　ریکارڈ 22/75　ریکاڈ نمبر 1210042

فضل بن موسیٰ، یزید بن ہارون، خلیفہ بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن عبیداللہ کے پاس گیا تو وہ مجھے مکحول کی روایات لکھوانے لگا اتنے میں اسے پیشاب آگیا وہ چلا گیا میں نے اسکی اصل کتاب میں دیکھا تو اس میں وہ روایت اس طرح تھی کہ ابان نے انس سے روایت کی اور ابان نے فلاں شخص سے یہ دیکھ کر میں نے اس سے روایت کرنا چھوڑ دیا اور اٹھ کر چلا گیا اور امام مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی الحلوانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عفان کی کتاب میں ہشام ابی المقدام کی روایت عمر بن عبدالعزیز کی سند سے دیکھی ہشام نے کہا مجھے ایک شخص نے جس کو یحیی کہا جاتا ہے ایک حدیث محمد بن کعب سے بیان کی میں نے عفان بن فلاں سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہشام نے خود اس حدیث کو محمد بن کعب سے سنا ہے عفان نے کہا ہشام اسی حدیث کی وجہ سے مصیبت میں پڑ گیا کیونکہ پہلے کہتا تھا کہ مجھ سے یحیی نے محمد سے روایت کی پھر اس کے بعد اس نے دعوی کیا کہ اس نے اس روایت کو محمد سے سنا ہے اور واسطہ کو حذف کر دیا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 43 مکررات 75 ریکارڈ 23/75 ریکاڈ نمبر 1210043

محمد بن عبداللہ قہزاد، حضرت عبداللہ بن عثمان بن جبلہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ وہ شخص کون ہے جس سے آپ نے عبداللہ بن عمر کی یہ روایت بیان کی ہے کہ عبدالفطر تحفہ تحائف کا دن ہے ابن مبارک نے جواب دیا کہ وہ سلیمان بن حجاج ہے جو میں نے نقل کروائی ہیں اور تیرے پاس ہیں ان میں غور و فکر کر لو ابن قہزاد نے کہا کہ میں نے وہب بن زمعہ سے سنا وہ روایت کرتے تھے سفیان بن عبدالملک سے کہ **عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ میں نے روح بن غطیف کو دیکھا اور اس کی مجلس میں بیٹھا ہوں جس نے درہم سے کم خون کی نجاست معاف ہے والی حدیث روایت کی ہے پھر میں اپنے دوستوں سے شرمانے لگا کہ وہ مجھے اس کے پاس بیٹھا دیکھیں اس کی حدیث کی ناپسندیدگی کی وجہ سے اور اس کی روایت میں نامقبولی کی وجہ سے۔**

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 44 مکررات 75 ریکارڈ 24/75 ریکاڈ نمبر 1210044

ابن قہزاد، وہب، سفیان، حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ بقیہ بن ولید سچا آدمی ہے لیکن وہ ہر آنے جانے والے آدمی سے حدیث لے لیتا ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 45 مکررات 75 ریکارڈ 25/75 ریکاڈ نمبر 1210045

قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، شعبی بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حارث اعور ہمدانی نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹا آدمی تھا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 46 مکررات 75 ریکارڈ 26/75 ریکاڈ نمبر 1210046

ابو عامر عبداللہ بن براد اشعری، ابواسامہ، مفضل، حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور شعبی اس بات کو گواہی دیتے تھے کہ اعور جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 47 مکررات 75 ریکارڈ 27/75 ریکاڈ نمبر 1210047

قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے کہا کہ میں نے قرآن کریم دو سال میں پڑھا حارث نے کہا قرآن آسان ہے اور احادیث کو حاصل کرنا مشکل ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 48 مکررات 75 ریکارڈ 28/75 ریکاڈ نمبر 1210048

حجاج بن شاعر، احمد بن یونس، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حادث نے کہا کہ میں نے قرآن تین سال میں سیکھا اور احادیث مبارکہ کو دو سال میں یا کہ حدیث تین سال میں اور قرآن دو سال میں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 49 مکررات 75 ریکارڈ 29/75 ریکاڈ نمبر 1210049

حجاج شاعر، احمد بن یونس، زائدہ، منصور، مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ حارث متہم تھا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 50 مکررات 75 ریکارڈ 30/75 ریکاڈ نمبر 1210050

قتیبہ بن سعید، جریر، حمزہ زیات سے روایت ہے کہ مرہ ہمدانی نے حارث سے کوئی حدیث سنی تو حارث کو کہا کہ دروازہ پر بیٹھ جاؤ مرہ اندر گئے اور تلوار لے آئے اور کہا کہ حارث نے آہٹ محسوس کی کہ کوئی شر ہونے والا ہے تو وہ چل دیا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 51 مکررات 75 ریکارڈ 31/75 ریکاڈ نمبر 1210051

عبیداللہ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن زید، حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم سے کہا کہ مغیرہ بن سعید اور ابوعبدالرحیم سے بچو کیونکہ وہ دونوں جھوٹے آدمی ہیں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 52 مکررات 75 ریکارڈ 32/75 ریکاڈ نمبر 1210052

ابوکامل جحدری، حماد بن زید، عاصم بیان کرتے ہیں کہ ہم شباب کے زمانہ میں ابوعبدالرحمن سلمی کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ہمیں فرماتے تھے کہ ابوالاحوص کے علاوہ قصہ خوانوں کے پاس مت بیٹھا کرو اور بچو تم شقیق سے اور کہا کہ یہ شقیق خارجیوں کا سا اعتقاد رکھتا تھا یہ شقیقی ابووائل نہیں ہے
۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 53 مکررات 75 ریکارڈ 33/75 ریکاڈ نمبر 1210053

ابوغسان محمد بن عمرو رازی، حضرت جریر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید سے رجعت کی لیکن میں نے اس سے کسی روایت کو نہیں لکھا وہ رجعت کا باطل عقیدہ رکھتا تھا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 54 مکررات 75 ریکارڈ 34/75 ریکاڈ نمبر 1210054

حسن حلوانی، یحیی بن آدم، مسعر بیان کرتے ہیں کہ ہم سے جابر بن یزید نے حدیث نے بیان کی اختراع بدعت سے پہلے۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 55　مکررات 75　ریکارڈ 35/75　ریکاڈ نمبر 1210055

سلمہ بن شبیب، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں کہ لوگ جابر سے اس کے عقیدہ باطلہ کے اظہار سے پہلے احادیث بیان کرتے تھے لیکن جب اس کا عقیدہ باطل ظاہر ہو گیا اور لوگوں نے اس کو حدیث میں مہتم کیا اور **بعض حضرات نے اس سے روایت ترک کر دی سفیان سے کہا گیا کہ اس نے کس عقیدہ کا اظہار کیا تھا سفیان نے کہا رجعت کا۔**

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 56　مکررات 75　ریکارڈ 36/75　ریکاڈ نمبر 1210056

حسن حلوانی، ابو یحیی حمانی، قبیصہ، جراح بن ملیح کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ستر ہزار احادیث ابو جعفر سے مروی میرے پاس موجود ہیں۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 57　مکررات 75　ریکارڈ 37/75　ریکاڈ نمبر 1210057

حجاج بن شاعر، احمد بن یونس، حضرت زہیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے پاس پچاس ہزار احادیث ہیں جن میں سے میں نے ابھی تک کوئی حدیث بیان نہیں کی زہیر کہتے ہیں پھر اس نے ایک دن ایک حدیث بیان کرنے کے بعد کہا یہ ان پچاس ہزار میں سے ہے۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 58　مکررات 75　ریکارڈ 38/75　ریکاڈ نمبر 1210058

ابراہیم بن خالد یشکری، ابو ولید، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی پچاس ہزار احادیث مبارکہ (کا ذخیرہ موجود) ہے۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 59　مکررات 75　ریکارڈ 39/75　ریکاڈ نمبر 1210059

سلمہ بن شبیب، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک آدمی نے جابر سے اللہ کے قول فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی وھو خیر الحاکمین کی تفسیر پوچھی تو جابر نے کہا کہ اس آیت کی تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی سفیان نے کہا کہ اس نے جھوٹ بولا ہم نے کہا کہ جابر کی اس سے کیا مراد تھی سفیان نے کہا کہ رافضی یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بادلوں میں ہیں اور ہم ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ نہ نکلیں گے یہاں تک کہ آسمان سے حضرت علی آواز دیں گے کہ نکلو فلاں کے ساتھ جابر کہتا ہے کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے اور اس نے جھوٹ کہا ہے کہ یہ آیت یوسف کے بھائیوں کے متعلق ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 60 مکررات 75 ریکارڈ 40/75 ریکاڈ نمبر 1210060

سلمہ، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں میں نے جابر سے تیس ہزار ایسی احادیث سنی ہیں کہ ان میں سے کسی ایک حدیث کو بھی میں ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا خواہ اس کے بدلے مجھے کتنا ہی مال وعزت ملے اور سفیان کہتے ہیں میں نے ابوغسان محمد بن عمرو رازی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے جریر بن عبدالحمید سے پوچھا کہ کیا آپ حارث بن حصیرہ سے ملے ہیں؟ کہا ہاں وہ ایک بوڑھا شخص ہے اکثر خاموش رہتا ہے لیکن بہت بڑی بات پر اصرار کرتا ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 61 مکررات 75 ریکارڈ 41/75 ریکاڈ نمبر 1210061

احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمن بن مہدی، حضرت حماد بن زید سے روایت ہے کہ ایوب نے ایک شخص ابوامیہ عبدالکریم کے بارے میں فرمایا کہ وہ راست گو نہیں اور دوسرے کا ذکر فرمایا کہ وہ تحریر میں زیادتی کرتا ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 62 مکررات 75 ریکارڈ 42/75 ریکاڈ نمبر 1210062

حجاج بن شاعر، سلیمان حرب، حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ایوب نے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ ہے پھر اس کی خوبیوں کا ذکر کیا تاہم وہ دو کھجوروں کے بارے میں بھی شہادت دے تو میں اس کی گواہی کو جائز نہیں سمجھوں گا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 63 مکررات 75 ریکارڈ 43/75 ریکاڈ نمبر 1210063

محمد بن رافع، حجاج بن شاعر، عبدالرزاق، حضرت معمر کہتے ہیں کہ میں نے ایوب کو کسی شخص کی غیبت کرتے نہیں دیکھا سوائے ابوامیہ عبدالکریم کے ذکر کیا انہوں نے اس کا کہ وہ غیر ثقہ ہے اس نے مجھ سے حضرت عکرمہ کی ایک حدیث پوچھی پھر کہتا ہے کہ میں نے عکرمہ سے سنا ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 64 مکررات 75 ریکارڈ 44/75 ریکاڈ نمبر 1210064

فضل بن سہل، عفان بن مسلم، حضرت ہمام بیان کرتے ہیں کہ نفیع بن حارث ابوداؤد نابینا ہمارے پاس آیا اور بیان کرنا شروع کر دیا کہ ہم سے براء بن عازب اور زید بن ارقم نے بیان کیا ہم نے اس کی حضرت قتادہ سے تحقیق کی انہوں نے کہا یہ جھوٹا ہے اس نے ان سے نہیں سنا یہ شخص طاعون جازف کے زمانہ میں لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا تھا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 65 مکررات 75 ریکارڈ 45/75 ریکاڈ نمبر 1210065

حسن بن علی حلوانی، یزید بن ہارون، حضرت ہمام نے کہا کہ ابوداؤد اعمی حضرت قتادہ کے پاس آیا جب وہ چلا گیا تو لوگوں نے کہا کہ اس شخص کا دعوی ہے کہ وہ اٹھارہ بدری صحابہ سے ملا ہے حضرت قتادہ نے کہا کہ یہ طاعون جازف سے پہلے بھیک مانگتا تھا اس کا روایت حدیث سے کوئی لگاؤ تھا نہ یہ اس فن میں گفتگو کرتا تھا اللہ کی قسم سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی بدری صحابی سے حسن بصری اور سعید بن مسیب جیسے لوگوں نے بھی روایت نہیں کی ہے۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 66　مکررات 75　ریکارڈ 46/75　ریکاڈ نمبر 1210066

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حضرت رقبہ بن مستعلہ کوفی سے روایت ہے کہ ابو جعفر ہاشمی حق اور حکمت آمیز کلام کو حدیث بنا کر نقل کرتا تھا حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہ ہوتیں اور وہ روایت کرتا ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 67　مکررات 75　ریکارڈ 47/75　ریکاڈ نمبر 1210067

حسن حلوانی، نعیم بن حماد، ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان، محمد بن یحیی، نعیم بن حماد، ابوداؤد طیالسی، شعبہ، حضرت یونس بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید حدیث میں جھوٹ بولتا تھا۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 68　مکررات 75　ریکارڈ 48/75　ریکاڈ نمبر 1210068

عمرو بن علی ابو حفص، معاذ بن معاذ سے روایت ہے کہ میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے پوچھا کہ ہم سے عمرو بن عبید نے حسن بصری سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے عوف نے کہا اللہ کی قسم عمر جھوٹا ہے وہ اس حدیث سے اپنے باطل عقائد کی ترویج واشاعت کرنا چاہتا ہے۔

کتاب صحیح مسلم　جلد 1　حدیث نمبر 69　مکررات 75　ریکارڈ 49/75　ریکاڈ نمبر 1210069

عبیداللہ بن عمر قواریری، حضرت حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے اوپر ایوب سختیانی کی مجلس اور ان سے حدیث سننے کو لازم کر لیا تھا ایک دن ایوب نے اس کو نہ پایا تو پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ اے ابو بکر اس نے عمرو بن عبید کی مجلس کو لازم کر لیا ہے حماد کہتے ہیں کہ ایک دن میں صبح کے وقت ایوب کے ساتھ بازار جا رہا تھا اتنے میں وہ شخص سامنے آیا ایوب نے اس کو سلام کیا اور حال پوچھا پھر اس کو کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ تو نے فلاں شخص کی مجلس لازم کر لی ہے حماد کہتے ہیں اس کا نام یعنی عمرو اس نے کہا ہاں اے ابو بکر وہ ہم سے عجیب وغریب احادیث بیان کرتا ہے ایوب نے کہا کہ ہم تو ایسے عجائبات سے بھاگتے یا ڈرتے ہیں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 70 مکررات 75 ریکارڈ 50/75 ریکاڈنمبر 1210070

حجاج بن شاعر، سلیمان، ابن زید، ایوب، عمرو بن عبید، حضرت حماد بیان کرتے ہیں کہ کہ ایوب سے کسی نے کہا کہ عمرو بن عبید حسن بصری سے یہ حدیث روایت کرتا ہے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے تو اس پر حد جاری نہ ہوگی ایوب نے کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے کیونکہ میں نے حضرت حسن بصری سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 71 مکررات 75 ریکارڈ 51/75 ریکاڈنمبر 1210071

حجاج، سلیمان بن حرب، حضرت سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ ایوب کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو کے پاس روایت حدیث کے لئے جاتا ہوں ایک دن وہ مجھے ملے اور کہا کہ تو کیا سمجھتا ہے کہ جس شخص کے دین کا اعتبار نہیں ہے وہ حدیث کی روایت میں کیسے محفوظ و مامون ہو سکتا ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 72 مکررات 75 ریکارڈ 52/75 ریکاڈنمبر 1210072

سلمہ بن شبیب، حمیدی، سفیان، حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمرو بن عبید سے سماع حدیث اس وقت کیا تھا جب اس نے احادیث گھڑنا شروع نہیں کی تھیں۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 73 مکررات 75 ریکارڈ 53/75 ریکاڈنمبر 1210073

عبیداللہ بن معاذ عنبری بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو لکھا کہ ابوشیبہ قاضی واسط کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو شعبہ نے لکھا کہ ابوشیبہ کی کوئی روایت نہ لکھنا اور میرے اس خط کو پھاڑ دینا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 74 مکررات 75 ریکارڈ 54/75 ریکاڈنمبر 1210074

حلوانی، حضرت عفان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ کے سامنے وہ حدیث بیان کی جس کو صالح مری نے ثابت سے روایت کیا ہے حماد نے کہا صالح مری جھوٹا ہے اور میں نے ہمام کے سامنے صالح مری کی حدیث بیان کی تو ہمام نے بھی کہا کہ صالح مری جھوٹا ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 75 مکررات 75 ریکارڈ 55/75 ریکاڈنمبر 1210075

محمود بن غیلان، حضرت ابوداؤد سے روایت ہے کہ مجھ سے شعبہ نے کہا کہ جریر بن حازم کو جا کر کہو کہ تیرے لئے حسن بن عمارہ سے کوئی روایت جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے ابوداؤد نے کہا کہ حسن نے حکم سے کچھ ایسی احادیث ہم سے بیان کی ہیں جن کی اصل کچھ نہیں پاتا میں نے شعبہ سے پوچھا وہ کونسی روایت ہے؟ شعبہ نے کہا کہ میں نے حکم سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہداء احد پر نماز پڑھی تھی؟ اس

نے کہا نہیں پڑھی تھی پھر حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا ہے اس نے مقسم سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھی اوران کو دفن کیا اس کے علاوہ میں نے حکم سے پوچھا کہ تو ولدالزنا کی نماز جنازہ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو اس نے کہا کہ ایسے لوگوں کی جنازہ پڑھی جائے گی میں نے کہا کس سے روای کیا گیا ہے اس نے کہا حسن بصری سے لیکن حسن بن عمارہ نے یہ حدیث حکم سے یحیی بن جزار از حضرت علی روایت کی۔(یعنی اول حدیث میں غلطی فی الالفاظ اور دوسری میں غلطی فی السند ہے)

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 76 مکررات 75 ریکارڈ 56/75 ریکاڈ نمبر 1210076

حسن حلوانی، حضرت یزید بن ہارون نے زیادہ بن میمون کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ اس سے کوئی حدیث روایت نہی کروں گا اور نہ خالد بن مجدوح سے اور کہا کہ میں زیادہ بن میمون سے ملا اور اس سے ایک حدیث پوچھی اس نے یہ حدیث بکر بن عبداللہ مزنی کے واسطہ سے بیان کی دوبارہ ملاقات پر اس نے وہی حدیث مجھ سے مورق سے روایت کی تیسری بار وہی حدیث اس نے مجھ سے حسن کی روایت سے بیان کی اور یزید بن ہارون ان دونوں زیاد اور خالد کو جھوٹا کہتے تھے حلوانی نے کہا کہ میں نے عبدالصمد سے سنا اور میں نے ان کے پاس ابن میمون کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 77 مکررات 75 ریکارڈ 57/75 ریکاڈ نمبر 1210077

محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد طیالسی سے کہا کہ آپ نے عباد بن منصور سے کثیر روایات نقل کی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس سے عطر فروش عورت کی وہ حدیث نہیں سنی جو روایت کی ہے ہمارے لئے نضر بن شمیل نے انہوں نے مجھے کہا خاموش رہو میں اور عبدالرحمن بن مہدی زیادہ بن میمون سے ملے اور اس سے پوچھا کہ یہ تمام احادیث وہ ہیں جو تم روایت کرتے تھے حضرت انس سے یہ کہاں تک صحیح ہیں؟ اس نے کہا تم دونوں اس آدمی کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو جو گناہ کرے پھر توبہ کرلے اللہ اس کی توبہ قبول نہ کرے گا؟ ہم نے کہا ہاں معاف کرے گا تو اس نے کہا کہ میں نے حضرت انس سے کسی قسم کی کوئی حدیث نہیں سنی کم نہ زیادہ اگر عام لوگ اس بات سے ناواقف ہیں تو کیا ملا ابوداؤد کہتے ہیں اس کے بعد پھر ہمیں علم ہوا کہ وہ انس سے روایت کرتا ہے ہم پھر اس کے پاس آئے تو اس نے کہا میں توبہ کرتا ہوں پھر وہ اس کے بعد روایت کرنے لگا آخر ہم نے اس کی روایت چھوڑ دی۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 78 مکررات 75 ریکارڈ 58/75 ریکاڈ نمبر 1210078

حسن، حضرت شبابہ بن سوار مدائنی کہتے ہیں کہ عبدالقدوس ہم سے حدیث بیان کرتا تو کہتا کہ سوید بن غفلہ نے کہا شبابہ نے کہا کہ میں نے عبدالقدوس سے سنا وہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روح یعنی ہوا کو عرض میں لینے سے منع فرمایا ہے ان سے اس حدیث کا مطلب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ دیوار میں ایک سوارخ کیا جائے تا کہ اس پر ہوا داخل ہو امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عمر قواریری سے سنا انہوں نے کہا میں نے حماد بن زید سے سنا کہ انہوں نے مہدی بن ہلال کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ کیسا کھاری

چشمہ ہے جو تمہارے طرف پھوٹا ہے وہ شخص بولا ہاں اے ابو اسماعیل۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 79 مکررات 75 ریکارڈ 59/75 ریکاڈ نمبر 1210079

حسن حلوانی، عفان، ابوعوانہ نے کہا کہ مجھے حسن سے کوئی روایت نہیں پہنچی مگر میں اس کو لے کر فوراً ابان بن عیاش کے پاس گیا ابان نے اس حدیث کو میرے سامنے پڑھا (یہ ابان کے کذب کی دلیل ہے کہ وہ ہر حدیث حسن سے روایت کرتا تھا)۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 80 مکررات 75 ریکارڈ 60/75 ریکاڈ نمبر 1210080

سوید بن سعید، علی بن مسہر سے روایت ہے کہ میں اور حمزہ زیات نے ابن ابی عیاش سے تقریباً ایک ہزار احادیث کا سماع کیا ہے علی نے کہا کہ میں حمزہ سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ابان سے سنی ہوئی احادیث پیش کیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان احادیث کو نہیں پہچانا مگر تھوڑی تقریباً پانچ یا چھ احادیث کی تصدیق کی۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 81 مکررات 75 ریکارڈ 61/75 ریکاڈ نمبر 1210081

عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، حضرت زکریا بن عدی فرماتے ہیں کہ ابواسحاق فزاری نے مجھ سے کہا لکھو سے وہ روایات جو وہ معروف رواۃ سے روایت کریں اور جو غیر مشہور راواۃ سے روایت کریں وہ نہ لکھنا اور نہ لکھنا اسماعیل بن عیاش سے وہ روایات بھی جو وہ روایت کریں معروف رواۃ سے یا کسی غیر سے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 82 مکررات 75 ریکارڈ 62/75 ریکاڈ نمبر 1210082

اسحاق بن ابراہیم حنظلی، حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ بقیہ اچھا ہوتا اگر وہ ناموں کو کنیت سے اور کنیت کو ناموں سے بیان نہ کرتا ایک عرصہ تک وہ ہم سے ابوسعید وحاظی سے روایت کرتا رہا بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ تو عبدالقدوس ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 83 مکررات 75 ریکارڈ 63/75 ریکاڈ نمبر 1210083

احمد بن یوسف ازدی، حضرت عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو عبدالقدوس کے علاوہ کسی کو جھوٹا کہتے ہوئے نہیں سنا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 84 مکررات 75 ریکارڈ 64/75 ریکاڈ نمبر 1210084

عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، حضرت ابونعیم نے معلی بن عرفان کا ذکر کیا تو کہا کہ ہم سے معلی نے ابووائل سے نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے عبداللہ بن مسعود جنگ صفین سے آئے تھے ابونعیم نے کہا کہ کیا تو نے ان کو دیکھا ہے مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 85 مکررات 75 ریکارڈ 65/75 ریکاڈ نمبر 1210085

عمرو بن علی، حسن حلوانی، عفان بن مسلم فرماتے ہیں کہ ہم اسماعیل بن علیہ کی مجلس میں تھے کہ ایک شخص نے کسی شخص سے حدیث بیان کی تو میں نے کہا کہ وہ غیر معتبر شخص ہے وہ شخص کہنے لگا کہ تم نے اسکی غیبت کی اسماعیل نے کہا اس نے غیبت نہیں کی بلکہ حکم بیان کیا کہ وہ فن حدیث میں معتبر نہیں ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 86 مکررات 75 ریکارڈ 66/75 ریکاڈ نمبر 1210086

ابوجعفر دارمی، حضرت بشر بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس سے محمد بن عبدالرحمن کے بارے میں پوچھا کہ وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتا ہے فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ابوالحویرث کے بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ بھی ثقہ و معتبر نہیں ہے میں نے شعبہ کے بارے میں پوچھا جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتا ہے فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے پھر میں نے توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح کے بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے پھر میں نے عثمان بن حرام کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے امام مالک سے ان پانچوں راویوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ اپنی حدیث میں ثقہ نہیں ہیں اور میں نے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کا نام میں بھول گیا ہوں تو فرمایا کہ تو نے اس کی روایت میری کتابوں میں دیکھی ہے میں نے کہا نہیں فرمایا کہ اگر وہ ثقہ و معتبر ہوتا تو تو اس کو میری کتابوں میں ضرور دیکھتا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 87 مکررات 75 ریکارڈ 67/75 ریکاڈ نمبر 1210087

فضل بن سہل، یحیی بن معین، حجاج بیان کرتے کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے شرجیل بن سعد سے روایت بیان کی اور شرجیل متہم فی الحدیث تھے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 88 مکررات 75 ریکارڈ 68/75 ریکاڈ نمبر 1210088

محمد عبداللہ قہزاد، حضرت ابواسحاق طالقانی فرماتے ہیں میں نے ابن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں پہلے جنت میں داخل ہوں یا عبداللہ بن محرر سے ملاقات کروں تو میں اس سے ملنے کو پسند کروں گا پھر جنت میں داخل ہوں گا جب میں نے اس کی تحقیق کی تو اونٹ کی مینگنی مجھے اس سے زیادہ پسند ہونے لگی۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 89 مکررات 75 ریکارڈ 69/75 ریکاڈ نمبر 1210089

فضل بن سہل، ولید بن صالح، عبیداللہ بن عمر، حضرت زید بن ابی انیسہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائی سے احادیث مبارکہ مت بیان کیا کرو۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 90 مکررات 75 ریکارڈ 70/75 ریکاڈ نمبر 1210090

احمد بن ابراہیم دورقی حضرت عبیداللہ بن عمرو نے کہا یحیی بن ابی انیسہ کذاب تھا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 91 مکررات 75 ریکارڈ 71/75 ریکاڈ نمبر 1210091

احمد بن ابراہیم، سلیمان، حضرت حماد بن زید کہتے ہیں کہ فرقد بن یعقوب کا ذکر ایوب کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ فرقد حدیث کا اہل نہیں ۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 92 مکررات 75 ریکارڈ 72/75 ریکاڈ نمبر 1210092

حضرت عبدالرحمن بن بشر عبدی نے کہا کہ میں نے یحیی بن سعید قطان سے سنا جب ان کے سامنے محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے اس کو بہت زیادہ ضعیف فرمایا کسی نے یحیی سے کہا کہ وہ یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف ہے تو فرمایا ہاں پھر فرمایا میرے خیال میں تو کوئی بھی محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایات نقل نہیں کرے گا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 93 مکررات 75 ریکارڈ 73/75 ریکاڈ نمبر 1210093

بشر بن حکیم نے کہا کہ میں نے یحیی بن سعید قطان کو حکم بن جبیر اور عبدالاعلی اور یحیی بن موسیٰ بن دینار کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا اور یحیی کے بارے میں فرمایا کہ اس کی مرویات ہوا کی طرح ہیں اور موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کو بھی ضعیف فرمایا امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بن عیسیٰ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا جب تم جریر کے پاس جاؤ تو اس کا تمام علم لکھ لینا مگر تین روایوں کی احادیث اس سے مت لکھنا عبید بن معتب دری بن اسماعیل اور محمد بن سالم۔

کتاب صحیح مسلم جلد 1 حدیث نمبر 94 مکررات 75 ریکارڈ 74/75 ریکاڈ نمبر 1210094

امام مسلم فرماتے کہ ہم نے مذکورہ سطور میں متہم راویاں حدیث کے بارے میں اہل علم کے کلام سے ضعیف راویوں کی جو تفصیل ذکر کی ہے اور ان کی مرویات کے جن عیوب و نقائص کا ذکر کیا ہے وہ صاحب فراست کے لئے کافی ہیں اگر وہ تمام تنقیدی اقوال نقل کئے جاتے جو رواۃ حدیث کے متعلق علمائے حدیث نے بیان کئے تو کتاب بہت طویل ہو جاتی اور ائمہ حدیث نے راویوں کا عیب کھول دینا ضروری سمجھا اور اس بات کا فتوی دیا جب

ان سے پوچھا گیا اس لئے یہ بڑا اہم کام ہے کیونکہ دین کی بات جب نقل کی جائے گی تو وہ کسی امر کے حلال ہونے کے لئے کافی ہو گی یا حرام ہونے کے لئے یا کسی بات کا حکم ہو گا یا کسی بات کی ممانعت یا وہ رغبت وخوف کے متعلق ہو گی تو یہ تمام احکام ونواہی احادیث پر موقوف ہیں جب حدیث کا کوئی راوی خود صادق اور امانت دار نہ ہو اور وہ روایت کا اقدام کرے اور بعد والے اس راوی کی ثقاہت کے باوجود دوسرے کو جو اس کو غیر ثقہ کے طور پر نہ جانتا ہو اس کی کوئی روایت بیان کرے اور اصل راوی کے احوال پہ کوئی تنقید و تبصرہ نہ کریں تو یہ مسلم عوام کے ساتھ خیانت اور دھوکا ہو گا کیونکہ ان احادیث میں بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہوں گی اور عوام کی اکثریت راویوں کے احوال سے ناواقفیت کی بناء پر ان احادیث پر عمل کرے گی تو اس کا گناہ اس راوی پر ہو گا جس نے یہ حدیث بیان کی کہ اس حدیث کو سننے والوں کی غیر معمولی تعداد مسلمانوں کی لاعلمی کی وجہ سے اس پر عمل کرنے کی وجہ سے گناہگار ہو کیونکہ واقعہ میں وہ حدیث ہی نہیں یا کم از کم اس میں تغیر و تبدل کم بیشی تراش خراش کر دی گئی علاوہ ازیں جبکہ احادیث صحیحہ جن کو معتبر اور ثقہ رواۃ نے بیان کیا ہے اس قدر کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان کی موجودگی میں ان باطل اور من گھڑت روایات کی مطلقا ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اس تحقیق کے بعد میں یہ گمان نہیں کرتا کہ کوئی شخص اپنی کتاب میں مجہول غیر ثقہ اور غیر معتبر راویوں کی احادیث نقل کرے گا خصوصا جبکہ وہ سند حدیث سے مطلع ہو سوائے اس شخص کے جو لوگوں کے نزدیک اپنا کثرت علم ثابت کرنا چاہیں کہ لوگ کہیں کہ وہ احادیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ پیش کر سکتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ باطل و موضوع اور من گھڑت اسانید کے ساتھ بھی احادیث پیش کرنے میں تامل نہیں کرے گا تاکہ لوگ اس کی وسعت علم و کثرت روایات پر داد دیں لیکن جو شخص ایسے باطل طریقہ کو اختیار کرے گا اہل علم اور دانش مند طبقہ کے ہاں ایسے متحر عالم کی کوئی وقعت وقدر نہ ہو گی اور ایسے شخص کی وسعت علمی کو نادانی اور جہالت سے تعبیر کیا جائے گا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا اور کوئی کتاب نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قرآن اور اس صحیفہ کے علاوہ کچھ نہیں لکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا صحیفہ کہاں ہے؟

کتاب صحیح بخاری جلد1 حدیث نمبر112 مکررات25 ریکارڈ1/26 ریکاڈنمبر1110112

محمد بن سلام، وکیع، سفیان، مطرف، شعبی، ابوجحیفہ، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس قرآن کے علاوہ اور کوئی کتاب بھی ہے؟ حضرت علی فرمانے لگے نہیں، مگر **خدا کی کتاب ہے** یا وہ سمجھ ہے، جو ایک مرد مسلمان کو دی جاتی ہے، یا وہ چند مسائل ہیں جو اس **صحیفہ** میں (لکھے ہوئے) ہیں، ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس **صحیفہ** میں کیا (لکھا) ہے؟ کہا کہ دیت اور قیدی کے رہا کرنے کے احکام اور (یہ کہ) کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں نہ مارا جائے۔

کتاب صحیح بخاری جلد1 حدیث نمبر1752 مکررات25 ریکارڈ2/26 ریکاڈنمبر1111752

محمد بن بشار، عبدالرحمن، سفیان، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میرے پاس تو صرف **اللہ کی کتاب** اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ **صحیفہ** ہے (جس میں لکھا ہے) مدینہ عائر سے لے کر فلاں فلاں مقامات تک حرم ہے جو شخص اس جگہ میں کوئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، نہ اس کی فرض عبادت مقبول ہے اور نہ نفل اور آپ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جو شخص کسی مسلمان کا عہد توڑے، اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، نہ تو اس کی فرض عبادت مقبول ہوگی اور نہ نفل اور جو شخص اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے سوالات کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی نہ تو کوئی فرض عبادت مقبول ہوگی اور نہ نفل عبادت۔

کتاب صحیح بخاری جلد2 حدیث نمبر296 مکررات25 ریکارڈ3/26 ریکاڈنمبر1120296

احمد بن یونس زہیر مطرف عامر ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ **آپ کے پاس قرآن کریم کے سوا کچھ اور بھی وحی کے طور پر ہے؟** انہوں نے جواب دیا کہ قسم ہے اللہ کی! جس نے دانہ کو چیرا اور اس میں سے درخت نکالا میں اس بات سے واقف نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے ایک سمجھ تو مجھے دی ہے جو اللہ تعالیٰ فہم قرآن میں کسی کو مرحمت فرماتا ہے اور جو کچھ اس **صحیفہ** میں ہے (اس کے سوا اور کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے) میں نے پوچھا **صحیفہ** میں کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا دیت اور قیدی کی رہائی اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 2　حدیث نمبر 411　مکررات 25　ریکارڈ 4/26　ریکاڈ نمبر 1120411

محمد وکیع اعمش ابراہیم تیمی واپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ **ہمارے پاس صرف قرآن کریم ہے** جس کو ہم پڑھتے ہیں اس **صحیفہ** ربانی میں زخمیوں کے احکام اور اونٹوں کی دیت اور مقام عیر سے فلاں مقام تک مدینہ منورہ کے حرم ہونے کا بیان ہے یہاں جو کوئی ظلم کرے یا کسی نئی بات کرنے والے کو جگہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے اور ایسے شخص سے اس کی کوئی نفلی عبادت اور فرضی عبادت منظور نہیں کی جاتی اور جو کوئی اپنے مالک و آقا کی اجازت و مرضی کے خلاف کسی دوسرے دلار اور دوستی کرے گا تو ایسے شخص پر بھی لعنت ہوتی ہے اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری واحد ذمہ داری ہے اور جو کوئی کسی مسلمان کی بے عزتی کرے گا تو اس پر بھی اسی طرح لعنت ہوتی ہے۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 2　حدیث نمبر 418　مکررات 25　ریکارڈ 5/26　ریکاڈ نمبر 1120418

محمد سفیان اعمش ابراہیم تیمی واپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے **قرآن کریم اور جو کچھ اس صحیفہ ربانی میں ہے اس کے علاوہ سرور عالم سے اور کچھ نہیں لکھا** سرور عالم نے فرمایا عیر سے فلانے مقام تک مدینہ منورہ حرم ہے جو کوئی یہاں ظلم کرے یا کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو جگہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہوتی ہے اس کی کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کی جاتی اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری واحد ہے جس میں تمام چھوٹے بڑے داخل ہیں جو کوئی کسی مسلمان کی آبروریزی کرے گا تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے اس کی نفل اور فرض عبادت منظور نہیں ہوگی اور جو کوئی اپنے آقا اور والی کی اجازت کے بغیر کسی سے دوستی اور موالات کرے گا تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور ایسے شخص سے بھی اس کی نفل بندگی اور فرض عبادات منظور بارگاہ الٰہی نہیں ہوگی ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ ہم سے ہاشم بن قاسم اسحاق بن سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لوگو! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم کو اشرفی مل سکے گی اور نہ روپیہ پیسہ تو ان سے پوچھا گیا کہ تمہیں آئندہ ہونے والی یہ بات کیسے معلوم ہوئی جس پر انہوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے میں نے حضور صادق ومصدوق کی زبان سے یہ بات معلوم کرلی ہے لوگوں نے پوچھا معاشی بدحالی کی یہ کیفیت اور اس کی وجہ کیا ہوگی؟ تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور سرور عالم کے عہد وپیمان اور ضمانت کی بے عزتی اور بے حرمتی کی جائے گی اور اس وقت اللہ بزرگ و برتر ذمیوں کے دل سخت کردے گا اور جو کچھ ان کافروں اور مشرکوں کے ہاتھوں میں ہوگا اس سے مسلمانوں کو باز رکھیں گے اور مسلمانوں کی کوئی امداد نہیں کریں گے۔

کتاب صحیح بخاری　جلد 3　حدیث نمبر 1660　مکررات 25　ریکارڈ 6/26　ریکاڈ نمبر 1131660

قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابراہیم، تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ **ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے جسے ہم پڑھیں** سوائے اس **صحیفہ** کے اس کو انہوں نے نکالا تو اس میں زخموں اور اونٹوں کے متعلق چند باتیں لکھی تھیں، اور اس میں لکھا تھا کہ عیر سے لے کر ثور تک مدینہ حرم ہے۔ جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی یا کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہوگا اور مسلمانوں کا ایک ذمہ ایک ہے جس

نے کسی قوم سے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوستی کی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل قبول نہ کیا جائے گا اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے (یعنی اگر کسی مسلمان نے کسی کو پناہ دی تو گویا سب مسلمانوں نے اس کو پناہ دی) ایک ادنی مسلمان بھی یہ کر سکتا ہے جس نے کسی مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل قبول نہ ہو گا۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1796 مکررات 25 ریکارڈ 7/26 ریکاڈ نمبر 1131796

صدقہ بن فضیل، ابن عینیہ، مطرف، شعبی، ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے جو قرآن میں نہیں۔ اور بعض دفعہ اس طرح کہا گیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں؟ تو حضرت علی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا، کہ **ہمارے پاس وہی چیز ہے جو قرآن میں ہے** سوائے فہم کتاب کے جو کسی شخص کو دیا جاتا ہے اور اسکے جو **صحیفہ** میں ہے میں نے پوچھا **صحیفہ** میں کیا ہے، انہوں نے کہا کہ دیت اور قیدی کو آزاد کرنے کے متعلق احکام ہیں اور یہ کہ مسلم کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 1806 مکررات 25 ریکارڈ 8/26 ریکاڈ نمبر 1131806

احمد بن یونس، زہیر مطرف، عامر، ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی سے کہا (دوسری سند) صدقہ بن فضل، ابن عینیہ، مطرف، شعبی، ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی سے سوال کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہیں ہے اور ابن عینیہ نے کبھی یہ بیان کیا (کہ آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے) جو اور لوگوں کے پاس نہیں ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جاندار کو پیدا کیا **ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن میں ہے** سوائے فہم کتاب کے جو کسی شخص کو عطا کیا جاتا ہے اور اس چیز کے جو **صحیفہ** میں ہے، میں نے کہا کہ **صحیفہ** میں کیا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ دیت اور غلام آزاد کرنے کے احکام اور یہ کہ مسلمان کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔

کتاب صحیح بخاری جلد 3 حدیث نمبر 2159 مکررات 25 ریکارڈ 9/26 ریکاڈ نمبر 1132159

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی نے ہم لوگوں کے سامنے اینٹ کے منبر پر خطبہ دیا، ان کے پاس تلوار تھی، جس سے ایک **صحیفہ** لٹکا ہوا تھا اس کو انہوں نے کھولا تو اس میں اونٹ کی دیت کے احکام تھے، اس میں یہ بھی تھا، مدینہ کے عیر سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے، جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی (بدعت کی) (تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی نہ کوئی فرض عبادت اور نہ نفل عبادت مقبول ہو گی، اور اس میں یہ بھی لکھا ہے، کہ مسلمانوں کے ذمہ ایک ان میں ایک آدمی یہ بھی کر سکتا ہے، جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا تو اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہے اور اس کی نہ کوئی فرض عبادت مقبول ہو گی اور نہ نفل عبادت مقبول ہو گی، اور جس نے کسی قوم سے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر موالات کیا تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام

لوگوں کی لعنت ہے نہ تو اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہوگی اور نہ کوئی نفل عبادت مقبول ہوگی۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 833 مکررات 25 ریکارڈ 10/26 ریکاڈ نمبر 1220833

ابو بکر بن ابی شیبہ وزہیر بن حرب وابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، حضرت ابراہیم تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جو آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ ہمارے پاس وہ چیز جسے ہم پڑھتے ہیں سوائے **اللہ کی کتاب اور اس صحیفے کے اس صحیفے کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو آپ کی تلوار کی نیام کے ساتھ لٹکا ہوا تھا اس طرح کا خیال کرنے والا آدمی جھوٹا ہے** اس صحیفے میں تو اونٹوں کی عمروں اور کچھ زخموں کی دیت کا ذکر ہے اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیر پہاڑ اور ثور پہاڑ تک کے درمیان مدینہ کو جو علاقہ ہے یہ حرم ہے تو جو آدمی اس حرم میں کوئی گناہ کرے گا یا کسی مجرم آدمی کو پناہ دے گا تو اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور قیامت کے دن اللہ اس سے نہ کوئی فرض اور نہ کوئی نفل قبول کریں گے اور پناہ دینا تمام مسلمانوں کو ایک ہی ہے ان میں سے ادنیٰ مسلمان کی پناہ دینے کو بھی اعتبار کیا جاتا ہے اور جس آدمی نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کی طرف کی یا جس غلام نے اپنے آپ کو اپنے مالک کے غیر کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی بھی لعنت اللہ اس سے قیامت کے دن نہ کوئی اس کا فرض اور نہ کوئی اس کا نفل قبول کرے گا ابو بکر کی حدیث یہاں پوری ہوگئی ہے اور زہیر کی روایت اس قول تک تھی جہاں ادنیٰ مسلمانوں کی پناہ کا ذکر آتا ہے اور اس کے بعد کا بھی اس میں ذکر نہیں اور ان دونوں حدیثوں میں **صحیفہ** کا تلوار کی نیام میں لٹکے ہوئے ہونے کا بھی ذکر نہیں۔

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 833 حدیث مرفوع مکررات 26 متفق علیہ 13

Ibrahim al-Taimi reported on the authority of his father: 'Ali b. Abi Talib (Allah be pleased with him) addressed us and said: He who thought that we have besides the Holy Qur'an anything else that we recite, he told a lie. And this document which is hanging by the sheath of the sword contains but the ages of the camels, and the nature of the wounds. He (Hadrat 'Ali) reported Allah's Apostle (may peace be upon him) as saying: Medina is sacred from 'Air to Thaur; So if anyone makes an innovation or accommodates an innovator, the curse of Allah, the angels, and all persons will fall upon him, and Allah will not accept any obligatory or supererogatory act as recompense from them. And the protection granted by the Muslims is one and must be respected by the humblest of them. If anyone makes a false claim to paternity, or being a client of other than his own masters, there is upon him the curse of Allah, the angels, and all the people. Allah will not accept from him any recompense in the form of obligatory acts or supererogatory acts. The hadith transmitted on the authority of Abu Bakr and Zubair ends with (these words): The humblest among them should respect it; and what follows after it is not mentioned there, and in the hadith transmitted by them (these words are) not found: (The document was hanging) on the sheath of his sword.

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 834 مکررات 25 ریکارڈ 11/26 ریکارڈ نمبر 1220834

علی بن حجر، سعد، علی بن مسہر، ابو سعید، وکیع، اعمش، ابو کریب، ابو معاویہ سے ان سندوں کے ساتھ ابو کریب کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ زائد ہے کہ جو آدمی کسی مسلمان کی پناہ توڑے گا تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو گی اور قیامت کے دن نہ اس سے اس کا کوئی فرض اور نہ ہی کوئی نفل قبول کیا جائے گا۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 835 مکررات 25 ریکارڈ 12/26 ریکارڈ نمبر 1220835

عبیداللہ بن عمرو، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ ابن مسہر اور وکیع کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1300 مکررات 25 ریکارڈ 13/26 ریکارڈ نمبر 1221300

ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا تو فرمایا **جس نے یہ گمان کیا کہ ہمارے پاس کوئی کتاب اللہ کی اس کتاب کے علاوہ ہے جس کو ہم پڑھتے ہیں اور وہ کتاب ان کی تلوار کی میان میں لٹکی ہوئی تھی تو اس نے جھوٹ کہا** اس میں اونٹوں کی عمروں اور زخموں کی دیات کا ذکر ہے اور مزید اس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ مقام عیر سے لے کر ثورِ حرم تک ہے پس جو مدینہ میں کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کی طرف سے قیامت کے دن نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ کوئی نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ایک ان میں سے ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جس نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کی یا اپنے مولیٰ کے کسی اور کی طرف نسبت کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس کا قیامت کے دن نہ کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 266 مکررات 25 ریکارڈ 14/26 ریکارڈ نمبر 1320266

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم، **حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن اور اس صحیفہ کے علاوہ کچھ نہیں لکھا** (**صحیفہ** سے مراد دیت کے وہ احکام ہیں جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھوائے تھے اور وہ انکی تلوار کے نیام میں رہتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر سے لے کر ثور تک حرم ہے جو کوئی دین میں نئی بات نکالے یا ایسے شخص کو پناہ دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے ایسے شخص کا نہ فرض قبول ہو گا اور نہ نفل اور تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جب ان میں سے کسی ادنیٰ شخص نے کسی کافر کو پناہ دی اور کسی مسلمان نے اسکی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے ایسے شخص کا نہ فرض قبول ہو گا نہ نفل اور جو شخص ولا (دوستی کرے) کسی قوم سے بغیر اپنے دوستوں کی

اجازت کے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے ایسے شخص کا نہ فرض قبول ہو گا اور نہ نفل۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 267 مکررات 25 ریکارڈ 15/26 ریکاڈ نمبر 1320267

ابن مثنی، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، ابوحسان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ کی نہ گھاس کاٹی جائے اور نہ وہاں جانور شکار کے لیے دوڑا جائے اور نہ وہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اسکا اعلان کرے اور نہ وہاں قتال کے لیے ہتھیار اٹھانا درست ہے اور نہ وہاں کا درخت کاٹنا درست ہے مگر یہ کہ کوئی شخص اپنے اونٹ کے چارے کے لیے کاٹے

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 268 مکررات 1 ریکارڈ 16/26 ریکاڈ نمبر 1320268

محمد بن علاء، زید بن حباب، سلیمان بن کثیر، عثمان بن عفان، عبداللہ بن ابوسفیان، حضرت عدی بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ہر طرف سے ایک ایک برید کو محفوظ قرار دیدیا یعنی نہ وہاں کا درخت کاٹا جائے اور نہ پتے توڑے جائیں مگر اونٹ کے چارے کے واسطے

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 1111 مکررات 25 ریکارڈ 17/26 ریکاڈ نمبر 1331111

احمد بن حنبل، مسدد، یحیی بن سعید، سعید بن ابوعروبہ، قتادہ، حسن، قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں اور اشتر بن مالک حضرت علی کے پاس چلے گئے اور ان سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کوئی بات خصوصیت سے کہی ہے کہ جو دوسروں سے عمومانہ کہی ہو؟ فرمایا کہ نہیں مجھ سے کوئی خاص بات الگ بیان نہیں فرمائی سوائے اس کے جو کچھ **میری اس کتاب میں ہے؟** مسدد کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی کتاب نکالی۔ احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اپنی تلوار کی نیام سے ایک کتاب نکالی تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمان سارے اپنے خون کے بارے میں برابر ہیں اور اپنے غیر (کفار) کے معاملہ میں وہ ایک ہاتھ ہیں ان میں ادنی ان کے ذمہ میں کوشش کرے گا اور نہ ہی ذمی جب تک حالت عہد میں ہے اور جس نے کوئی نئی بات نکالی تو وہ اسی کے اوپر ہو گی اور جس نے کوئی نئی بات پیدا کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 1112 مکررات 25 ریکارڈ 18/26 ریکاڈ نمبر 1331112

عبیداللہ بن عمر، ہشیم، یحیی بن سعید، حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کی طرح ہی ذکر کی اتنا اضافہ کیا مسلمانوں میں سے ادنی شخص بھی مسلمان قاتل کو پناہ دے سکتا ہے اور ان کا سخت ان کے کمزور کو واپس لوٹا جائے گا اور میدان میں لڑنے والا ان کے بیٹھنے والے پر لوٹایا جائے گا۔

کتاب سنن نسائی　جلد 3　حدیث نمبر 1036　مکررات 25　ریکارڈ 19/26　ریکاڈ نمبر 1431036

محمد بن مثنی، یحیی بن سعید، سعید، قتادۃ، حسن، قیس بن عبادے روایت ہے کہ میں اور حضرت اشتر حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے جو کہ دوسرے حضرات کو نہیں بتلائی۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ مگر جو **میری اس کتاب میں ہے پھر ایک کتاب نکالی** اور اپنی تلوار کی نوک سے اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (اس میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے شریف اور کم ذات کا نہ آزاد کا نہ غلام کا) اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیر اقوام کے حق میں (یعنی تمام کے تمام مسلمان غیر اقوام کے خلاف متفق ہیں جیسے کہ ایک ہاتھ کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہوتے ہیں) اور اس میں معمولی درجہ کا مسلمان بھی سب کی جانب سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی مشرک وکافر کو پناہ دے تو گویا تمام مسلمانوں نے پناہ دے دی۔ اب اس پر دست درازی نہیں ہوسکتی) باخبر ہو جاؤ کہ جو مسلمان کافر کے بدلہ نہ مارا جائے (چاہے وہ کافر ذمی ہو یا حزل اور نہ ذمی کو قتل کریں جس وقت تک وہ ذمی ہے اور جو شخص (دین میں) نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اور وبال اس شخص پر ہے جو کہ نئی بات پیدا کرے اور جو شخص نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر خداوند قدوس کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

کتاب سنن نسائی　جلد 3　حدیث نمبر 1037　مکررات 25　ریکارڈ 20/26　ریکاڈ نمبر 1431037

ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

کتاب سنن نسائی　جلد 3　حدیث نمبر 1046　مکررات 25　ریکارڈ 21/26　ریکاڈ نمبر 1431046

محمد بن منصور، سفیان، مطرف بن طریف، شعبی، ابوجحیفۃ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی تمہارے پاس کیا دوسری کوئی اور بات ہے علاوہ قرآن کریم کے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم کہ جس نے کہ دانے کو (درمیان سے) چیر کر جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ خداوند قدوس کسی اپنے بندہ کو سمجھ بوجھ عطا فرمائے **اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم کی) یا جو اس کاغذ میں ہے۔** میں نے عرض کیا اس میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا اس میں احکام دیت موجود ہیں اور قیدی کو رہا کرانے کا بیان ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ مسلمان کو کافر ومشرک کے عوض نہ قتل کیا جائے۔

کتاب سنن نسائی　جلد 3　حدیث نمبر 1047　مکررات 25　ریکارڈ 22/26　ریکاڈ نمبر 1431047

محمد بن بشار، حجاج بن منہال، ہمام، قتادۃ، ابوحسان سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اس طرح کی کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی جو کہ لوگوں سے نا کہی ہو **لیکن جو میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔** لوگوں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نہ وہ کتاب نکالی اس میں تحریر تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور پناہ دے سکتا ہے معمولی مسلمان اور وہ ایک ہاتھ کی طرح

ہیں غیروں پر اور مومنین کو کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذمی جس وقت تک اپنے اقرار پر وہ باقی رہے۔

کتاب سنن نسائی جلد 3 حدیث نمبر 1048 مکررات 25 ریکارڈ 23/26 ریکاڈ نمبر 1431048

احمد بن حفص، وہ اپنے والد سے، ابراہیم بن طہمان، حجاج بن حجاج، قتادة، ابوحسان الاعرج، حضرت مالک بن حارث اشتر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی سے کہا لوگوں کے درمیان شہرت ہوگئی ہے کہ اگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی خاص چیز تم کو بتلائی ہو تو وہ بیان اور نقل کرو۔ حضرت علی نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی خاص بات مجھ کو نہیں بتلائی جو اور دوسرے لوگوں کو نہ بتلائی ہو **لیکن میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے** اس کو دیکھا گیا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور معمولی مسلمان ذمہ داری لے سکتا ہے (کسی مشرک و کافر کی امان کی) اور مومن کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا نہ وہ کافر جس سے کہ اقرار ہوا جس وقت تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 1434 مکررات 25 ریکارڈ 24/26 ریکاڈ نمبر 1511434

احمد بن منیع، ہشیم، مطرف، شعبی، ابوحجیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی سے کہا کہ امیر المومنین کیا آپ کے پاس کوئی ایسی تحریر ہے جو اللہ کتاب میں نہ ہو، حضرت علی نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو وجود بخشا۔ **مجھے علم نہیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو قرآن میں نہ ہو۔** البتہ، ہمیں قرآن کی وہ سمجھ ضرور دی گئی ہے جو کسی انسان کو اللہ تعالی عطا کرتا ہے پھر کچھ چیزیں ہمارے پاس مکتوب بھی ہیں راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں حضرت علی نے فرمایا اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حضرت علی کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، احمد، اسحاق، کا یہی قول ہے کہ مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ذمی کافر کے بدلے مسلمان کو بطور قصاص قتل کیا جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 2202 مکررات 25 ریکارڈ 25/26 ریکاڈ نمبر 1512202

ہناد، ابومعاویہ، اعمش، حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ **حضرت علی نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا اور کوئی کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا** اس **صحیفہ** میں اونٹوں کے دانتوں کی دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اسی خطبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ، عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ تعالی اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالی قیامت کے دن اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر بھی اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالی اس سے بھی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کریں گے اور مسلمانوں کا کسی کو پناہ دینا ایک ہی ہے۔ ان کا ادنی آدمی بھی اگر کسی کو پناہ دے دے تو سب کو اس کی پابندی ضروری ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اسے

اعمش سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ حارث سے اور وہ علی سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علی سے یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہیں۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 815 مکررات 25 ریکارڈ 26/26 ریکاڈ نمبر 1620815

علقمہ بن عمرو، ابوبکر بن عیاش، مطرف، شعبی، ابی جحیفہ، علی بن ابی طالب، حضرت ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالب سے عرض کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا علم ہے جو دیگر حضرات کے پاس نہ ہو فرمایا نہیں ہمارے پاس صرف وہی علم ہے جو باقی لوگوں کے پاس ہے الا یہ کہ اللہ کسی مرد کو قرآن میں فہم وبصیرت سے نوازیں یا جو اس صحیفہ میں ہے اس میں اللہ کے رسول کی جانب سے دیت کے کچھ احکام ہیں نیز یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

My (the Compiler) Thesis Is Very Simple

اگر یہ بیان ہو سکتا ہے کہ :

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ زنادقہ لوگوں کو آگ میں جلادیا تھا۔ کس قانون کے تحت؟

حضرت عثمان اور عمار بن یاسر مرتد نہیں ہوے تھے پھر بھی ان کو شہید کیا گیا۔ کیوں؟

حضرت عثمان کا باغیوں کو کہنا "میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد نہیں ہوا " کیا معنی رکھتا ہے؟

عمار بن یاسر کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔" کیا معنی رکھتا ہے؟

قاتلین عثمان کی وجہ سے علی و عائشہ اور امیر معاویہ کے درمیان معرکہ ہوا۔ کیوں؟

باغی جماعت اور باغیوں (مرتدوں) کو کیا سزا ملی؟

اگر یہ فرضی واقعات بیان ہو سکتے ہیں۔

تو قتل مرتد کے فرضی واقعات بھی بیان ہو سکتے ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ
سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ
مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (48:29)

محمدﷺ خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل، (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں۔ اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے (48:29)

Muhammad is the messenger of Allah; and those who are with him are strong against Unbelievers, (but) compassionate amongst each other. Thou wilt see them bow and prostrate themselves (in prayer), seeking Grace from Allah and (His) Good Pleasure. On their faces are their marks, (being) the traces of their prostration. This is their similitude in the Taurat; and their similitude in the

Gospel is: like a seed which sends forth its blade, then makes it strong; it then becomes thick, and it stands on its own stem, (filling) the sowers with wonder and delight. As a result, it fills the Unbelievers with rage at them. Allah has promised those among them who believe and do righteous deeds forgiveness, and a great Reward.(48:29)

Muhammad is God´s Messenger. And those who are with him are stern towards the rejecters of truth, and full of compassion towards one another. You can see them bowing (to commands), adoring (Him), as they seek God´s bounty and Acceptance. Their signs (of belief) are on their faces, the effects of adoration. Such is their likeness in the Torah and their likeness in the Gospel. They are like a seed that brings forth its shoot, and then He strengthens it, so that it grows stout, and then stands firm on its stem, delighting those who have sown it. (Thus the believers grow in strength,) so that through them He might confound with rage the rejecters. But to those who may yet attain belief and benefit others, God promises protection of their own ´self´ and an immense reward. [The very first sentence in this verse says, Muhammad-ur-Rasoolullah (Muhammad is God´s Messenger.) Recently, some factions that try to belittle the exalted Prophet, have been falsely claiming that this utterance is ascribed in the Qur´an only to the hypocrites in verse 63:1. How can they miss 48:29? Athar-is-sujood is frequently mistranslated as the physical mark on the forehead resulting from regular prostration. But Wajh = Countenance = Whole being = Face, and not forehead. In addition, the verses of the Bible that the Qur´an is referring to, make no mention of any physical marks on the foreheads or faces. Sujood = Adoration = Prostrations = Complete submission. ´Signs on their faces´ = Reflection of faith in the believer´s mannerism. Torah and Gospel: Numbers 16:22. Mark 4: 27-28 - Mathew 13:3-9] 887

???

By Dr. Shabbir Ahmed, M. D.

گستاخ رسول کے بارے میں علماء امت کا فیصلہ

حضرات انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کی عصمت وعزت کے متعلق تمام علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ انبیاء تمام چھوٹے بڑے گناہوں، لغزشوں اور خطاؤں سے محفوظ و معصوم ہیں، ان سے گناہوں کا صدور ممکن نہیں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ اپنی مشہور ''تفسیر قرطبی'' میں فرماتے ہیں کہ'' ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام انبیاء چھوٹے بڑے گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔ گستاخ رسول کے بارے میں علماء امت کا فیصلہ یہ ہے کہ گستاخ رسول مرتد اور واجب القتل ہے۔'' محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا اور آپ کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے۔ اس کا حکم قتل ہے، جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

امام ابوبکر بن منذر فرماتے ہیں کہ علماء اسلام کا اجماع ہے کہ شاتم رسول کو قتل کیا جائے گا۔ اس مسلک میں امام مالک بن انس، لیث بن سعد، امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راھویہ شامل ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے دیگر تلامذہ، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی کا مجموعی قول یہ ہے کہ'' ہر وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی، یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا، حضور کی ذات مقدسہ، آپ کے نسب و دین، یا آپ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ پر طعنہ زنی کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شے سے تشبیہ دی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست گالی دینے والا ہے، اسے قتل کر دیا جائے۔ ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثناء نہیں کرتے نہ ہم اس میں شک کرتے ہیں۔ خواہ صراحتاً توہین ہو یا اشارہ کنایہ میں۔'' امام ابوحفص کبیر سے منقول ہے کہ اگر کسی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک بال مبارک کی طرف بھی عیب منسوب کیا وہ کافر ہو جائے گا۔ علامہ ابوسلیمان الخطابی فرماتے ہیں جب مسلمان کہلانے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص اور اہانت کا مرتکب ہو تو میرے علم میں کوئی مسلمان ایسا نہیں جس نے اس کے قتل میں اختلاف کیا ہو۔ فتح القدیر میں ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل میں بغض رکھے وہ مرتد ہے آپ کو گالی دینے والا یقیناً مستحق گردن زدنی ہے پھر یہ قتل ہمارے نزدیک بطور حد ہوگا۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی شاتم رسول پر پوری ایک کتاب ہے جس میں شتم رسول پر مکمل اور مدلل انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ ان کی کتاب کا نام ہے...... الصارم المسلول علی شاتم الرسول۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں

'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دشنام طرازی ایک عام مومن کو گالی دینے کی طرح نہیں۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حقوق و فرائض میں عام مومنوں کی طرح نہیں۔ مثلاً یہ کہ آپ کی اطاعت ومحبت واجب ہے۔ اور آپ کی محبت عام لوگوں سے مقدم ہے۔ نیز یہ کہ اکرام واحترام میں کوئی آپ کا شریک وسہیم نہیں۔ آپ پر صلوٰۃ و درود بھیجنا واجب ہے۔ آپ کو گالی دینے کے متعلق عرض ہے کہ اس سلسلے میں کم از کم بات جو کہی جا سکتی ہے وہ یہ کہ آپ کو گالی دینا کفر و قتال کا موجب ہے''...... امام ابن تیمیہ مزید لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و اعانت اور اکرام واحترام واجب ہے اور آپ پر دشنام طرازی کرنے والوں کو قتل کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسے آدمی کو قتل نہ کیا جائے تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید ونصرت نہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنی کتاب'' الشفاء'' میں لکھا ہے کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ'' جس شخص نے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کے لئے ویل (عذاب) یا برے امر کی بددعا کی تو اسے بغیر توبہ کے قتل کرنا چاہئے'' قاضی صاحب کا اپنا قول یہ ہے کہ'' یہ بات شک وشبے سے بالا ہے کہ توہین آمیز کلمات کہنے والے کو قتل کیا جائے گا۔ باوجود کہ اس نے اپنے قول سے رجوع کیا ہو اور توبہ کی ہو۔ کیونکہ ایسے کلمات کہنے والے کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔ توبہ کے باوجود بھی اسے قتل کیا جائے گا۔''

شاتم رسول کے بارے میں مندرجہ ذیل کتب میں واضح احکام موجود ہیں۔ احکام القرآن، فتاویٰ شامی، الرد المختار، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، الشفاء، فتاویٰ قاضی خان، وغیرہ۔

علماء امت اور فقہاء اسلام کی ان تصریحات کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی بے ادبی کا معمولی شائبہ بھی روا نہیں رکھا جا سکتا۔ ایسے بدبخت کا روئے زمین پر زندہ چلنا پھرنا ہرگز قابل قبول نہیں علماء امت نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اس کی معافی بھی قبول نہیں۔